بسم اللہ الرحمن الرحیم

تذکرۂ محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم

افادات

خطیب ادیب گلشن رسالت کے عندلیب

حضرت مولانا **ابومحمد عبدالکریم ندیم** صاحب

(مہتمم جامعہ امداد العلوم خانپور)

خلیفہ مجاز

(۱) حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمہ اللہ

(۲) حضرت مولانا بشیر احمد شاہ جمالی صاحب (صدر المبلغین مجلس علماء اہلسنّت)

ترتیب و تخریج

ابن شہید مولانا محمد عثمان انیس درخواستی

(مدرس: جامعہ انوار القرآن، کراچی)

ناشر

مکتبۃ الھادی جامعہ امداد العلوم

لشکری ٹاؤن، کریم آباد، خان پور ضلع رحیم یار خان

نام کتاب	:	تذکرۂ محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم
افادات	:	خطیب ادیب گلشن رسالت کے عندلیب حضرت مولانا ابومحمد عبدالکریم ندیم صاحب
مرتب	:	مولانا محمد عثمان انیس درخواستی 0336-7391696
تزئین وکمپوزنگ	:	فیصل احمد (0333-3166035)
صفحات	:	۲۴۰
سن طباعت	:	
تعداد	:	۱۰۰۰
ناشر	:	مکتبۃ الھادی جامعہ امداد العلوم لشکری ٹاؤن، کریم آباد، خان پور ضلع رحیم یار خان

ملنے کا پتہ

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

میرا حرف حرف وقف ہے اسی کے لئے
میں تیرے نام کوئی انتساب کیا دیتا

اس تذکرہ کو ان کے نام

جن کا لقب محبوب کبریا، امام الانبیاء، شافع روز جزا،

بدر الدجیٰ، شمس الضحیٰ، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ ہے

سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

عرضِ مرتب

محبوب کبریا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف ایک ایسا مبارک باسعادت اور مشکبار موضوع ہے جو ایمان افروز بھی ہے اور دلآویز بھی، جس کی وسعت فرش زمین پر ہی نہیں آسمان کی بلندیوں سے بھی ماوراء ہے۔ان کی مدح سرائی کا غلغلہ بحر وبر میں بلند ہوا اور ہر گزرتے وقت کے ساتھ بلند تر ہوتا چلا گیا اور آگے یہ سلسلہ مزید بڑھتا رہے گا اور پھیلتا رہے گا۔(انشاءاللہ)

تاریخ عالم شاہد ہے کہ یہ نام صبح وشام چہار دانگ عالم میں پھیلے عقیدت مندوں کے دلوں کی دھڑکن بن کر ان کے لئے باعث حیات بنا ہوا ہے، ہر کوئی اپنی بساط کے مطابق اپنے اپنے اسلوب میں عقیدت ومحبت کے پھول محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کی نذر کر رہا ہے۔

زیرمطالعہ کتاب ''تذکرہ محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم'' بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو دراصل خطیب ادیب گلشن رسالت کے عندلیب حضرت مولانا ابومحمد عبدالکریم ندیم کے سیرت پر بیان کئے گئے خطبات کا مجموعہ ہے۔ جو اس وقت ترتیب وتخریج کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت ندیم صاحب کو سیرت پر بیان کرنے کا ایک خاص ملکہ ودیعت فرمایا ہے جس پر وہ گھنٹوں بغیر تھکان کے محققانہ انداز میں بولتے جاتے ہیں۔

میرے لئے یہ سعادت کی بات ہے کہ پروردگار عالم نے احقر کو بھی اپنے دین متین کی خدمت کے لئے قبول فرمایا ہے۔یہ ایک مستقل کتاب نہیں بلکہ محبوب کبریا کا تقاریر کے انداز میں مختصر ''تذکرہ'' ہے۔

یہ ''تذکرہ محبوب کبریا'' کا تخریج شدہ ایڈیشن قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے بندہ ناچیز اپنے خدا کی بارگاہ میں سجدۂ شکر بجالاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرما کر مؤلف، مرتب، کمپوزر اور تمام قارئین کے لئے قیامت کے دن ''محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم'' کی شفاعت کاملہ کا وسیلہ بنائے۔آمین ثم آمین

☆......محمد عثمان انیس درخواستی

حرف اوّل

حمد وثناء لاتعداد اس ذات کبریا کی جس نے بھولی بھٹکی انسانیت کی ہدایت کے لئے اپنا محبوب نبی اس امت کو دے کر احسان عظیم کیا۔ان گنت درود وسلام اس محسن اعظم محبوب نبی ﷺ پر جس نے مکۃ المکرّمہ کے گلی کوچوں میں، طائف کے بازاروں میں، احد کے پہاڑوں میں، بدر کے میدان میں، حنین کے گھمسان میں، مدینہ کی گلیوں میں، پتھروں کی برسات میں، رات کے سناٹوں میں، دن کے اجالوں میں امت کو دین حق کی دعوت دی۔صراط مستقیم دکھایا اور زندگی گزارنے کے لئے سنہری اسوہ پیش کیا۔جس نے روز وشب کی محنت وکاوش سے ایک ایسی عظیم جماعت تیار کی جسے اللہ تعالیٰ نے **قد فاز فوزاً عظیماً** کہا ایسی ہدایت والی جماعت تیار کی جسے خالق لم یزل نے **اولٰئک هم المؤمنون حقاً** فرمایا۔بت پرستوں کو ایسا حق پرست بنایا کہ رب کریم نے ''**المؤمنون حقاً**'' کے اعزاز سے نوازا۔گمراہ اور بھٹکی ہوئی قوم کی ایسی رہنمائی فرمائی کہ رب غفور نے ان کے ایمان کو نجات کا ذریعہ اور معیار کامل قرار دے کر **فان اٰمنو بمثل ما اٰمنتم به فقد اهتدو.** فرمایا ایسے جانثار پیدا کئے کہ اولین و آخرین میں ایسی مثالی جماعت ہوئی نہ ہو سکی جسے دنیا میں ہی **رضی اللّٰه عنهم و رضو عنه** کی سعادت ملی ہو۔یقیناً یہ رب کا کامیاب نبی ہے جس نے تھوڑے سے عرصہ میں چوروں کو چوکیدار، غلاموں کو آقا، رہزنوں کو رہبر، رزیل کو شریف، ان پڑھوں کو معلم بنایا۔سوا لاکھ سے زائد دیوانے پروانے، فرزانے تیار ہو گئے۔نو لاکھ مربع میل تک اسلامی سلطنت پھیلائی اور غلبہ حق ظاہر ہوا۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد، راقم الحروف نہ خطیب ہے نہ ادیب، نہ دعویٰ علم ہے نہ قوت بیان، نہ تصنیف وتالیف کا تجربہ ہے اور نہ ہی قلم میں زور تحریر۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ایک طالب علم

ہوں،سیکھنے والا ہوں۔اہل علم سے ہی محبت کرتا ہوں اور انہی میں زندگی اور موت چاہتا ہوں اللہ کے خاص کرم،محبوب کے طفیل اصحاب وازواج اور آل رسول کے صدقے،اساتذہ اور اکابر کی دعاؤں اور حضرت اقدس مولانا عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ خاص سے اس امت کے خصوصی وظیفہ دعوت وتبلیغ میں قدم رکھا۔زندگی کا خصوصی و پسندیدہ موضوع ''تذکرہ محبوب ؐ'' رہا۔کافی اکابر علماء کچھ مخلص احباب اس میدان کے باذوق طلباء نے بار بار اپنی کاوش کو قلم بند کرنے کو کہا۔مگر جرأت نہ ہوئی کہ کہاں میں ذرہ خاک اور کہاں آقائے آفتاب تابناک،کہاں میں ذرہ صحرائے خشک اور کہاں وہ بحر بے کراں،کہاں میں مجسمہ خطاء اور کہاں وہ عظمتوں کے بادشاہ،پھر آمنہ کے لال،محبوب رب ذوالجلال کی سیرت وصورت پر لاتعداد،لازوال،بے مثال،ان گنت،ہر دور ہر زبان اور ہر عنوان پر کتب تحریر کی جا چکی ہیں۔ارباب علم کے اصرار مسلسل سے مصر کی مفلس مگر مخلص بڑھیا کی طرح شاہی خزانوں کے مقابل سوت کی اٹی نہیں بلکہ ایک دھاگہ لے کر خریداران یوسف میں نام لکھوانا چاہتا ہوں پھر حسن یوسف کو حسن محبوب خدا سے کیا نسبت بقول قاسم العلوم والخیرات،منبع الفیوض والبرکات حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

کہاں بلندی طور اور کہاں تیری معراج
کہیں ہوئے ہیں زمین آسمان بھی ہموار
جمال کو تیرے کب پہنچے حسن یوسف کا
وہ دلربائے زلیخا تو شاہد ستار

یہ نہ کوئی مکمل سیرت کی کتاب ہے نہ ہی کامل تحریر اور نہ ہی مجھ میں قوت ہے۔ایک ہفتہ کے کچھ دنوں میں چنے گئے چند عقیدت کے پھول جو ربیع الاول کی مناسبت سے پیش خدمت ہیں۔یہ حقیر کاوش تمام اہل علم طبقات خواہ وہ مقرر ہوں یا واعظ،خطیب ہوں یا ادیب،دینی مدارس کے طلباء ہوں یا اسکول وکالج اور یونیورسٹیوں کے سٹوڈنٹس،تاریخ کی ورق گردانی کرنے والے ہوں یا سیرت نبوی ؐ کے عشاق سب کے لئے یکساں مفید ہے۔
رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری حقیر پر تقصیر سعی کو شرف قبولیت بخشے اور اسے

میرے لئے دنیا وآخرت میں نجات کا سبب بنائے۔اللہ تعالیٰ اس کی حسین جزاء میرے نانا محترم مولانا غلام مصطفیٰ مرحوم مغفور،مدفون دین پور۔میرے والد بزرگوار رحمۃ اللہ میرے تمام رشتہ داروں کو اور بالخصوص برادرم الحاج محمد صدیق شہید رحمۃ اللہ علیہ اور میری ہمشیرہ، میرے تمام اساتذہ کرام اور اکابرامت جن کے واسطے سے ہم تک دین متین پہنچا ہے سب کو عطا فرمائے۔آمین ثم آمین۔خداوند قدوس میری زندگی کا سرمایہ میری والدہ ماجدہ کا سایہ باصحت وسلامت دیر تک قائم رکھے آمین۔

آخر میں برادرم محترم مولانا جمیل الرحمٰن اختر کے لئے بھی صمیم قلب سے ترقی دارین کے واسطے دعاگو ہوں جنہوں نے میری اس کاوش میں بھرپور معاونت کی۔اللہ تعالیٰ دارین کی سعادتیں عطا کرے۔قارئین سے درخواست ہے کہ عنوان عظیم ہے بندہ نادم ندیم ہے۔ اس لئے غلطی وخطاء سے آگاہ کریں تاکہ آئندہ اشاعت میں تصحیح کی جاسکے۔

ابومحمد عبدالکریم ندیم
صدر المبلغین عالمی مجلس علماء اہلسنت ڈسٹرک خطیب محکمہ اوقاف
مہتمم جامعہ عربیہ امداد العلوم محلّہ کریم آباد خانپور ضلع رحیم یار خان

مقدمہ

الحمد لله الذی انزل علی عبده الكتاب ولم يجعل له عوجا والصلوٰة و السلام على المبعوث بشيرا و نذيرا ، وداعيا الى الله باذنه وسرا جامنيرا ،فاوضح الدلالة وانه اح الجهالة ، محمد سيد الانبياء والمرسلين، وعلى اله الابرار واصحابه المصطفين الاخيار .

امابعد: یوں تو دنیا میں بیسیوں مذاہب، انکے پیروکار اور ان کا مذہبی لٹریچر موجود ہے۔ بعض مذاہب کسی قدر سماوی اور کچھ خود ان نور کی ذہنی پیداوار ہیں۔لیکن کسی کے پاس انسانیت کی فوز وفلاح کا کامل نصاب موجود نہیں۔

ان کے مقابلہ میں ''اسلام'' واحد خالص سماوی مذہب ہے۔جس کے پاس بنی آدم کی فلاح ونجات کا ایک مکمل نظام ونصاب موجود ہے۔ اسلام کے مدمقابل یہود ونصاریٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لائے ہوئے سماوی مذاہب کے پیروکار ہونے کے مدعی ہیں،مگر ان میں سے کسی کے پاس اپنے پیغمبر علیہ السلام کے مکمل نقوش سیرت مثلاً پیدائش وولادت نشست وبرخواست،خطوط ومعاہدے،جنگی معرکوں کی تفصیلات،عبادات کے مفصل طریقے،اعزہ واقرباء کے حقوق،طرز حکمرانی وغیرہ کسی جامع دستاویز کی صورت میں موجود نہیں۔

اہل اسلام کے لئے یہ بات بجا طور پر لائق فخر ہے کہ ان کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل سیرت طیبہ سند کے ساتھ ایسے ذخیرہ کی صورت میں موجود ہے کہ نبوت کے ماہ وسال پوری بصیرت کے ساتھ دیکھے اور عمل میں لائے جاسکتے ہیں۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا کوئی پہلو عالم انسانیت پر مخفی نہیں ہے۔انسانیت کی دنیا وآخرت کی

کامیابی وکامرانی کا واحد ذریعہ سیرت طیبہ کے آئینہ میں گیسوئے حیات سنوارنا ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لقد كان لكم فی رسول الله اسوة حسنة.(الاحزاب : ٢١)

ترجمہ:تم کو اللہ کے پیغمبر کی پیروی (کرنی) بہتر ہے۔

قرآن مجید کی یہ آیت واضح کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ روشنی کا وہ عظیم الشان مینار ہے جس کی روشنی سے بھٹکی اور بے راہ روانسانیت،ہدایت کی گم کردہ راہ تلاش کرسکتی ہے۔موجودہ دور میں حوادثات عالم میں گھری انسانیت گم کردہ راہ کو اگر کہیں سے روشنی کی کوئی کرن یا رہنمائی کا کوئی ذریعہ میسر آسکتا ہے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات طیبہ اور سیرت مطہرہ ہے۔اسی ضرورت کے پیش نظر امت مسلمہ کے مصنفین علماء خطبا ادباء اپنے اپنے دائرہ عمل میں تصنیف وتالیف،بیان وتقریر،خطابت وموعظت،نظم ونثر کے ذریعہ سیرت طیبہ کے تمام پہلوا جاگر کرنے میں شب وروز مصروف عمل ہیں۔

سیرت طیبہ کے ماٰخذ:

(١) سیرت طیبہ کا سب سے پہلا ماٰخذ قرآن مجید ہے۔سعید بن ہشامؒ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور سیرت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: کیا تو نے قرآن مجید نہیں پڑھا؟ سعید بن ہشام نے کہا: کیوں نہیں! تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

ان خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم كان القرآن .

یعنی آپ علیہ السلام کے احوال واوصاف،عادات واخلاق دراصل قرآن مجید پر عمل کا ایک عکس اور آئینہ تھا۔ (تفسیر ابن کثیر ج٨ص٣٠٠٨)

قرآن مجید کو وصی صامت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وصی ناطق سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔قرآن سیرت طیبہ کا سب سے اہم اور نہایت مستند ذریعہ ہے۔

(٢) سیرت طیبہ کا دوسرا ماٰخذ احادیث مبارکہ ہیں۔علم حدیث پر گہری نظر رکھنے

والا ہر شخص سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے ایک بڑے حصہ سے واقف ہو جاتا ہے۔۔ طہارت، نماز، زکوٰۃ، حج، نکاح، وقف، معاملات، مغازی، فضائل یہ سب سیرت طیبہ کے مختلف گوشے واضح کرتے ہیں۔

حدیث کی تدوین کے ابتدائی مراحل سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ہی شروع ہو گئے تھے۔ اگرچہ باقاعدہ تدوین کی صورت حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں بنی، خلفاء راشدین نے بھی اپنی روایات کے مجموعے تیار کیے ہوئے تھے جن میں سے چند کا ذکر حسب ذیل مقامات میں ملتا ہے۔

(۱) صحیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے زکوٰۃ کے چند احکام لکھے تھے۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۹۴ باب العرض فی الزکوٰۃ)

حماد بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے ثمامہ بن عبداللہ انس سے ایک کتاب لی۔ ثمامہ کا خیال تھا کہ یہ کتاب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کیلئے لکھی اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر مبارک بھی ثبت تھی۔

(ابوداؤد ج ۱ ص ۲۱۸ باب فی زکوٰۃ السائمۃ)

(۲) صحیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ:

ابوعثمان فرماتے ہیں کہ ہم آذربائیجان میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمارے امیر عتبہ بن فرقد کی طرف لکھ کر بھیجا۔ الخ (مسلم ج ۲ ص ۱۹۱ کتاب اللباس والزینۃ)

اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چند احکام صادر فرمائے اور ایک حدیث مرفوع کا حوالہ پیش فرمایا۔

(۳) صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے

علاوہ کچھ نہیں ہے۔ پھر انہوں نے اس صحیفہ سے چند احادیث بیان فرمائیں۔

(بخاری، ج ۱ ص ۲۵۱، فضائل المدینۃ)

ان کے علاوہ دوسرے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صحائف کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ جن کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں ہے۔ تدوین حدیث کی اس مختصر بحث سے یہ بتانا مقصود ہے کہ جب سیرت کا ماخذ حدیث ہے تو عہد نبوی میں تدوین حدیث کے آثار سے یہ سمجھ لیا جائے کہ احادیث کے ضمن میں سیرت طیبہ کے اجزاء بھی مرتب ہونا شروع ہو گئے تھے۔

سیرت طیبہ کا تیسرا ماخذ:

''کتب مغازی'' ہیں یوں سمجھ لیں کہ کتب مغازی کی تصنیف وتالیف کے ضمن میں ''فن سیرت'' پر بھی کام شروع ہو چکا تھا، مغازی پر سب سے پہلے محمد بن اسحاقؒ نے قلم اٹھایا اور وہی اس سلسلۂ تصنیفات کے بانی ٹھہرے۔ چنانچہ صاحب کشف الظنون نے لکھا ہے:

اول من صنف فی الامام محمد بن اسحق رئیس اھل المغازی

یعنی سلسلۂ مغازی کی سب سے پہلی کتاب رئیس اھل المغازی محمد بن اسحٰق نے تصنیف کی۔

(ابتدائی سیرۃ خیر الانام ص ۴۳)

محمد بن اسحٰق کی ''کتاب المغازی'' اب ناپید ہے۔ تاہم اس کتاب کی روایات کو نامور مورخ عبدالملک بن ہشامؒ نے محفوظ کیا۔ ابن ہشام نے محمد بن اسحٰق کی کتاب کو مزید منقح کر کے اضافہ کے ساتھ مرتب کیا۔ جو آج ''سیرت ابن ہشام'' کے نام سے مشہور ہے۔ (سیرت النبی، شبلی نعمانی، ج ۱ ص ۳۰)

خلاصہ یہ کہ ''مغازی'' کی تدوین سے سیرت کا ایک اہم باب بھی ضمناً مدون ہو گیا۔ ''سیرت ابن ہشام'' اپنی قدامت اور منفرد انداز جہاں کے پیش نظر ہمیشہ معتمد اور بیشتر کتب سیرت کا ماخذ رہی ہے۔

ابن ہشام کی سیرت مرتب ہونے کے بعد ''مغازی'' کے عنوان سے کتب ترتیب دینے کا سلسلہ تقریباً معدوم ہو گیا۔ اس کے بعد ''سیرۃ النبی'' کے عنوان سے کتابیں لکھنے کا رواج

شروع ہوا۔آئندہ صدیوں میں یہی عنوان مقبول عام ٹھہرا۔(ابتدائی،سیرۃ خیرالانام ص۴۳)

(۴) سیرت طیبہ کا چوتھا ماٰخذ ''تاریخ'' ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک ''تاریخ'' کے عنوان پر کوئی کتاب مدون نہیں کی گئی تھی۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا تو انہوں نے چاہا کہ ''تاریخ'' میں کوئی کتاب مدون ہونی چاہیے۔ چنانچہ یمن کے شہر ''صنعاء'' کے ایک باشندے عبید بن شرّی نے ان کی خواہش کی تکمیل میں قلم اٹھایا۔

انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے ''کتاب الملوک واخبار الماضین'' تالیف فرمائی۔ اس وقت سیرت طیبہ کو بھی تاریخ کا ایک باب بنا کر اسی میں شامل کیا گیا۔

اس کے بعد اکثر علماء کرام علم تاریخ کی ایک شاخ ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' کی طرف مستقل طور پر متوجہ ہوئے۔شاید ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' پر مستقل کام کرنے کی ایک وجہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت اور محبت کا اظہار تھا تو دوسرا مقصد آپ علیہ السلام کے آثار کو مستقل طور پر ہمیشہ کے لئے محفوظ کرنا تھا۔

(سیرت المصطفیٰ کاندھلوی ج ۱،مقدمہ علم سیرت)

(۵) مندرجہ بالا بڑے ماٰخذ کے ساتھ درج ذیل قسم کی کتب بھی سیرت طیبہ کے بعض اہم اجزاء فراہم کرنے میں اساس کا کام دیتی ہیں:

(۱) کتب سیر الصحابہ	مثلاً	**الاصابه لابن حجز**
(۲) کتب تفسیر	مثلاً	**تفسير ابن كثير**
(۳) کتب ادب وشعر	مثلاً	**العقد الفريد**
(۴) کتب تذکرۂ شعراء	مثلاً	**طبقات الشعراء للجمحي**
(۵) کتب اموال وخراج	مثلاً	**كتاب الخراج لابی یوسف**
(۶) کتب فقہ	مثلاً	**المبسوط للشيباني والسرخسی**

(سیرت خیرالانام،بتصرف ص۴۴)

مدرجہ بالا ماٰخذ سے سیرت طیبہ کے منتشر پاکیزہ اجزاء کا منتخب ذخیرہ ''علم سیرت'' کے

نام سے منظر عام پر آیا ہے۔

سیرت کا لغوی واصطلاحی معنیٰ:

سیرت کا لغوی معنیٰ ہے: حالت یا صفت۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

سنعيد ها سيرتها الاولىٰ . (طه : ۲۱)

ترجمہ ہم اس (عصا) کو ابھی اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے۔

اصطلاحی معنیٰ:

(۱) متقدمین مفسرین،فقہاء اور محدثین نے سیرت کا لفظ سب سے پہلے اس طرز عمل کے لئے استعمال کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں کے ساتھ معاہدہ کرنے اور جنگ وصلح کے لئے اپنایا۔

(۲) شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود گرامی،آپ کے صحابہ کرام اور اٰل عظام سے جو چیز تعلق رکھتی ہے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ سے لے کر آپ علیہ السلام کے دنیا سے تشریف لے جانے تک کی تمام تفصیلات کو اصطلاح میں سیرت کہتے ہیں۔

(۳) کتب فقہ میں حرب،قتال، جہاد،غزوات کی تفصیلات اور احکام پر سیرت کا لفظ استعمال کرتے ہوئے ''کتاب السیر'' کے عنوانات لگائے گئے ہیں۔

(۴) اصطلاح میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال و اوصاف سے عبارت ہے۔خواہ وہ احوال واوصاف اختیاری ہوں یا غیر اختیاری۔

آپ علیہ السلام کا حلیہ مبارک،شکل وصورت،قد وقامت وغیرہ،غیر اختیاری ہیں۔

آپ کی تعلیمات،دعوت،رہن سہن،اقوال وافعال اختیاری ہیں۔

الغرض سیرت کا لفظ آج کی دنیا میں تمام مسلم اور غیر مسلم زبانوں میں سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(تسہیل مقدمہ علم سیرت مولانا محمد انور بدخشانی،سیرت المصطفیٰ،ج۱)

علم سیرت کے ابتدائی مؤلفین:

(۱) عروہ بن زبیر کتاب المغازی تالیف کی۔وفات ۹۴ھ

(۲) ابان بن عثمان بن عفانؓ۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔مختلف صحابہ کرامؓ سے معلومات حاصل کر کے مغازی کا ایک مجموعہ مرتب کیا۔جو مغازی عثمان بن عفانؓ کہلاتا ہے۔وفات:۱۰۵ھ

(۳) شعبیؒ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں خود ان غزوات میں شریک تھا مگر یہ مجھ سے ان حالات کو زیادہ جانتے ہیں۔وفات:۱۰۹ھ

(۴) وہب بن منبہ: مغازی اور سیر کی روایات جمع کیں۔وفات: ۱۱۴ھ

(۵) عاصم بن عمر بن قتادہ: وفات ۱۲۱ھ

(۶) محمد بن مسلم بن شہاب زہری۔مغازی پر کتاب تالیف کی۔بقول امام سہیلیؒ وہ اس فن کی پہلی تصنیف تھی۔وفات:۱۲۴ھ۔

(۷) یعقوب بن عتبہ۔فقہاء مدینہ میں شمار تھے۔سیرت نبوی کے عالم تھے۔وفات:۱۲۸ھ

(۸) موسیٰ بن عقبی الاسدی: چھوٹے درجہ کے تابعین میں ہیں۔ایک جلد میں ''مغازی'' تدوین کی تھی۔امام مالکؒ ان سے فن مغازی سیکھنے کی ترغیب دیتے۔وفات:۱۴۱ھ۔

(۹) ہشام بن عروہ: زہری کے شاگرد ہیں۔سیرت کے ذخیرۂ روایات میں ان کا بڑا حصہ ہے۔وفات:۱۴۶ھ۔

(۱۰) محمد بن اسحٰق: امام فن مغازی کے نام سے مشہور ہیں۔وفات:۱۵۰ھ

تلک عشرۃ کاملۃ .

(مزید فہرست دیکھئے: مقدمہ سیرت النبی، علامہ شبلی نعمانیؒ)

علامہ شبلیؒ فرماتے ہیں: سیرت پر اگرچہ سینکڑوں تصنیفیں موجود ہیں۔لیکن سب کا سلسلہ جا کر صرف تین چار کتابوں پر منتہیٰ ہوتا ہے:

(۱) سیرت ابن اسحٰق (۲) واقدی (۳) ابن سعد (۴) طبری

باقی کتابیں ان سے متأخر ہیں۔ان میں سے واقدی بالکل نظر انداز کر دینے کے قابل ہے۔باقی تینوں مصنفین اعتبار کے قابل ہیں۔(ایضاً ص ۴۳)

برصغیر میں علم سیرت:

(۱) برصغیر میں سب سے پہلے شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے ''مدارج النبوۃ'' تالیف فرما کر علم سیرت متعارف کرایا۔یہ دو جلدوں پر مشتمل ایک ضخیم کتاب ہے۔

(۲) شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے سیرت پر سب سے پہلے ایک درسی رسالہ'' سرور المخزون'' تالیف فرمایا۔

(۳) دور جدید کے مستشرقین کے اعتراضات کو سامنے رکھ کر قاضی سلیمان منصور پوریؒ نے ''رحمت اللعالمین'' علامہ شبلی نعمانی اور علامہ سید سلمان ندوی نے ''سیرت النبی'' تالیف فرمائی۔

(۴) مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کی سیرت پر کتاب ''سیرت المصطفیٰ'' ایک ایسی کتاب ہے۔جس کی نظیر لانا مشکل ہے۔تمام قدیم کتب سیرت کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔اس میں غیر مستند اور غیر معتبر روایات لانے سے احتراز کیا گیا ہے۔علم سیرت میں پہلا قدم رکھنے والوں کے لئے ایک نایاب تحفہ ہے۔(مقدمہ علم سیرت، بتصرف سیرت المصطفیٰ ج ۱)

علم سیرت اور خطباء:

یہ بات باعث حیرت بھی ہے اور لائق افسوس بھی کہ جہاں علم سیرت کے خدام کا تذکرہ کیا جاتا ہے وہاں اس علم کا قریہ قریہ علاقائی زبانوں میں پرچار کرنے والے خطباء کی خدمات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ تصنیف و تالیف سے تو فقط اہل علم ہی استفادہ کر سکتے ہیں۔

عوام کو ان کی ذہنی سطح کے مطابق علم سیرت کے علوم سے روشناس کرانا ایک مستقل کام ہے، بلاشبہ علم سیرت کی اس خدمت کی سعادت خطباء کرام کے حصہ میں آئی ہے۔خصوصاً برصغیر علماء دیوبند سے وابستہ خطیبوں اور واعظوں نے اہل بدعت کی پھیلائی ہوئی موضوع

اورمن گھڑت روایات (جن کا سہارا لیکر وہ اپنے آپ کو سچا عاشق رسول باور کرانا چاہتے ہیں) کا مضبوط رد کر کے عوام وصحیح روایات سے ثابت نقوش سیرت سے آگاہ کیا اس حولہ سے ''مجلس علماء اہل سنت پاکستان'' سے وابستہ خطیب اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

علم سیرت اور خطباء کی خدمات:

یہ ایسا عنوان ہے جس پر کوئی صاحب علم خطیب ہی قلم اٹھا سکتا ہے۔ یہ عنوان خطباء کرام پر قرض ہے۔ تاہم جن خطیبوں کے خطبات سیرت سے راقم متاثر ہوا چند اہم کے نام یہ ہیں۔

(۱) حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
(۲) حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحبؒ۔ خطبات حکیم الاسلام
(۳) علامہ سید سلیمان ندویؒ۔ خطبات مدراس
(۴) معروف واعظ سعید احمد دہلویؒ۔ تقریر سیرت
(۵) امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
(۶) مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ شہید
(۷) خطیب ایشیا مولانا ضیاء القاسمیؒ
(۸) خطیب اسلام مولانا محمد اجمل خانؒ
(۹) خطیب ادیب مولانا عبدالشکور دین پوریؒ
(۱۰) حضرت دین پوریؒ کے جانشین، نامور خطیب مولانا عبدالکریم ندیم صاحب مدظلہٗ

صاحب تالیف:

اس وقت آپ کے ہاتھ میں خطیب ادیب، گلشن رسالت کے عندلیب حضرت مولانا عبدالکریم ندیم صاحب مدظلہٗ کی تالیف ''تذکرہ محبوب کبریا'' ہے موصوف مؤلف پاکستان کے معروف خطیبوں کی صف میں شامل ہیں۔ راقم کو بارہا موصوف کے خطبات سننے کا موقع ملا۔ الفاظ کی روانی، یادداشت، قوت حافظہ، موقع محل کا لحاظ، خود اعتمادی، اکابر سے عقیدت،

سادگی اور بے تکلفی، غریب اور پسماندہ علاقوں کی سرپرستی، فرط جذبات میں بے خوف ہو کر رونا اور رلانا، خطابت کے سحر سے مسحور کرنا، کثرت معلومات سے ورطۂ حیرت میں ڈالنا۔

علماء دیوبند کی تمام تنظیموں کے مؤقف کو مضبوط دلائل سے ثابت کرنا ہم مسلک کسی جماعت یا اس کے قائد کے بارے منفی تاثر نہ دینا، ان تمام صفات سے موصوف کو متصف پایا اور بہت کم خطیب ان اوصاف کو بیک وقت اپنے اندر جمع کر پائیں گے۔

ذلک فضل الله يوتيه من يشاء .

صاحب تخریج:

''تذکرہ محبوب کبریا'' میں حوالہ جات موجود نہ تھے جس سے اہل علم کو اعتماد کرنے میں دقت کا سامنا تھا۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا انیس الرحمٰن درخواستی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ہونہار فرزند برادرم مولانا محمد عثمان انیس درخواستی زید علمہ نے کتاب کے اہم واقعات و احادیث کی تخریج و تحقیق کی محنت طلب ذمہ داری نہایت خوش اسلوبی سے نبھائی۔ موصوف نوعمری کے باوجود باوقار اور سنجیدہ طبیعت کے مالک ہیں۔ تحقیق و تخریج، تصنیف و تالیف کا وافر ذوق رکھتے ہیں۔ مختلف اہم عنوانات پر کام کر رہے ہیں۔ تاہم موصوف کی خواہش پر راقم نے یہ چند بے ترتیب کلمات لکھ دیے ہیں بندہ نے ان کا تخریجی کام دیکھا ماشاء اللہ بہت خوب اور تسلی بخش ہے۔ مولانا نے اس سلسلہ میں کسی قسم کی کمی نہیں چھوڑی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے علم وعمر میں برکت عطا فرمائے۔ انہیں اپنے والد مرحوم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دینی علوم وفنون کی خدمات کی توفیق نصیب فرمائیں۔

آمین یارب العالمین

والسلام

محمد نصر اللہ احمد پوری
جامعہ انوار القرآن 11-C-1،
آدم ٹاؤن، نارتھ کراچی

۹؍ذوالحج ۱۴۳۲ھ

مرتب کے قلم سے

صاحب خطبات کا مختصر تعارف

تحریر و ترتیب: محمد عثمان انیس درخواستی

قدرت نے آپ کو خطابت کی اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا ہے، آپ کے اپنے مخصوص انداز، طرزِ تکلّم، شستگی اور فصاحت سے معمور دلنشین اندازِ خطابت نے نوعمری میں ہی آپ کو ممتاز خطباء کی صف اوّل میں لا کھڑا کیا، اور ملک بھر میں اور اب تو بیرون ممالک میں آپ کی شدید ہونے لگی، بڑے بڑے مذہبی اجتماعات میں آپ کو مدعو کیا جاتا ہے، آپ جہاں بھی جاتے ہیں اپنے تازہ ترین مطالعہ، حاضر دماغی اور طرزِ استدلال کی بناء پر جہاں ہزاروں سامعین کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں وہاں آپ کے نکات علمیہ سے عظیم محققین، اربابِ علم، صف اردو ادب کے ماہرین بھی داد دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں، وہ عظیم شخصیت جنہیں دنیا ریاض رسول کے بلبل، گلشن رسالت کے عندلیب، عظیم خطیب، عظیم ادیب، عظیم مبلغ، عظیم واعظ، صاحب مطالعہ، صاحب فکر و نظر، اکابر و اسلاف کے معتمد، جانشین حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری، حضرت مولانا عبدالکریم ندیم کے نام سے جانتی ہے۔

اگر ان کی شخصیت و ذات کا نقشہ کھینچا جائے تو یوں نظر آئے گا: سر پر عمامہ، نیچے ٹوپی، خوبصورت چہرہ پر خوبصورت داڑھی، جسم پر کرتہ، نیچے تہبند، زبان درود و سلام سے تر، چال میں سنت رسول اللہ کا عکس، آنکھوں میں حیاء، دل میں غیرتِ ایمانی، بڑوں کا ادب، چھوٹوں پہ شفقت، سفر و حضر میں دعاؤں کا اہتمام، فرائض و نوافل کی پابندی، اپنوں سے محبت، یہود و نصاریٰ سے نفرت، جہاد سے پیار، فساد سے اجتناب، بوقت دعا خوف خدا کی وجہ سے آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرات، زبان پر سچ اور جھوٹ سے پرہیز، معاملات کے صحیح، وعدہ کے پاسدار، امانت کے محافظ، حسد و کینہ، بغض، تکبر و فخر جیسے رذائل سے

کوسوں دور، صبر و تحمل، حلم و بردباری، شکر، اخلاص و للّٰہیت، جود و سخا، بے نیازی و استغناء، خوفِ خدا، تقویٰ، ایثار و توکل، اعلیٰ اخلاقی اقدار، خدمتِ خلق، مہمان نوازی، انابت و عبادت، نماز سے محبت اور شوقِ تلاوت، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت و اطاعت، اتباع رسول میں استقامت، سادگی و بے نفسی، عفو و کرم، تواضع و انکساری جیسی اچھی صفات کے حامل، توحید و سنت کے ماحی، شرک و بدعت کے قاطع، عقیدہ اکابر کے ناشر، علماء ربانیین کے منظورِ نظر۔

تاریخ و مقام ولادت:

آپ کی ولادت یکم جنوری ۱۹۵۷ء بمقام خانپور میں ہوئی۔

نام عبدالکریم، والد کا نام غوث بخش مرحوم، لقب: خطیب ادیب، گلشنِ رسالت کے عندلیب، تخلص ندیم

آغازِ تعلیم:

آپ نے شہر خانپور میں پرانی غلہ منڈی کے ایک پرائمری اسکول میں اپنی تعلیم کا آغاز کیا، اس اسکول میں پرائمری تک تعلیم امتیازی نمبروں سے پاس ہو کر حاصل کی، یہ ۱۹۶۵ء کی بات ہے جس وقت آپ کی عمر تقریباً آٹھ سال کی تھی، پھر اپنے نانا جان حضرت مولانا عبید اللہ سندھی کے شاگرد خاص خطیب شہر خانپور عالم باعمل حضرت مولانا غلام مصطفیٰ کے زیر سایہ رہ کر نو سال کی عمر میں ناظرہ قرآن کی تکمیل کی۔ تعلیم قرآن کی تحصیل کے بعد درسِ نظامی کی ابتدائی کتب فارسی کریما نامِ حق، پندنامہ، گلستان بوستان وغیرہ پڑھ کر فارسی میں مہارت حاصل کی۔ بارہ سال کی عمر میں مدرسہ عربیہ خدام القرآن میرے شاہ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان سے ۱۹۶۹ء میں مڈل پاس کیا اور اس کے ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کرتے رہے۔ یہیں سے آپ کی خطابت کا آغاز ہوا۔

اس کے بعد ملک کے مختلف مدارس میں ۱۹۷۰ء سے لے کر ۱۹۷۷ء تک مختلف علوم و فنون کی تعلیم حاصل کرتے رہے جن کے نام ہیں:

(۱) جامعہ احیاء العلوم ظاہر پیر (۲) جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
(۳) جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی (۴) جامعہ مخزن العلوم خانپور

دورۂ حدیث شریف:

آپ نے دورہ حدیث کی تعلیم جامعہ قاسم العلوم ملتان (۱۹۷۸ء کے اوائل میں داخلہ لے کر اختتامِ سال تک اکیس سال کی عمر میں) حاصل کر کے سند فراغت حاصل کی۔

دورۂ تفسیر:

آپ نے دورہ تفسیر حافظ الحدیث مفسر قرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمہما اللہ سے جامعہ عربیہ مخزن العلوم خانپور میں پڑھا۔

درس نظامی کے اساتذہ کے نام:

آپ کے ان اساتذہ کے نام جن سے آپ نے جملہ علوم وفنون عربیہ درس نظامی کے تمام اسباق مکمل کیے ان اساتذہ تفسیر کے نام:

(۱) حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمہ اللہ متوفی
(۲) شیخ التفسیر حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمہ اللہ متوفی
(۳) حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمہ اللہ متوفی
(۴) حضرت مولانا بدیع الزماں رحمہ اللہ (کراچی) متوفی

اساتذہ حدیث:

(۱) محدث عصر حضرت محمد شریف کاشمیری رحمہ اللہ متوفی
(۲) حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ ملتانی رحمہ اللہ متوفی
(۳) مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ متوفی
(۴) شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتہم

(۵) مولانا فیض احمد ملتانی رحمہ اللہ متوفی
(۶) مولانا محمد اکبر
(۷) مولانا عبدالقادر قاسمی
(۸) حضرت مولانا عبدالرحیم درخواستی رحمہ اللہ متوفی
(۹) مولانا محمد ابراہیم تونسوی رحمہ اللہ متوفی
(۱۰) تبرکاً ایک سبق حکیم الاسلام قاری محمد طیب رحمہ اللہ سے پڑھا۔

دیگر اساتذہ میں:

(۱) مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ متوفی
(۲) مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ متوفی
(۳) مفتی غلام حیدر رحمہ اللہ متوفی
(۴) مولانا واحد بخش رحمہ اللہ متوفی

کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں۔

اساتذہ فن مناظرہ:

(۱) حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ متوفی
(۲) حضرت مولانا عبدالستار تونسوی رحمہ اللہ
(۳) علامہ خالد محمود (پی ایچ ڈی لندن)
(۴) حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ متوفی

کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں۔

تبلیغی زندگی کا آغاز:

ویسے تو آپ کی خطابت کا آغاز زمانۂ طالب علمی میں ہو چکا تھا لیکن عملاً خطابت کے میدان میں درسِ نظامی سے تحصیل فراغت کے بعد قدم رکھا۔ آپ کو خطابت کے میدان

میں لانے کی کوشش آپ کے استاذ حضرت مولانا عبدالقیوم نے کی تھی جس کی تفصیل حضرت ندیم صاحب کی زبانی پڑھتے ہیں، لکھتے ہیں:

''بندہ جو خطبہ ہر تقریر کے شروع میں پڑھتا ہے یہ خطبہ حضرت اقدس مولانا عاشق الٰہی برنی کی مشہور کتاب ''زاد الطالبین'' کے آغاز میں ہے۔ بندہ نے یہ کتاب زمانہ طالب علمی میں اپنے محبوب استاذ حضرت مولانا عبدالقیوم شجاع آبادی سے مدرسہ خدام القران میرے شاہ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں پڑھی تھی۔ اس کتاب میں تقریباً مختلف عنوانات پر مشتمل ساڑھے تین سو احادیث مقدسہ ہیں۔ بندہ نے یہ کتاب زبانی یاد کی تھی، یہی میرے استاذ سیرت کے مختلف عنوانات پر تقاریر تحریر کر کے دیتے، بندہ انہیں زبانی یاد کر کے مدرسہ کی جامع مسجد میں طلباء کی کثیر تعداد کے سامنے بیان کرتا، جب کبھی مدرسہ میں کوئی اہم مہمان یا بزرگ شخصیت تشریف لاتیں تو حضرت مولانا محمد عثمان مرحوم مہتمم مدرسہ ہٰذا مولانا عبدالقیوم سے فرماتے کہ دین پوری کو تقریر یاد کراؤ (واضح رہے کہ بندہ اس مدرسہ میں حضرت مولانا میاں عبدالہادی دین پوری کے واسطے سے داخل ہوا تھا، حضرت مہتمم صاحب رحمہ اللہ کو حضرت دین پوری سے گہرا تعلق تھا، اس وجہ سے جو وہاں سے پڑھنے آتا تو اسے دین پوری کہتے تھے)

دین پوری اٹھو تقریر سناؤ:

حضرت ندیم صاحب بیان کرتے ہیں ''کہ تحدیث نعمت کے طور پر اپنی زندگی کا اہم واقعہ بیان کرتا ہوں، دورِ طالب علمی میں ایک موقع پر حسب معمول استاذ ذی وقار مولانا عبدالقیوم نے حکم دیا کہ دین پوری اٹھو اور اخلاق رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرو، میں نے خوبصورت انداز میں بیان کیا، اسی روز نماز مغرب کے بعد زاد الطالبین سنانے کے لئے گیا تو خلاف معمول مجھے اپنی چارپائی پر بٹھا کر اپنی بچی ہوئی چائے عنایت کی اور ساتھ ہی فرمایا دین پوری آج میں نے تمہارے لئے ایک دعا کی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں وقت کا بہت بڑا خطیب بنائے۔ استاذ کی دعا تھی، یقیناً قبولیت کا وقت تھا، اس دعا نے مجھے

خود اعتمادی سکھائی، رب العزت کا فضل شامل حال ہوا، مسبب الاسباب نے اسباب کے دروازے کھولے، جد امجد میرے مربی و محسن نانا جان مولانا غلام مصطفیٰ رحمہ اللہ اور والد بزرگوار مرحوم نے سرپرستی فرمائی۔ خطیب العصر ناشر الحدیث وحید الدھر مولانا عبدالشکور دین پوری رحمہ اللہ نے نہ صرف سرپرستی فرمائی بلکہ پوری پوری رہنمائی بھی کی جس کے نتیجے میں رب لم یزل لایزال نے اپنے فضل وکرم وکمال سے اس سیاہ کار ونا کارہ خلائق لاشے اور احقر الناس کو بزرگوں کی توجہ کے قابل بنایا۔''

یہی وجہ ہے کہ آج خطیب ادیب حضرت مولانا ابو محمد عبدالکریم ندیم صاحب پاکستان کے ان عظیم نامور خطباء میں سے ہیں جن کے خطبات علمی، ادبی، تاریخی اور تحقیقی نکات پر مبنی ہوتے ہیں۔

مشائخ علماء کے تاثرات

(۱) حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمہ اللہ:

جامعہ مخزن العلوم خانپور میں حضرت مولانا عبیداللہ انور کی وفات پر ایک تعزیتی سیمینار کا اہتمام کیا گیا جس میں حضرت درخواستی کے حکم پر ندیم صاحب کو بھی دعوت خطابت دی گئی۔ اس وقت آپ کی خطابت نقطۂ عروج پر پہنچی ہوئی تھی، حسب حکم ندیم صاحب بعد از نماز جمعہ تشریف لے آئے، مخزن العلوم کے دفتر اہتمام میں حضرت درخواستی سے ملاقات کی، اس کے بعد آپ کو خطاب کے لئے مدعو کیا گیا۔ آپ نے خطاب میں حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوری، حضرت مولانا تاج محمود امروٹی، حضرت مولانا احمد لاہوری، حضرت مولانا عبیداللہ انور، حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمہم اللہ کے آپس میں تعلقات کو اس انداز سے بیان کیا کہ سب کے سب حیران اور ششدر رہ گئے۔ موقع بموقع خوبصورت اشعار بھی پڑھتے اور آپ نے خطاب میں شہر خانپور اور مضافات سے آنے والے حضرات کے دلوں میں حضرت درخواستی کی شخصیت کو بیان کیا اور اس

سیمینار کے حوالے سے مولانا عبیداللہ انور کو حضرت لاہوری کا جانشین بنانے، مسجد میں امام وخطیب بنانے، حضرت لاہوری کے جنازے کی امامت کرانے اور مسند تفسیر کے سنبھالنے اور جمعیت علماء اسلام کی امارت دینے تک کے تمام حالات میں حضرت درخواستی رحمہ اللہ کی سعی جمیلہ اور شفقت کو بڑے ہی دلنشین انداز میں ایک خوبصورت لڑی میں ایسا پرویا کہ سامعین میں سے ہر ایک نے اس بات کا اعلان کیا واقعی حضرت درخواستی کی کوشش سے مولانا عبیداللہ انور اس مقام پر پہنچے تھے۔

اور مزید سونے پر سہاگہ اور حضرت ندیم صاحب پر اعتماد کا اظہار کہ مخزن العلوم کی شاہی مسجد جہاں یہ پروگرام ہو رہا تھا اس کے سامنے ایک کمرہ میں حافظ الحدیث حضرت درخواستی رحمہ اللہ بھی آپ کے بیان سے محظوظ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کی ہر بات کی تائیدوتصدیق فرما کر حضرت ندیم صاحب کو دعاؤں سے بھی نوازتے رہے۔

ندیم صاحب کے بیان ختم ہونے کے فوراً بعد حضرت درخواستی مسجد تشریف لے آئے، آپ کو دعوت خطاب دی گئی، آپ نے دوران بیان فرمایا: ''یہ مولوی عبدالکریم ندیم بیان کر رہے تھے اور اس میں خوبصورت اشعار پڑھ رہے تھے، سنا ہے اب تو یہ خطیب، ادیب، علامۃ الزمان بن گیا ہے، سب کہو سبحان اللہ۔''

(۲) ناشر الحدیث حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمہ اللہ:

خطیب العصر ناشر الحدیث حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمہ اللہ نے اپنی زندگی میں ہی اپنا جانشین بنالیا تھا اور فرمایا کرتے تھے کہ ''اس نوجوان کی اپنی محنت ہے اور یہ وقت کا بہت بڑا خطیب بنے گا کیونکہ اس کا مطالعہ بہت ہی وسیع ہے اور اس کی تحقیق بہت ہی کمال درجہ کی ہے اور پھر چشمِ فلک نے دیکھا کہ وہی مربی مشفق محسن، استاذ جن کی توجہ سے حضرت ندیم صاحب کو یہ مقام ملا۔

خطیب العصر کا خطیب ادیب کو دعوت دینا:

حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری نے اسلامی مشن بہاولپور میں خود اپنے لائق قابلِ

فخر شاگرد کو ان الفاظ سے دعوت خطاب دی کہ ''اب خطیب آ رہا ہے، ادیب آ رہا ہے، عجیب آ رہا ہے، لبیب آ رہا ہے، گلشنِ رسالت کا عندلیب آ رہا ہے، آپ سب کے قریب آ رہا ہے، خوش نصیب آ رہا ہے۔''

(۳) حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر عطاء المنعم شاہ بخاری رحمہ اللہ:

ابن امیر شریعت سید عطاء المنعم شاہ بخاری نے آپ کے اندازِ خطابت سے متاثر ہوکر فرمایا کہ ''یہ نوجوان اپنے وقت کا عظیم خطیب ہوگا۔''

(۴) پیر طریقت مرشد العلماء حضرت سید نفیس الحسینی صاحب رحمہ اللہ:

مخدوم عالی قدر حضرت مولانا محمد عبدالکریم ندیم کی زبان مبارک سے چند بار مواعظ حسنہ سننے کی توفیق ہوئی، مزید برآں ان کی تالیفات وتصانیف بھی نظر سے گذریں، معلوم ہوا کہ تحریر وتقریر دونوں پر انہیں اللہ تعالیٰ نے قدرت عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر شریف میں برکت عطا فرمائے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت شاہ صاحب مرحوم نے ندیم صاحب کو خلافت کی خلعت سے نوازا، اجازت مرحمت فرما کر اپنے خلفاء مجاز کی فہرست میں شامل فرمالیا۔ حضرت ندیم صاحب نے بھی اس کی لاج رکھی اور وقتاً وقتاً مرشد کی زیارت کے لئے خانقاہ سید احمد شہید میں حاضر ہوا کرتے تھے اور حضرت شاہ صاحب ندیم صاحب سے کس انداز میں پیش آتے اور دوران ملاقات جو گفتگو ہوتی اس پر چند ایک واقعات زیب قرطاس ہیں:

عظیم خطیب کی عظیم بزرگ سے ملاقات:

مولانا عمیر شاہین صاحب لکھتے ہیں: ''مرشد العلماء حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمہ اللہ سے ملاقات کے لئے حضرت ندیم صاحب تشریف لے گئے، شاہ صاحب کے مسکراتے چہرے نے آگے بڑھ کر استقبال کیا، ان کی ملاقات نے ہی زندگی کے ان لمحات کو خوشگوار بنادیا۔ حضرت ندیم صاحب نے تجلیات محرم اور تجلیات صفر کا مسودہ

دکھایا، شاہ صاحب بڑے غور سے کافی دیر تک دیکھتے رہے۔ فرمانے لگے کہ یہ تاریخ میں پہلی مرتبہ اتنی محنت خطبات پر کی گئی ہے، اللہ اس کو قبولیت عامہ سے نوازے۔ مواد معیاری ہے اور دلنشین ہے۔

اسی دوران شاہ جی فرمانے لگے دیکھو! حضرت حسین نے کربلا میں جان کی قربانی پیش کی ہے یہ کوئی کم نہیں۔ اسی طرح حضرت حسن نے بھی بہت عظیم قربانی دی ہے کہ اتنی عظیم سلطنت کو حضرت معاویہ کے حوالے کر دیا۔ کون ہے جو اپنی بنی بنائی اور اتنی بڑی سلطنت کسی کو دے دے۔ یہ دے کر حضرت حسن نے بہت بڑے اٹھنے والے فتنہ کو دبا دیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی آپ کے ذریعے پوری ہوئی ہے۔ اس پر ندیم صاحب بولے حضرت اسی لئے تو امام مہدی آپ ہی کے خاندان میں سے ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔ شاہ جی فرمانے لگے! بالکل ایسے ہی ہے۔

یہ خانقاہ آپ کے حوالے:

ایک مرتبہ ملاقات کے موقع پر ندیم صاحب سے حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے امام انقلاب مولانا عبیداللہ کی جائے پیدائش جو چیاں والی ضلع سیالکوٹ میں واقع ہے کو خرید کر اس میں مسجد، مدرسہ اور خانقاہ قائم کی ہے چونکہ آپ کا حضرت سندھی سے دین پور شریف کی نسبت کی وجہ سے گہرا تعلق ہے، اس لئے یہ خانقاہ آپ کے حوالے کرتا ہوں۔ اس میں حاضری بھی دیا کریں اور نگرانی بھی کریں۔ کم از کم سال میں ایک اجتماع ضرور کرایا کریں چنانچہ مرشد کے حکم کی تعمیل میں ندیم صاحب اس امر کو خوب نبھا رہے ہیں۔

مرشد العلماء کا استاذ الخطباء کے ماتھے پہ بوسہ دینا:

جنید وقت مرشد العلماء حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمہ اللہ کو دیکھا گیا، وہ شب برأت کی نماز مغرب کے بعد اپنے گھر لاہور میں کتنی شفقت و محبت کے ساتھ پیش آ رہے ہیں۔ ندیم صاحب کے ماتھے پر بوسہ دیا، دعاؤں سے نوازا، اپنے ساتھ بٹھایا، اپنی

تصنیفات سے نوازا اور اپنے نحیف اور کمزور جسم کو لاٹھی کا سہارا دیتے ہوئے دروازے تک چھوڑنے آئے اور ندیم صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگے کہ ''بھائی! بس میں تو یہاں تک آ سکتا تھا'' ندیم صاحب کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو چھلکنے لگے۔ شیخ سے معانقہ کرتے ہوئے منزل کی طرف رواں دواں ہوئے۔

صاحبِ سلوک ہر وقت تجدید بیعت کرتے رہتے ہیں:

مولانا محمد عمیر شاہین لکھتے ہیں: میں ایک مرتبہ حضرت ندیم کے ساتھ شاہ صاحب کی ملاقات کے لئے گیا کچھ لمحے گزرنے کے بعد میں نے حضرت ندیم صاحب سے عرض کیا، حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ بیعت ہونا چاہتا ہوں۔ ندیم صاحب نے شاہ جی سے عرض کیا، مولوی عمیر آپ سے بیعت ہونا چاہتا ہے۔ شاہ جی نے بات کا رُخ بدلا کافی دیر بعد فرمایا چلو کر لیتے ہیں، شاہ جی کی پاکیزہ آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔ فرمایا کہ ہم تو بیعت اس غرض سے کرتے ہیں تاکہ ہماری بھی توبہ ہو جائے، اس پر ندیم صاحب بولے ''حضرت آج مجھے بیعت کا ایک نیا فلسفہ سمجھ آیا ہے کہ صاحبِ سلوک ہر وقت تجدید بیعت کرتے رہتے ہیں۔

(۵) حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب:

مولانا عبدالکریم ندیم میرے قدیم دوست اور میرے علم میں صالح نوجوان ہیں، صحیح العقیدہ صالح العمل ہونے کے ساتھ ساتھ معیاری مبلغ بھی ہیں، جن کے بیانات علمی دلائل سے مدلل اور اہلسنّت والجماعۃ کے مسلک کے صحیح ترجمان ہوتے ہیں۔ بار ہا ان کی مجلس واعظ میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا ہمیشہ معلومات میں اضافہ ہوا ہے۔

وہ تو ہمارے سرمایہ ہیں:

حضرت مولانا عمیر شاہین لکھتے ہیں: میں نے حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی کی خدمت میں حاضری دی اور دوران گفتگو میں نے عرض کی حضرت، میں مولانا عبدالکریم ندیم صاحب کے خطبات پر تحقیق و تخریج کا کام کر رہا ہوں، اس کے لئے دعاء بھی فرمائیں

اور کچھ حضرت ندیم صاحب کے لئے دعائیہ کلمات بھی لکھوادیں۔ فرمانے لگے: وہ تو ہمارے سرمایہ ہیں، میں تو ان کے لئے ہر وقت دعا کرتا رہتا ہوں۔ بہت محنتی آدمی ہیں اور بہت مضبوط واعظ مبلغ ہیں، اللہ ان کو صحت دے۔

(۶) محقق انیق حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب

اللہ تعالیٰ نے آپ سے بہت کام لیا ہے۔

مولانا محمد عمیر شاہین لکھتے ہیں: خطیب اسلام مولانا ایاز الحق قاسمی کے زیر اہتمام صراط مستقیم کانفرنس کے عنوان سے جلسہ تھا۔ جب ہم کھانا کھانے کے لئے گئے تو جونہی کمرہ میں داخل ہوئے تو محقق دوران مولانا منیر احمد منور صاحب کی زیارت ہوگئی۔ شیخ، ندیم صاحب کو آتا دیکھ کر کھڑے ہوگئے، سنجیدہ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لاکر کمال محبت کا اظہار فرمایا۔ بہرحال گفتگو کا سلسلہ جاری رہا، جب ندیم صاحب رحمہ اللہ کھانے میں مصروف ہوئے تو مجھے اپنے قریب بلاکر ندیم صاحب کی طرف اشارہ کرکے کہنے لگے۔ میں ان کی طرف کافی دیر سے دیکھ رہا ہوں، بھلا یہ کمزور نہیں ہوگئے۔ میں نے عرض کیا جی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ ندیم صاحب سے فرمانے لگے زیادہ آرام کیا کریں اور اپنی صحت کا خیال کیا کریں، اللہ نے پہلے بھی آپ سے بہت کام لیا ہے اور آئندہ بھی لے گا۔ (ان شاء اللہ)

ندیم صاحب محقق خطیب ہیں:

مولانا عمیر شاہین لکھتے ہیں: بہاولپور میں اتحاد اہلسنّت والجماعۃ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان کانفرنس ہوئی جس میں، میں خود بھی شریک تھا، گرمی کا موسم تھا۔ حضرت ندیم صاحب نے جب اپنی تقریر کا آغاز کیا تو میں نے دائیں بائیں علماء محققین کو دیکھا وہ دیوانہ وار موصوف کو داد دے رہے ہیں۔ خصوصاً میں نے اپنے محسن و مربی مولانا منیر احمد منور صاحب کو دیکھا وہ ندیم صاحب کو حوصلہ دے رہے ہیں اور ساتھ ساتھ پنکھا بھی جھول رہے ہیں اور ساتھ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ندیم صاحب محقق خطیب ہیں۔

(۷) مفکر اسلام مولانا زاہد الراشدی:

حضرت مولانا عبدالکریم ندیم صاحب نے اپنی خطابت کا سکہ منوالیا ہے، ان کی تقریر بھی معلومات اور متنوع استدلالات کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ وہ معلومات کے اصل ماخذ تک رسائی حاصل کرتے ہیں، انہیں خوبصورت انداز میں ترتیب دیتے ہیں، آج کے دور میں جبکہ خطابت اور مطالعہ، خطابت اور استدلال میں دن بدن بُعد بڑھتا جارہا ہے، اس دور میں مولانا عبدالکریم ندیم صاحب کا وجود غنیمت ہے اور ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔

(۸) شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب:

حضرت ندیم صاحب مدظلہٗ نے ایک مکتوب شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب زید مجدہم کو ارسال کیا۔ اس مکتوب پر یوں تبصرہ کیا گیا: ''دنیائے خطابت میں بڑے بڑے خطیبوں نے اپنا لوہا منوایا اور دنیائے علوم پر اپنی اپنی چھاپ چھوڑ گئے، کچھ مقررین نے سیرت کو اپنا موضوع بنایا، کچھ نے تاریخ کے دلچسپ واقعات لوگوں تک پہنچائے، کچھ نے انبیاء کرام کی روحانی داستانوں سے لوگوں کے دلوں کو موم کیا اور کچھ نے صحابہ کرام کی ولولہ انگیز ایمانی قربانیوں پر روشنی ڈالی لیکن ایک ایسا خطیب جس نے ہر علم میں غوطہ زن ہوکر تشنگان علم کے اوپر وہ یاقوت اور جوہر بکھیرے کہ اگر ان کا احاطہ کیا جائے تو یقیناً مجلّات کا ڈھیر لگ جائے گا۔ وہ مولانا عبدالکریم ندیم کے علاوہ اور کون ہوسکتا ہے، ایک زمانہ تھا کہ پاکستان کی گلیاں حضرت کی پرشوکت تقاریر سے گونجتی تھیں۔

(ماہنامہ ''الاحسن'' رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ، ص ۵۲)

(۹) مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی رحمہ اللہ:

محافظ ناموس صحابہ مؤرخ اسلام حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمہ اللہ نے جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور کے سالانہ اجتماع میں فرمایا تھا کہ شہر خان پور جہاں اہل اللہ اور اہل علم کا مرکز ہے، وہاں خوشی کی بات ہے کہ مولانا عبدالکریم ندیم جیسا خطیب ادیب

بھی اس شہر میں موجود ہے، جنہوں نے کم عمری میں اپنی علمی خطابت کا لوہا بہت ہی کم عرصہ میں پورے ملک پاکستان میں منوایا ہے۔

(۱۰) جرنیل سپاہ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق شہید رحمہ اللہ:

مولانا نے ایام اسیری میں ایک مکتوب بنام مولانا عبدالکریم ندیم لکھا جس میں آپ نے دو باتیں تحریر کی تھیں:

(۱) بہت سارے حضرات نے خط کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ مولانا عبدالکریم ندیم ملک کے کونے کونے میں عظمت صحابہ کو بڑے خوبصورت انداز میں بیان کرنے کے ساتھ دفاع صحابہ بھی اپنے عالمانہ خطاب اور نکات علمیہ کے ساتھ احسن انداز میں کررہے ہیں۔ یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ ہماری جماعت کے رکن نہ ہونے کے باوجود بھی جماعت کی نمائندگی کررہے ہیں، اس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(۲) میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ ہر بیان کے آخر میں مجلس ذکر قائم کرکے انہیں بیعت کیا کریں۔

حضرت ندیم فرماتے ہیں کہ میں نے جرنیل اسلام مولانا محمد اعظم طارق کو جوابی خط لکھا کہ تصوف بہت بڑا منصب ہے، میں اس لائق نہیں کہ لوگوں کو اپنے ہاتھ پر بیعت کروں، جس کے جواب میں مولانا محمد اعظم طارق نے لکھا کہ ''چلو آپ عوام کو اولیاء اللہ سے تعلق کرنے کی ترغیب دے دیا کریں۔''

ندیم صاحب فرماتے ہیں یہ بات مجھے بہت پسند آئی، اس کے بعد میں جس شہر میں بیان کرنے کے لئے جاتا تو قرب و جوار میں جو کامل بزرگ ہوتے لوگوں کو ان کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی ترغیب دیتا۔

ہماری جماعت کے نمائندہ:

چار سال کی طویل اسارت گزار کر رہائی کے بعد مولانا اعظم طارق احمد پور شرقیہ میں ایک بہت ہی بڑی کانفرنس میں تشریف لائے، اسٹیج پر بڑے بڑے علماء موجود تھے، ان علماء

میں خطیب ادیب حضرت مولانا عبدالکریم ندیم اور نواسۂ حضرت درخواستی شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی بھی موجود تھے۔ مولانا محمد اعظم طارق نے دوران بیان فرمایا کہ ایام اسارت میں دو آدمیوں پر بہت زیادہ خوش ہوتا تھا:

(۱) خطیب ادیب مولانا عبدالکریم ندیم پر جو اسٹیجوں پر پورے ملک میں عظمت اصحاب رسول و اہل بیت کو بیان کرکے ہماری جماعت کی سرپرستی ونمائندگی کرتے رہے، اصحاب رسول کا دفاع کرتے رہے۔

(۲) حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی پر جو ہمارے گھروں کی دیکھ بھال کفالت کرتے رہے اور ہمارے بچوں کے لئے عیدین کے موقع پر خوشی کا باعث بنتے رہے۔

مولانا اعظم طارق کے اس لاکھوں کے اجتماع میں ان حضرات کو خراج تحسین پیش کرنے پر ہزاروں لوگوں کے دلوں میں ان حضرات کی عقیدت ومحبت سرایت کرگئی اور وہ دونوں کو احترام کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔

(۱۱) قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا علی شیر حیدری شہیدؒ:

قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری خان پور میں حضرت ندیم صاحب کے مدرسہ امداد العلوم میں تشریف لے آئے، کافی دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ ندیم صاحب نے فرمایا اب تو آپ کے پاس وقت بہت کم ہوتا ہے کیونکہ آپ کے دن رات پروگرامات میں بیانات ہوتے ہیں تو حضرت حیدری شہید اپنے مخصوص انداز میں مسکرا کر کہنے لگے آج میں آپ کو ایک عجیب بات بتاؤں کہ میں تقریر کے میدان میں کیوں آیا، میرے خطیب بننے کا سبب کون بنا؟ ندیم صاحب نے فرمایا بتلائیں۔ حیدری شہید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے زمانہ طالب علمی میں خیر پور کے پھول باغ جو معروف جلسہ گاہ ہے، میں سیرت کانفرنس پر آپ تشریف لائے تھے، آپ نے اس میں سورۂ کوثر پر تین گھنٹے کے وقت پر محیط ایک نہایت تیزی روانگی کے ساتھ عالمانہ، فاضلانہ نکات سے بھرپور بیان کیا تو اس وقت میں نے دل ہی دل میں یہ دعا کی یا اللہ! مجھے بھی مولانا

عبدالکریم ندیم جیسا خطیب بنا۔ اس وقت سے میرے دل میں تقریر کا شوق پیدا ہوا اور میں نے اس میدان میں خوب محنت کی۔

کوئی علمی نکتہ بیان کریں:

حضرت ندیم صاحب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حیدری شہید کے ساتھ سفر کررہا تھا، دوران سفر حضرت حیدری شہید کہنے لگے، ندیم صاحب آپ نکتہ داں خطیب ہیں، کوئی نکات بھی بیان کرتے رہیں تاکہ ہماری معلومات میں اضافہ ہو۔ ندیم صاحب کہتے ہیں اور بھی بہت سارے نکات بیان کئے پھر حیدری شہید نے بھی نکات بیان کئے، میں نے ایک نکتہ بیان جو حیدری شہید کو بہت ہی پسند آیا وہ یہ تھا کہ آقا علیہ السلام کی ولادت، ہجرت، عطائے نبوت، وفات یہ چاروں واقعات ربیع الاوّل میں پیش آئے اور ان میں سے ہر ایک سے امت کو کیا سبق ملتا ہے۔

ان کو بیان کیا تو حیدری شہید بہت خوش ہوئے کہ آپ نے ایک نئی بات کی طرف اشارہ کر کے علمی نکتہ کی صورت میں بتلایا میں اس کو اپنی تقاریر میں خوب کھول کھول کر بیان کروں گا اور اس کو حضرت حیدری شہید بیان بھی کرتے رہے اور بات سے بات نکالنا تو ذہین فطین شخص کا کام ہوتا ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔

سیرت پر بیان کرتے ہوئے تھکان کا احساس نہیں ہوتا:

مولانا عمیر شاہین لکھتے ہیں: ''ہمارے وطن عزیز کے عظیم خطیب، قوم وملت کے عظیم رہنما گلشن رسالت کے عندلیب اردو ادب کے بہترین ادیب حضرت مولانا عبدالکریم ندیم صاحب کو قدرت نے قوت گویائی کا عظیم ملکہ عطاء کیا ہے، جس موضوع پر ان کی تقریر سنی جائے، ہر موضوع پر لاجواب تقریر مواد اور مضبوط دلائل پیش کرتے ہیں۔ خصوصاً محبوب کبریا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر ان کے نکات علمیہ کی عظیم فہرست ہے، اس موضوع پر بولتے ہوئے کوئی تھکان محسوس نہیں کرتے۔

مجھے خوب یاد ہے کہ ایک مرتبہ جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا میں تشریف لائے، سخت

بیماری، گلہ پر گہرا اثر، طبیعت میں تھکاوٹ کے باوجود جب اسٹیج پر تشریف لائے۔ موقع ختم بخاری شریف کا تھا، اساطین فضل وکمال کا دائیں بائیں جم غفیر تھا مگر جب آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر گفتگو فرمائی، تو محسوس ہوا کہ حضرت کو کچھ ہے ہی نہیں۔ ایسے لگتا ہے جیسے صحت مند انسان گفتگو کررہا ہو۔ جماعت علماء کرام اور عوام الناس کو اپنے علمی بیان سے ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔

ایسا علمی بیان آج پہلی بار سنا ہے:

مولانا عمیر شاہین صاحب لکھتے ہیں: ''ماہِ محرم الحرام کے آخری ایام میں میلسی کے ایک عظیم الشان اجتماع ''یارِ غار کانفرنس'' میں حضرت ندیم صاحب کا آنا ہو، ہجرت رسول اور ساتھ یار غار کا تذکرہ ہوا۔ میں نے دیکھا کہ رات کا ایک لمبا حصہ گذر چکا ہے، مگر حضرت ندیم صاحب کا بیان پوری آب وتاب کے ساتھ جاری ہے، جب بیان ختم ہوا تو لوگوں کا ہجوم دیوانہ وار آپ سے مصافحہ کرنے لگا۔ جب صبح ہوئی تو ہر ملنے والا مجھے کہتا ہے کہ جناب! رات جو ہم نے ندیم صاحب کا بیان سنا اس کی وجہ سے تو ہماری زندگی بدل گئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہمارے دلوں میں سرایت کرگئی ہے۔ ہم نے ایسا اچھا اور علمی بیان زندگی میں پہلی بار سنا ہے۔ ہر فرد کی زبان پر حضرت کے لئے دعائیہ کلمات تھے کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم انسان کا سایہ ہمارے سر پہ قائم دائم رکھے۔ (آمین)

یہی وجہ ہے کہ ندیم صاحب کی زندگی کی ایک ایک ادا سنت نبوی کی خوشبو میں رچی بسی ہوئی ہے، ہر لفظ، ہر جملہ، ہر فقرہ محبت رسول کی عکاسی کرتا ہے۔ ان کے الفاظ دل میں اترتے اور ان کے شیریں جملے کانوں میں رس گھولتے ہیں، آپ کے خطبات کا لفظ لفظ شعلہ بار اور حرف حرف ژالہ بار ہے۔

ان اکابرین کی موجودگی میں بیان کر کے دعائیں حاصل کی ہیں:

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع ملتانیؒ
حضرت پیر کلیم اللہ شاہؒ مسکین پور شریف
حضرت سید عطاء المنعم شاہ بخاریؒ
حضرت سید علاء الدین شاہ صاحب نقشبندیؒ
حضرت مولانا محمد شریف کاشمیریؒ
حضرت مولانا سید صادق حسین شاہ شہیدؒ جھنگ
حضرت مفتی محمد عبداللہ ملتانیؒ
حضرت مولانا غلام ربانیؒ رحیم یار خان
علامہ غلام رسول مرحوم ساہیوال
حضرت مولانا سید محمد عبداللہ شاہ نقشبندیؒ کراچی
حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہ صاحبؒ
محدث عصر حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ
حضرت خواجہ خان محمد صاحبؒ کندیاں شریف
حضرت میاں سراج احمد دین پوری
حضرت مولانا محمد اسعد مدنیؒ انڈیا
حضرت مولانا رشید الدینؒ انڈیا
حضرت مولانا محمد امین اوکاڑویؒ
علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب پی ایچ ڈی (لندن)
حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحبؒ

حضرت مولانا مفتی محمودؒ
حضرت مولانا محمد شاہ امروٹیؒ
حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ
حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت علامہ عبدالرحمٰن اشرفیؒ
حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ
حضرت مولانا محمد سلیمان طارقؒ
حضرت مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ
حضرت مولانا عبدالشکور دین پوریؒ
حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ
حضرت مولانا محمد آصف قاسمیؒ
حضرت مولانا منیر احمد وہاڑیؒ
حضرت مولانا سلیم اللہ خان کراچی
حضرت میاں مسعود احمد دین پوری
حضرت مولانا محمد اجمل خانؒ
حضرت مولانا محمد مکی حجازی
حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستیؒ
حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ
حضرت مولانا عبدالقادر قاسمیؒ

حضرت مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاریؒ
حضرت مولانا عبدالحئی جام پوریؒ
حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ
حضرت مولانا قاضی مظہر حسن، چکوال
علامہ جسٹس محمد تقی عثمانی
حضرت مولانا عبدالقادر ڈیروی
شیخ الحدیث مولانا محمد اکبر صاحب
حضرت مولانا عبدالقادر آزادؒ
مولانا عبدالحئی شجاع آبادؒ
حضرت مولانا محمد ادریس انصاری
حضرت مولانا قاری محمد حنیف ملتانیؒ
مولانا عبدالکریم شاہ مرحوم

حضرت مولانا عبدالستار تونسوی
حضرت مولانا مفتی غلام قادرؒ
حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ
حضرت مولانا منظور احمد نعمانیؒ
حضرت مولانا علی شیر حیدریؒ
حضرت مولانا علامہ نذیر احمد صاحبؒ فیصل آباد
شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید صاحب کہروڑ پکا
مولانا محمد عبداللہؒ اسلام آباد
حضرت مولانا محمد اسحٰق جالندھریؒ
حضرت مولانا علامہ زاہد الراشدی
پیر جی عبدالعلیمؒ چیچہ وطنی
مولانا محمد حنیف جالندھری

اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ آلِ محمّد
کما صلّیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم
انّک حمیدٌ مّجید
اللّٰھمّ بارک علیٰ محمّدٍ وعلیٰ آلِ محمّد
کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم
انّک حمیدٌ مّجید

صبح بہاراں

خطبہ:

نحمدهٗ و نصلّی علی رسوله الکریم ...... اما بعد!

اعوذ باللّٰه من الشیطٰن الرجیم.

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم.

ربنا وابعث فیهم رسولًا مّنهم یتلوا علیهم اٰیٰتک ویعلمهم الکتاب والحکمة ویزکیهم انک انت العزیز الحکیم. (1)

قال النبیّ ﷺ اَنَا ثمرة دعوة أبی ابراهیم. (2)انا رویا امی صادق ...... انا بشارت مسیح. (3)

کتابِ فطرت کے سرورق پر جو نامِ احمد رقم نہ ہوتا
یہ نقشِ ہستی ابھر نہ سکتا وجودِ لوح و قلم نہ ہوتا
یہ محفلِ کن فکاں نہ ہوتی جو وہ امامِ اُمم نہ ہوتا
یہ زمین نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکسِ کرم نہ ہوتا
تو بارگاہِ ازل سے ان کا خطابِ خیرالامم نہ ہوتا

(1) سورة البقرة، آیت ۱۲۸، پاره ۱

(2) سیرت مصطفٰی، ص ٤٧٦، ج٣، سیرت کبریٰ، ص ١١٢، ج ١

(3) مشکوة ص ٥١٣، ج ٢، البیهقی فی دلائل النبوة ص ٨٠، ج ١، ترجمان السنة، ص ٦٠٥، ج ٣، تفسیر کبیر، ص ١٢٦، ج ٣٢ ان تمام میں اس سے ملتے جلتے الفاظ ھیں۔

حضراتِ محترم سامعین مکرم وصدر معظم!

امتحاناتِ خلیل:

عنوان گفتگو! آمد محبوب خدا ہے، آیت کریمہ سیّدنا ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کی وہ مقدس دعا ہے جوانہوں نے کعبۃ اللہ کی تعمیر کے بعد مانگی۔ علماء نے لکھا ہے کہ سیّدنا خلیل سے پوچھا گیا کہ اے ابراہیم! کیف کنت خلیلاً۔ آپ اللہ کے خلیل کیسے بنے؟ تو فرمایا:

بزلت نفسی لنیران وولدی للقربان ومالی لضیفان وقلبی للرحمان.

میں نے خلاق عالم کے حکم پر ہر قسم کی قربانی دی تب خلیل بنا، میں نے جان آگ میں دی، بچہ اسماعیل چھری کے نیچے دیا، مال مہمانوں پر قربان کیا اور دل خدا کے حوالے کر دیا تو رب جلیل نے مجھے اپنا خلیل بنالیا۔ کلام ربانی شاہد ہے کہ سیّدنا ابراہیم تمام امتحانات سے گزر کر جب کعبۃ اللہ تعمیر کرتے ہیں تو رب العزت نے اپنے خیل کوانعام دینا چاہا۔

حصولِ انعام کے طریقے:

دنیا میں انعام حاصل کرنے کے لئے دو ہی طریقے ہیں، اوّل استاد خود کوئی چیز دے کر کہے یہ انعام ہے لے جاؤ اور دوسرا حسین طریقہ یہ ہے کہ بچے سے والدین یا شاگرد سے استاد پوچھیں، بتاؤ کیا انعام چاہتے ہو۔ گویا انعام بھی اس کی رضا پر سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے جب دیکھا کہ آج اللہ بیت اللہ کی تعمیر کا صلہ دینا چاہتا ہے اور وہ بھی معمار کی مرضی پر تو دونوں ہاتھ کعبۃ اللہ کی چوکھٹ پر رکھ کر سر سجدہ میں ڈال کر دعا مانگی:

ربنا وابعث فیھم رسولاً

اے اللہ! میرے رب! میں نے گھر بنایا ہے، پیغمبر بھیج، مکان بنایا ہے مکین دے، بیت اللہ بنایا ہے، آبادی کے لئے رسول اللہ دے، مدرسہ بنایا ہے مدرس عطا کر، ادارہ بنایا ہے مہتمم عطا کر۔ خلیل الرحمٰن علیہ السلام کی دعا رب العلیٰ کے عرش تک پہنچی اور شرف قبولیت ملا(1)

(1) جب ابراھیم نے یہ دعا مانگی تو اللّٰہ نے خلیل کی دعا سن کر فرمایا: قد استجیب لك وھو کائن فی آخر الزمان۔ (تفسیر جریر)

......تعجب یہ ہے کہ خلیل آج جلیل سے مانگ کیا رہا ہے سوچو تو سہی...... جو سبب تخلیق کون و مکاں ہے، جو زبدہ وزمین وزماں ہے، جو مقصود دو جہاں ہے جو مہمان لامکاں ہے، جو محبوب رب رحمٰن ہے۔(1)

خلیلؑ نے حبیب ﷺ مانگا:

اللہ اکبر، خلیل خدا، محبوب خدا مانگتے ہیں۔ ذرا غور کرو اسے مانگا جو رب کا محبوب ہے، دنیا میں لوگ سب کچھ دیتے ہیں مگر اپنا محبوب کوئی نہیں دیتا......لیکن آج خلیل اپنے رب سے محبوب رب مانگتے ہیں......شاید اسی لئے کہ جب جلیل نے اپنے خلیل سے جو مانگا اس نے دیا...... جاں پیاری مگر نار میں ڈال دی...... مال پیارا، مہمان پر قربان کیا، اولاد پیاری چھری کے نیچے دے دی، وطن پیارا چھوڑ دیا تو آج ابراہیم خلیل بھی یوں بدست دعا ہے:

ربّنا وابعث فیھم رسولاً .

اے اللہ! میری ہر پیاری چیز تیرے حوالے آج تو اپنے محبوب اور پیارا میرے حوالے کر دے۔

کیا شان ہے اللہ رے محبوب نبی کی
محبوب خدا ہے وہ جو محبوب نبی کی
بندے کی محبت سے ہے آقا کی محبت
جو پیرو احمد ہے وہ محبوب خدا ہے

سب بن مانگے آئے محبوب کو مانگا گیا:

سامعین مکرم! دعائے خلیل سے بہت سی باتیں ظاہر ہوئیں ایک ان میں یہ بھی ہے کہ سب انبیاء کا انتخاب تو خدا ہی نے کیا ہے مگر سب بن مانگے آئے...... آدم، نوح، خلیل، اسماعیل، زکریا، یحییٰ، دانیال علیہم السلام کسی نبی کی آمد پر کسی کے ہاتھ دعا کے لئے نہیں اٹھے مگر جب فخر رُسل، ہادی سُبل، مولائے کُل، شاہ جُمل کی آمد کی باری آئی تو خلیل نے

(1) ترجمان السنة، ص ۷۰، ج ۳

ربِ غفور کے حضور دستِ دعا اٹھائے۔ اے اللہ! سب کو بن مانگے بھیجا ہے مگر اس حسین، دلنشین، نازنین، بہترین، مہہ جبین مراد المشتاقین محبوب رب العالمین کو میری دعا بنا کر بھیج۔

ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نویدِ مسیحا

آمد سے پہلے چرچے:

حضرات مکرم! تمام انبیاء علیہم السلام پہلے آئے مگر دنیا میں ان کے تذکرے، چرچے بعد میں ہوئے، اطلاع بعد میں ملی۔ ایک رحمۃ للعالمین ہیں جو آئے سب سے آخر میں، چرچے اور تذکرے سب سے پہلے تھے جن کے آنے کی اطلاع جبرائیل نے انبیاء کو دی، آدم نے جن کا نام شجر طوبیٰ پر لکھا دیکھا (1) خلیل نے جن کی آمد کے لئے دعا مانگی (2) کلیم جن کے امتی ہونے کے خواہشمند اور دعا گو رہے (3) رب العزت نے جن کی نبوت و رسالت کی نصرت کے لئے انبیاء سے میثاق عہد لیا (4)۔

تورات میں جن کے متعلق ہے کہ وہ دس ہزار قدسیوں کی جماعت لے کر فاران کی چوٹیوں سے جلوہ گر ہوگا (5)، جن کے یاروں کے ذکر تورات و انجیل میں ہے، جن کے متعلق انجیل میں ہے "زدو دی وایرو شلائم زامحمد دید" "یروشلائم کی لڑکیو! محمد کا کلمہ پڑھو کامیاب ہوجاؤ گی (6)...... حبقوق نبی جن کے متعلق اعلان کیا کہ احمد کی حمد سے زمین

(1) الخصائص الکبریٰ للسیوطییؒ، ص ۱۹، ج ۱، در منثور ص ۴۳۶، ج ۳
(2) تفسیر عزیزی، ص ۵۰۷، ج ۲، ترجمان السنة، ص ۱۲۶، ج ٤، حجة اللّٰه البالغه، ص ۲۰۵، ج ۲
(3) تفسیر ابن کثیر ص ۲۲۳، ج۲، مدارج النبوة، ص ۲۶۹، ج ۱
(4) اشارہ "واذا اخذ اللّٰه میثاق النّبیّین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمة الخ"۔ تمام مفسرین نے "ثم جاء کم رسول" سے مراد رحمت عالم ﷺ کو لیا هے۔ (تفسیر ابن کثیر، ص ۱۷۷، ج ۱، جامع البیان ص ۵۵، ج۱، روح المعانی ص ۲۰۹، ج ۳، الجامع الاحکام القرآن ص ۸۱، ج ٤
(5) سیرت مصطفٰی ص ۷۷، ج۳، تورات سفر استثناء باب نمبر۳۳، آیت نمبر۲، سیرت النبی جدید ص ۷۵، ج۱، رگ وید کانڈ ٥منڈل ۲۷ منتر نمبر۱
(6) بائبل پرانا عهد نامه غزل الغزلات، باب نمبر٥، آیت ١٦، ازاسماء النبی الکریم ص ٦٨٩، ج ۱

بھرگئی (1) سکھوں کی گرنتھ میں جن کے متعلق ہے ؎

عرب کا باشی احد کا پیارا زباں پہ تھا امتی کا نعرہ
کمر میں پٹکا جو میم کا تھا وہ نام احمد بتارہا تھا
جو دین سپنے میں ایک بالم سکھیر مورے نظر پڑا تھا
نرالی سج دھج دکھا رہا تھا

اعلانِ نبوت سے قبل صدیق اکبر کی شیخ یمنی سے ملاقات:

چند واقعات: سب انبیاء علیہم السلام پہلے آئے، ان کے تذکرے بعد میں ہوئے۔ اس پر قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ شاہد ہے:

النبی الامی الّذی یجدونهٗ مکتوبًا عندھم فی التوراة والانجیل. (2)

نبی امی جسے (علماء یہود و نصاریٰ) پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے یہاں تورات و انجیل میں اس کے علاوہ مختلف واقعات ایسے ہیں جن کے احاطہ کے لئے دفاتر چاہئیں مگر یہاں بطور نمونہ شیخین سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دو واقعے نقل کرتا ہوں۔

واقعہ نمبر ۱:

امام الاولیاء، مرشد العلماء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کے خلیفہ ارشد حضرت مولانا مفتی بشیر احمد پسروری رحمہ اللہ نے "ذکرۂ فی الامم" میں تفسیر عزیزی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ابھی رحمت للعالمین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت نہیں فرمایا تھا کہ میں یمن میں تجارت کی غرض سے گیا، وہاں علوم ہوا کہ یہاں ایک عمر رسیدہ بزرگ آسمانی کتب کے عالم رہتے

(1) مدارج النبوة، ص ۱۹۸، ج ۱، حبقوق نبی کی کتاب ص ۸۵۹، از سیرت مبارکه محمد میاںؒ، ص ۲٤۹ بحواله رحمة للعالمین، ص ١٤٦، ج ۱
(2) سورة الاعراف، آیت ۵۷، پ ۹، رکوع ۱۹

ہیں۔ میرے دل میں خیال آیا کہ ان کی زیارت کے لئے حاضری دوں۔ جب ان کی خدمت میں پہنچا تو دیکھا کہ وہ شیخ نحیف وضعیف اور کمزور ہیں، ان کی آنکھوں کی بینائی اور کانوں کی شنوائی ختم ہے، ان کے بھنوؤں کے بال ان کے چہرے پر پڑے ہیں۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ میں نے قریب جا کر بلند آواز سے سلام کیا۔ انہوں نے میرے سلام کا جواب دے کر پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے بتایا کہ مکۃ المکرّمہ سے آیا ہوں۔ پوچھا کیا نام ہے؟ میں نے بتایا کہ عبداللہ۔ انہوں نے کہا کہ باپ کا کیا نام ہے؟ میں نے بتایا کہ ابوقحافہ عثمان بن عامر۔ انہوں نے اپنی آنکھوں سے بال ہٹا کر مجھے قریب کر کے غور سے دیکھا اور فرمایا کہ کیا تم ابوبکر ہو؟ جو بنوتمیم کے قبیلہ سے ہے۔ سیّدنا صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی جی ہاں! میں وہی ہوں۔ پھر انہوں نے کہا کہ اگر عیب نہ محسوس کرو تو پیٹ سے کپڑا اہٹاؤ، ناف کے اوپر ایک سیاہ تل کا نشان ہے میں وہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ سیّدنا صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے تل دیکھا اور فرطِ محبت سے ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا الحمدللہ۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی شیخ میں آپ کی زیارت کے لئے آیا ہوں اور آپ مجھے دیکھ کر بے تاب ہو رہے ہیں۔ یہ کیا سبب ہے؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر میرا نام (شیخ) ازدیمنی ہے، میں تورات، انجیل، زبور اور آسمانی کتب کا عالم ہوں، میری اس وقت تین سو نوے سال عمر ہے۔ میں نے آسمانی کتابوں میں پڑھا تھا کہ عرب کی دھرتی پر اللہ کا آخری نبی اور لاڈلا رسول آئے گا، اس کا نام محمد ہوگا، اس کے باپ کا نام عبداللہ ہوگا، اس کی ماں کا نام آمنہ ہوگا، دادا کا نام عبدالمطلب ہوگا، ان کا قبیلہ بنو قریش اور خاندان بنو ہاشم ہوگا، ان کا مولد مکۃ المکرّمہ اور ان کا مدفن مدینہ طیبہ ہوگا۔ شیخ ازدیمنی نے پھر کہا: اے ابوبکر! ان آسمانی کتابوں میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ سب سے پہلے جو شخص اس آخری نبی پر ایمان لائے گا اس کا نام عبداللہ ہوگا، اس کے باپ کا نام ابوقحافہ عثمان بن عامر ہوگا، اس کی ماں کا نام ام الخیر سلمہ بنت صخر ہوگا، اس کی کنیت ابوبکر ہوگی، اس کے لقب صدیق وعتیق ہوں گے۔ یہ شخص اس آخری نبیؐ کے ساتھ ہجرت کرے گا اور یہ شخص اس نبی کے اعلان نبوت سے پہلے یمن کی

طرف تجارت کی غرض سے آئے گا۔ پھر شیخ ازدیمنی نے کہا: اے ابوبکر تو گواہ ہو جا کہ میں اسی آخرالزماں نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا چکا ہوں، اس محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر یقین کر چکا ہوں، پھر شیخ ازدیمنی نے چند عربی اشعار پڑھے جن کا مطلب یہ تھا کہ اے ابوبکر میں تجھے نصیحت وصیت کرتا ہوں۔ اس محبوب نبی کے لئے ہر قسم کی قربانی دینا، ان پر ایمان لانا۔ اے ابوبکر صدیق! خدا تمہارے حال پر رحم کرے، اس وقت کیا حال ہوگا جس وقت تجھے اور محبوب نبی کو اہل مکہ نکال دیں گے اور تو اس نبی کو لے کر کئی ہزار فٹ کی بلند پہاڑی پر جائے گا۔

سیّدنا صدیق اکبر کہتے ہیں کہ اس شیخ کی گفتگو سے مجھے یقین ہو چکا تھا کہ میں محبوبِ کبریاؐ کی ہجرت کا ساتھی بنوں گا۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں جب واپس مکہ آیا تو آپؐ کی نبوت کے چرچے شروع ہو چکے تھے، تمام اہل مکہ مخالف تھے۔ میں سب سے اوّل خدمت اقدس میں حاضر ہوا، کلمہ پڑھا، آپ کی نبوت کی تصدیق کی۔ پھر میں نے پوچھا کہ اللہ کے رسول اگر کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل طلب کرے تو میں کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابویمن کے تین سو نوے سالہ بوڑھے شیخ ازدیمنی سے تمہاری ملاقات اور میرے نام سلام میری نبوت کی دلیل ہے۔ (سبحان اللہ)

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول میری ملاقات کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے خبر دی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر مجھے اس اللہ علیم وخبیر نے خبر دی ہے جس نے مجھے سچا رسول بنا کر بھیجا۔(1)

اس واقعہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ امم سابقہ اور کتب سابقہ میں محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ کے ساتھ ان مقدس جماعت حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر بھی ہے جبکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ذالک مثلھم فی التوراۃ ومثلھم فی الانجیل.

ترجمہ: صحابہ کا حال تورات وانجیل میں بھی ہے۔

(1) خصائص کبریٰ، ص ۲۹، ج ۱، سیرت حلبیہ، ص ، ج ۱، نصف آخر

ھامہ جن کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات:

ایسے ہی مرادِ پیغمبر داماد حیدر، فاتح عرب وعجم سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہاڑی تہامہ پر کھڑا تھا کہ اچانک ایک شخص آیا جس کے ہاتھ میں لاٹھی تھی۔ وہ نہایت نحیف وضعیف کمزور آدمی تھا، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری آواز اور تیرے انداز سے معلوم ہوتا ہے تو کوئی جن ہے؟ اس نے عرض کی اللہ کے رسول واقعی میں جن ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا ھامہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے رب کا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: رہیم۔ آپ نے فرمایا تیرے دادا کا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: لاقیس۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پردادا کا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: ابلیس (یعنی شیطان)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری عمر کتنی ہے؟ اس نے کہا: جس وقت آدم کے دو بیٹے ہابیل وقابیل لڑے تھے اس وقت میں بچہ تھا، پہاڑوں پر دوڑتا تھا، لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تیرا یہ حال تھا تو اب کیا کرتا ہوگا۔ اس نے کہا: محبوبؐ مجھے ملامت نہ کیجئے، میں نے شیث نبی کے ہاتھ پر کلمہ پڑھا، نوح نبی کی کشتی میں رہا، ابراہیم کا زمانہ دیکھا، موسیٰ کلیم سے میں نے تورات سیکھی، داؤد نبی سے زبور کے سبق پڑھے، عیسیٰ بن مریم کی زیارت کی تو انہوں نے فرمایا تھا کہ آخر الزماں نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئیں گے، اگر تیری ان سے ملاقات ہو تو میرا سلام عرض کرنا۔ اے اللہ کے محبوب! میں انبیاء کے سلام کے تحفے لے کر آیا ہوں۔

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کچھ سورتوں کی تعلیم دی۔ پھر وہ جن چلا گیا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ہیں (یعنی اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں) مگر اس جن کا پتہ نہیں کہ زندہ ہے یا مر گیا ہے(1)

(1) تفسیر عزیزی، ص ۲۸٦، پ ۲۹

المختصر یہ ماننا پڑا کہ ہر نبی پہلے آیا تذکرے بعد میں ہوئے، محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو سب کے آخر میں مگر آپؐ کے تذکرے سب سے پہلے تھے۔

ہوتا نہ تیرا نور گر، کچھ بھی نہ ہوتا جلوہ گر
تیرے سبب سے یہ سب بنا صل علیٰ محمد
آپ اگر مقصود نہ ہوتے، کون ومکان موجود نہ ہوتے
اور مسجود نہ ہوتے آدم صلی اللہ علیہ وسلم

حضور اشرف المخلوقات ہیں:

حضرات محترم! دعائے خلیل پر اک نظر:

ربنا وابعث فیھم رسولًا.

ترجمہ: اے اللہ اپنا محبوب نبی عطا کر۔

قسام ازل کی تقسیم دیکھئے چونکہ دعا خلیل کی تھی اس لئے محبوب کو جنوں اور فرشتوں کی جنس سے نہیں بھیجا بلکہ پوری کائنات میں حضرت انسان کا انتخاب فرمایا۔ انسانوں میں پھر انبیاء علیہم السلام کا انتخاب کیا، انبیاء میں جدالانبیاء والمرسلین سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کا انتخاب کیا، پھر اولاد اسماعیل بستی کنانہ کو چنا اور کنانہ میں سے قریش کو چنا۔ قریش میں سے بنی ہاشم کو چنا...... بنی ہاشم میں حضرت عبدالمطلب کو چنا...... حضرت عبدالمطلب کے بچوں میں عبداللہ کو چنا اور عبداللہ کے گھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چنا(1)...... بقول حضرت نانوتوی رحمہ اللہ

الٰہی کس سے بیان ہو سکے ثناء اس کی
کہ جس پہ ایسا تیری ذات خاص کا ہو پیار
جو توں اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو
نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زینہار

(1) مسلم شریف ص ۵۱۱، ج ۲، ترمذی شریف ص ٦۷۸، ج ۲، ترجمان السنۃ ص ٦۰۱، ج ۳، مسند احمد ص ۷۹، ج ۵، الجامع الاصول فی احادیث الرسول ص۲۲۹، ج ۳، عن واثلہ بن الاسقعؓ۔

مکین کی آمد سے پہلے مکان

جناب والا! دعائے خلیل میں ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ میرا محبوبؐ اتنا قیمتی اور پیارا ہے کہ بن مانگے تو اللہ نے خلیل کو نہیں دیا، میرے اور آپ کے ہاں کیسے آجائے اور خلیل کو بھی حکم دیا کہ پہلے مکان بناؤ پھر مکین مانگو۔ پہلے بیت اللہ سجاؤ پھر حبیب اللہ کی طلب کرو۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نبی اوّلین و آخرین، مشرق و مغرب، شمال و جنوب، عرب و عجم، روم و ایران، شام و عراق، جن و ملک، حور و فلک حتیٰ کہ عرش و کرسی کا بنا کر بھیجا ہے مگر ہر جگہ نہیں بھیجا، ایک خاص جگہ کا تعین کیا ہے۔ پوری روئے زمین میں عرب کو چنا، عرب میں حجاز کو چنا، حجاز میں مکۃ المکرّمہ کو چنا۔ مکۃ المکرّمہ میں بیت اللہ کے قریب ہی مکان (مولد نبی) ہے (1) کا انتخاب کیا کہ دعائے خلیل محبوبؐ رب جلیل یہاں آئیں گے، انہیں کسی کے گھر اور در پہ جانے کی ضرورت نہیں بلکہ پوری دنیا سمٹ کر اس محبوب کے دروازے پر آئے گی، ابوبکر رضی اللہ عنہ بنو تمیم کو چھوڑ کر محبوب کے دروازے پر (2)، عمر رضی اللہ عنہ بنو عدی کو چھوڑ کر محبوب کے دروازے پر (3)، عثمان رضی اللہ عنہ بنو امیہ کو چھوڑ کر محبوب کے دروازے پر (4)، علی بن قریش کو چھوڑ کر محبوب کے دروازے پر (5)، سلمان فارس کو چھوڑ کر محبوب کے دروازے پر (6)، بلال حبشہ کو چھوڑ کر محبوب کے دروازے پر (7)، ابوذر رضی اللہ عنہ قبیلہ غفار سے محبوب کے دروازے پر (8)، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یمن سے محبوب کے دروازے پر (9)، ضماد رضی اللہ عنہ قبیلہ ازد سے محبوب کے دروازے پر (10)، عداس نینوا سے

(1) مشکوۃ ص ۵۱۳، ج ۲، ترمذی ص ۲۰۱، ج ۲، ترجمان السنہ ص ۶۰۲، ج ۳، التاج ص ۲۲۹، ج ۵، عن العباسؓ، سبل الھدیٰ ص ۲۶۹، اسماء النبی الکریم، ص ۷۱۰، ج ۱
(2) سیرت مصطفیٰ، ص ۱۷۷، ج ۱، ابن سید الناس عیون الاثر ص ۹۵، ج ۱
(3) خلفائے راشدین از ندوی، ص ۸٤ (4) الاصابہ، ص ۳۲۷، ج ۱، سیرت مصطفیٰ ص ۱۸۵
(5) سیرت مصطفیٰ، ص ۱۷۷، ج ۱ (6) حلیۃ الاولیاء، ص
(7) مشکوۃ، ص از حلیۃ الاولیاء ص
(8) سیرت مصطفیٰ، ص ۱۹۱، ج ۱، الاصابہ ص ۱۷۰، ج ۳ (9) روشن ستارے، ص ۳۷۰
(10) بخاری، ص ۱۵، ج ۱، مسلم ص ۵۷، ج ۱، زرقانی شرح مواھب ص ٤۷، ج ٤، سیرت الصحابہ ص ۱۰۵، ج ٦، البدایہ ص ۳٦، ج ۳، الاصابہ ص ۲۱۰، ج ۲

محبوب کے دروازے پر (1)، اس سے بڑھ کر یہ کہ جبرائیل سدرہ سے اتر کر محبوبؐ کے دروازے پر حتیٰ کہ کلام خدا قرآن کریم لوح محفوظ سے اتر کر محبوب رب اکبر کے قلب اطہر پر، گویا سب محبوب کے دروازے پر اور یہ حسین محبوب سب کو لے کر ایک معبود و مسجود مالک و موجود اللہ کے دروازے پر۔ (سبحان اللہ)

کائنات حسن جب پھیلی تو لا محدود تھی
اور جب سمٹی تو تیرا نام بن کر رہ گئی

آپ ﷺ مقصود میں اوّل، وجود میں آخر:

حضرات محترم! خلیل کی دعا قبول تو ہوئی مگر ثمرہ (نتیجہ) دیر سے ظاہر ہوا۔ اس لئے کہ مقصود آخر میں ظاہر ہوتا ہے۔ بھینس لینا، دودھ نکالنا، اسے جمانا پھر لسی بنانا، مکھن نکالنا پھر گھی بنانا...... اصل مقصد گھی ہے۔ تصور و تخیل میں اوّل ہے اظہار آخر میں ہے یا یوں کہئے کہ مقصود اوّل اور وجود میں آخر...... کونین کو سجایا گیا...... بزم کو بنایا گیا...... زمین و آسمان، عرش و کرسی، لوح و قلم کو وجود عطا کیا گیا، عرش کا اسٹیج بنا کر معشر الانبیاء کو جمع کیا گیا...... تورات، انجیل، زبور کے اشتہارات پھیلائے گئے، قادر مطلق نے اپنے برگزیدہ بندوں بنی نوع انسان کے نمائندوں سے خطاب کیا، اس خطاب میں اپنے محبوب کا تذکرہ کیا، صرف یہاں تک بس نہیں بلکہ مقصود نبی کی آمد سے پہلے ایک طویل سلسلہ شروع ہوا، اس میں بھی یہ ممکن ہے کہ حکم ہوا ہو کہ آدم اپنے فریضہ کی ادائیگی کے ساتھ زمین پر ہل چلا کر آباد کرو کیونکہ محبوبؐ نے آنا ہے۔ پھر نوح طوفان کے پانی سے زمین کو سیراب کریں، اس لئے کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہے، پھر خلیل پر نار کو گلزار، سراسر بہار بنا کر ایک حسین باغ لگایا اس لئے کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہے، پھر کلیم کو عصاء اور ید بیضاء دے کر حکم دیا کہ اپنی نبوت کے اظہار کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اقرار بھی کراؤ۔ آخر میں مسیح کو بھیج کر فرمایا کہ کلیم نے زندوں سے منوایا ہے تم "قم باذن اللّٰہ" کہہ کر مردوں سے بھی

(1) معارج النبوۃ، ص ۷۵، ج ۳

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعلان کراؤ۔ جب یہ سلسلہ مکمل ہوا تو وہ نبی آئے جن کو آنے کے لئے ہی آنا تھا اس لئے کہ پہلے سب نبی جانے کے لئے آئے تھے ؎

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کے آنے کے لئے بے چین فطرت تھی

دورِ جاہلیت:

برادرانِ اسلام! آمد اس وقت ہوئی جب انسانیت پورے شباب پر تھی۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ جوانی حیوانی ہوتی ہے، اس میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ یقیناً اس وقت زمانہ شباب ہونے کے باعث انسانیت دم توڑ چکی تھی، آدمیت اپنا وقار کھو چکی تھی، شرافت رزالت میں بدل چکی تھی، شراب کو شربت سمجھ کر استعمال کیا جاتا، زنا مشغلہ اور عیاشی شیوہ تھی۔ عشقیہ اشعار اور ہجو فن سمجھا جاتا تھا۔ کعبہ کا ننگے طواف عبادت تصور کیا جاتا، بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا، غلاموں کو ستایا جاتا، قوی قوی تر اور کمزور کمزور تر تھا، اللہ کا وہ مقدس گھر جسے تعمیر کرتے وقت موحد اعظم نے، ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی دعا مانگی تھی، وہاں تین سو ساٹھ جھوٹے پتھر کے معبود تھے، کوئی کھانا کھلانے کا خدا، کوئی پانی پلانے کا خدا، کوئی سلانے کا خدا، کوئی جگانے کا خدا، کوئی صحت کا خدا تھا، کوئی روزی رساں تھا...... پھر لکڑی، مٹی، پیتل، چاندی اور سونے کے بنے ہوئے الگ الگ خدا تھے۔ خداؤں کی منڈی لگتی، ریٹ طے ہوتے، پوری دنیا میں جہالت کا اندھیرا تھا، گمراہی کا بسیرا تھا، بدعات و رسومات کا ڈیرا تھا...... انصاف نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ کفر کی کالی گھٹا رات تھی۔ الغرض کرۂ ارض

ظهر الفساد فی البر والبحر.(1)

کا مصداق بن چکی تھی کہ اچانک کریم نے کرم کیا۔ خالق نے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب امت پر رحم کیا۔ وہ صبح نمودار ہوئی جس نے خزاں کو بہار میں بدلا، کفر و شرک کی سیاہی کو نور اسلام سے دور کیا، الحاد و باطل ظلمتوں کو حق کی شمع سے منور کیا، جہالت کی تاریکی کو علم کی

(1) سورۃ الروم آیت نمبر ٤١، ع ٥

قندیل سے جگمگایا، فسق و فجور کی کالی رات کو اعمالِ صالحہ کے سویرے میں بدلا۔ یہ سب کچھ کیوں نہ ہوتا کہ جب عبداللہ کا فرزند **جائکم الحق** (1) بن کر آیا تو باطل کیسے رہتا۔ جب آمنہ کا لال سراج منیر بن کر آیا تو ظلمت کیوں نہ راہ فرار اختیار کرتی، جب خدیجہ و عائشہ، حفصہ و ام حبیبہ کا شوہر نامدار **من اللہ نور** (2) کا تاج پہن کر آیا تو اندھیرا کیوں نہ کافور ہوتا۔

بقول حالی ؎

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی، غلاموں کا مولیٰ
خطا کار سے در گزر کرنے والا
بداندیش کے دل میں گھر کرنے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا
مس خام کو جس نے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پر صدیوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا

سچے نبی کی آمد پر عظمتوں کا ظہور:

مکرم ناظرین، محترم سامعین! دعائے خلیل اور محبوب رب جلیل صلی اللہ علیہ وسلم کی

(1) سورۃ یونس، ایت نمبر ۱۰۸، ع ۱۱ (2) سورۃ ھود، آیت ۱۵

تشریف آوری کے لئے ہر حسین چیز کا انتخاب کیا گیا، مثلاً محبوبِ خدا جس مہینہ میں تشریف لائے وہ ماہِ مکرم ربیع الاوّل ہے، جس کا معنی پہلی بہار ہے کہ محبوب کی آمد سے پہلے خزاں تھی، اب بہار آ گی ہے، پہلے ظلمت تھی اب ہدایت آ گئی ہے، دن بھی حسین چنا گیا۔ وہ دن سوموار کا دن ہے (1)، جمعہ مسلمانوں کی عبادت کا دن ہے، اس دن محبوب آتے تو مسلمان کہتے ہماری عبادت کی دن کی وجہ سے شاید یہ مقام ملا ہے...... ہفتہ یہود کی عبادت کا دن ہے اس دن آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوتے تو یہودی کہتے کہ ہمارے دن کی وجہ سے تمہارے نبی کی عزت ہے۔ اتوار کے دن آقا تشریف لاتے تو عیسائی کہتے ہماری عبادت کے دن کی وجہ سے شاید یہ عزت ہے۔...... نہیں نہیں بلکہ رب نے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے لئے دن بھی سوموار کا چنا ہے تاکہ دنیا کو معلوم ہو کہ اس محبوب کی آمد سے ہر دن کو عزت ملی ہے، وقت چنا گیا اور وہ صبح صادق تھا، دن کا بھی آغاز، ہدایت کی روشنی کا بھی آغاز، صبح صادق میں اشارہ تھا کہ کفر کی کالی رات گئی اب اسلام کا سویرا ہے، وقت بھی صبح صادق، آنے والا نبی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم بھی نبی صادق۔

مبارک ہو جہاں میں مصطفیٰؐ کی آج آمد ہے
حبیب مالک ارض و سما کی آج آمد ہے
زمانے میں امام الانبیاء کی آج آمد ہے
جہاں کے رہنماؤ پیشوا کی آج آمد ہے
فلک قائل ہوا اہل زمیں کی خوش نصیبی کا
زمین پر زینت عرشِ علیٰ کی آج آمد ہے
جہاں تھا جس کی آمد کے لئے میثاق نو شاہی
اسی شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ کی آج آمد ہے

(1) سیرت حلبیہ ص ۱۱۲، ج ۲، سیرت ابن ھشام ص ۲۰، ج ۱، سیرت النبی ص۱۷۲، ج۱، از شبلی، سیرت مصطفٰی ص ۵۱، ج ۱، رحمۃ للعالمین ص ٤٣، ج ۱، سیرت خاتم الانبیاء ص ۱۱۸، از مفتی شفیع رحمہ اللّٰہ، اصح السیر ص ٦، رھبر و رھنما ص ٦٢، رسول رحمت ص ۳۷، از مولانا آزاد رحمہ اللّٰہ، رحمت عالم ص ۱۱٦، از سلمان ندوی رحمہ اللّٰہ۔

تاریخ میلاد:

پھر تاریخ ولادت باسعادت، آمد باکرامت کا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انتخاب تھا...... اگرچہ تاریخ ولادت میں مؤرخین نے اختلاف کیا ہے۔ ۸، ۹، ۱۲/ ربیع الاوّل منقول ہے مگر تحقیقی قول ۹ ربیع الاوّل لکھا ہے (1)، پھر ۹ کے عدد میں خصوصیت ہے کہ یہ طاق عددوں میں آخری عدد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں طاق عدد پسند ہے "اللّٰہ وتر و یحب الوتر" (2) نو آخری، ایک تو اکائی کے لحاظ سے دوسرا اس لحاظ سے بھی کہ آگے جتنے عدد ہزاروں اور لاکھوں تک چلے جائیں شکلیں پھر نو کے بعد وہی ایک سے نو تک والی ہوں گی۔

مثلاً گیارہ میں ایک اور آئے گا بارہ میں دو اور ایک آئے گا، آخر تک یہی ترتیب رہے گی۔ آسمانی سیاروں میں سب سے بڑا شمس اور علم الاعداد میں اس کے عدد نو ہیں، ادھر اللہ کے محبوب کو بھی تمام انبیاء میں سورج کی حیثیت حاصل ہے۔ نو کا عدد تقسیم نہیں ہوتا خواہ اسے ہزاروں سے ضرب دے دو، مثلاً نو کو دو سے ضرب دو تو اٹھارہ ہوتے ہیں، اس میں آٹھ اور ایک نو ہوتے ہیں اور یہ اصول نو کے عدد سے ہزار تک لے جاؤ چلتا رہے گا۔ پھر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک تریسٹھ سال ہے، یہ بھی عدد چھ اور تین نو ہے، ویسے تو نو کو سات سے ضرب دیں تو یہ عدد نکلتا ہے، یہ اصول خلفائے راشدین کی عمروں میں بھی چلتا ہے۔

محمد مصطفیٰ آئینہ انوار یزدانی
محمد مصطفیٰ دیباچہ آیاتِ قرآنی

(1) حضور ﷺ نے پیر کے دن ۹/ربیع الاوّل سن عام الفیل بمطابق ۲۲/اپریل ۵۷۱ء مطابق یکم جیٹھ ۲۸۲ بکرمی کومکہ میں بعداز صبح صادق اور قبل از طلوع آفتاب پیدا ہوئے۔ ۲۲/اپریل گریگورین قاعدے کے مطابق ھے جس پر ستمبر ۱۷۵۲ء سے مروجہ عیسوی تقویم کا حساب شروع ھوا۔ اس دن مکہ میں صبح ٤ بج کر ۲۰ منٹ پر ھوئی سورج اس وقت برج حمل سے ۳۱ درجے ۲۰ دقیقے پر تھا اور بکری تقویم کے مطابق یکم جیٹھ کو شروع ھوئے۔ ۱۳/ گھنٹے ۱٦/منٹ گزر چکے تھے۔ ازرسول رحمت ص ۳۷، سیرت النبی شبلی ص ۱۷۲، ج ۱، سیرت انبیاء کرام ص ٤٢٥، ج ۲، سیرت مبارکہ محمد میاں ص۱٦۸

(2) مسند احمد، ص ۲۵۵، ج ۸، ترمذی، مسلم، ابوداؤد

محمد مصطفیٰ سر تا بپا اوصاف صمدانی
محمد مصطفیٰ تقدیس کل تطہیر سبحانی

(الرشید نعت نمبر)

الغرض اللہ تعالیٰ نے آخری، بلند و بالا سردار نبی کی آمد کے لئے وہ دن اور تاریخ چنی جو سب کی سردار تاریخ، اعلیٰ تاریخ، طاق تاریخ اور تقسیم نہ ہونے والی تاریخ ہے۔

والد اور والدہ کے اسماء گرامی:

پھر والد بزرگوار کا انتخاب کیا، نام عبداللہ مراد مخلوق خدا کو اللہ کا بندہ بنانے والا نبی آرہا ہے۔ والدہ کا نام آمنہ، امن و سلامتی والی، جس کی وجہ سے امت کو سلامتی ملے گی۔ دائی حلیمہ، حوصلہ والی، جس کے گھر میں ابتداء ہی سے حلم و حوصلہ ملا ہے۔ خاندان بنو ہاشم، حاجیوں کا خدمت گار۔ دائی کا خاندان بنو سعد نیک بخت خاندان اور محبوب کا حسین نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اس نام کے اعجازات پر ایک خطبہ آگے آرہا ہے)

ایک انمولی موتی:

تبرک کے لئے ایک لطیف موتی حاضر ہے:

لا الٰہ الّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ.

ان کے پڑھنے سے لب نہیں ملتے مگر زبان پر اسم ''محمد'' آتے ہی لب دو مرتبہ ایک دوسرے کے بوسے لیتے ہیں۔ اشارہ ہے کہ کروڑوں مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھو، ورد کرو، ذکر کرو، تسبیح پڑھو، چلے کاٹو، رٹے لگاؤ، پڑھتے پڑھتے گلہ بیٹھ جائے، جب تک اسم محمد نہیں ملاؤ گے نہ لب ملتے ہیں نہ رب۔ لا الہ الا اللہ کے ساتھ جب محمد رسول اللہ کہا لب بھی مل گئے، رب بھی مل گیا۔ محمد مصطفیٰ کی ذات ہے وہم و گماں سے بلند......خدا کا حسن انتخاب انتخاب لاجواب۔

آمد مصطفیٰ پر قیصر و کسریٰ کے محلات میں لرزہ:

حضرات مکرم! محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قیصر و کسریٰ

کے محلات میں لرزا آیا، چودہ کنگرے گر گئے۔ اشارہ تھا کہ اب قیصر و کسریٰ کی حکومتیں ختم، تا قیامت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت رہے گی۔ ایران کا آتش کدہ ٹھنڈا ہوا(1) کہ اب آگ کی بجائے رب کی عبادت ہوگی۔ شام کے محلات نظر آئے (2) اشارہ تھا کہ اب شام کی نہیں اسلام کی حکومت ہوگی۔ وقت ولادت ہی سر سجدہ میں رکھ کر مخلوق خدا کا رُخ محبوب خدا نے ایک رب کی طرف موڑا۔ ولادت مبارکہ کے وقت ہی امت کی مغفرت و ہدایت کی دعا مانگی۔(3)

ایک عاشق صادق کا عاشقانہ کلام:

ایک عاشق صادق نے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے تذکرہ کو اپنے ایک خاص حسین انداز میں پیش کیا ہے جسے تذکرہ محبوب کی مناسبت سے پیش کیا جاتا ہے۔ غل ہے یہی اب چار سو......آتا ہے اب وہ ماہ رو۔ جس کی ہم کو تھی جستجو، کرتے تھے باہم گفتگو، پیمان سے مل کر آرزو، سبزے سے مل کر آبِ جو، نسرین سے مل کر نسترن۔

شمشاد نے گلزار سے، گلزار نے گلنار سے، گلنار نے رخسار سے، رخسار نے دیدار سے، دیدار نے گفتار سے، گفتار نے رفتار سے، رفتار نے دلدار سے سیکھا ہے شوخی کا چلن، ہے لالہ کا داغ جگر، نرگس کا ہے کحل البصر، سوسن زبان حال پر، لاتی ہے دل سے یہ خبر، آتا ہے وہ رشک قمر، جس کی تجلی دیکھ کر، زیباء ہے گر تا رقمر، بن جائے سورج کی کرن، ایک لخت خاک گلستاں، ہے رنگ گل سے ارغماں، بلبل چمن ہے نغمہ خوان، ہوشیار ہوا ے باغباں، ہوشیار ہوا ے باغباں، آراستہ کر انجمن، باغ جہاں آباد ہے، یہاں سرو بھی آزاد ہے، قمری نہایدشاد ہے، یہاں تذکرہ میلاد ہے، وقت مبارک باد ہے، جبرائیل کو ارشاد ہے، مشہور

(1) سیرت ابن ھشام ص ۱۹۰، ج۱، سیرت کبریٰ ص ۲۰۸، ج۱، الاصابہ ص۵۹۷، ج۳، البدایہ ص ۲۶۸، ج ۲، عیون الاثر ص ۲۹، ج ۱

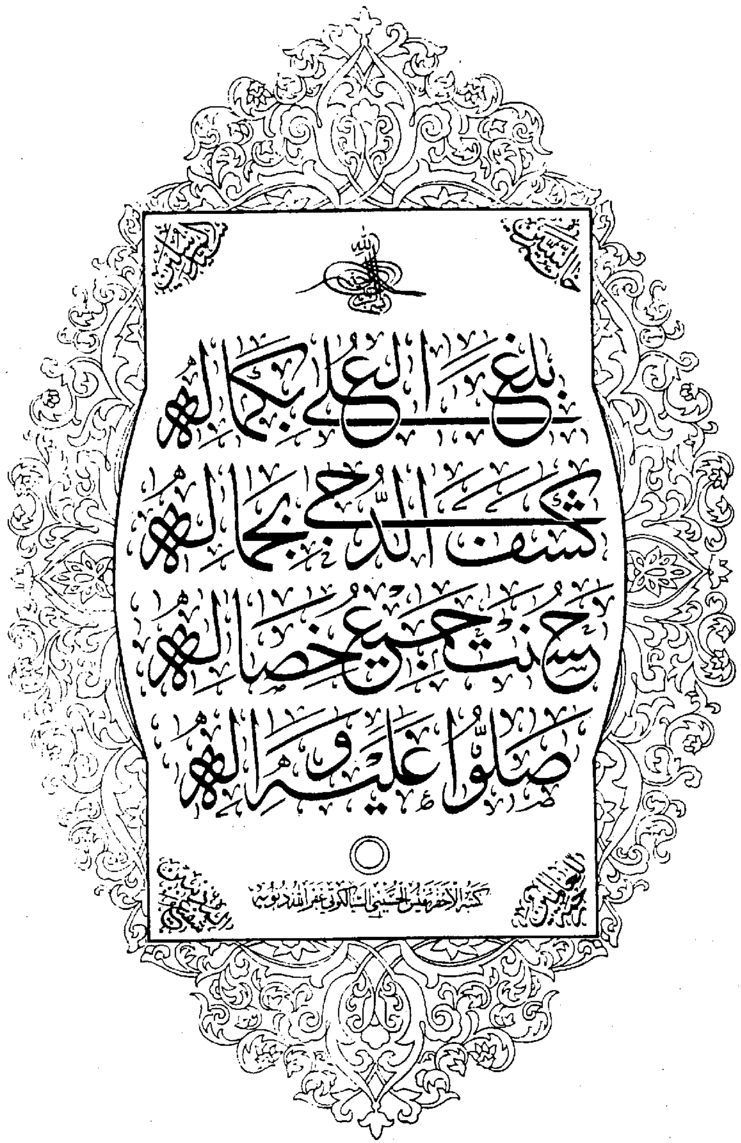
(2) تفسیر ابن کثیر، ص ۳۴۸، ج ۵، مجمع الزوائد للھیثمی ص ۲۲۲، ج ۸، مسند احمد ص ۱۱۱، ج ۵، مستدرك للحاكم ص ۶۰۰، ج۲، طبقات ابن سعد ص۱۰۲، ج ۲

(3) تفسیر عزیزی، ص ۳۶۱، پ ۳۰، ترجمان السنة، ص

کردے یہ سخن، محبوب خدا پیدا ہو، بدرالدجیٰ پیدا ہو، شمس الضحیٰ پیدا ہو، پیدا ہو شاہ زمن، امی لقب پیدا ہو، جان طلب پیدا ہو، والاحسب پیدا ہوا، عالی نسب پیدا ہوا، محبوبِ رب پیدا ہوا، ماہ طرب پیدا ہوا، شاہِ عرب پیدا ہو، اپیدا ہوا شیریں دھن، کنز نہاں پیدا ہوا، عین عیاں پیدا ہوا، فخر زماں پیدا ہوا، شاہ شہاں پیدا ہوا، روح رواں پیدا ہوا، جان جہاں پیدا ہوا، مطلوب جان پیدا ہوا، پیدا ہوا مقصود تن، سلطان دیں پیدا ہوا، شاہ زمیں پیدا ہوا، ماہ جبیں پیدا ہوا، عین الیقین پیدا ہوا، مسجد نشیں پیدا ہوا، دل کا نگیں پیدا ہوا، وہ نازنین پیدا ہوا، نازاں ہے جس پر جان وتن، یارب یہ کیسا ہے بشر، جس کی ادا سے سر بسر، عالم میں آتا ہے جس سے نرالا بانکپن، کیا حسن کیا رخسار ہے، کیا طرہ طرار ہے، کیا نرگس بیمار ہے، کیا ابروخمدار ہے، کیا لب کیا گفتار ہے، کیا قد کیا رفتار ہے، کیا جامہ کیا دستار ہے، پوشاک کی دیکھو پھبن، عمامہ جو ہے زیب سر، اس کی صفائی دیکھ کر، مہتاب سے بگڑا قمر، خورشید سے اٹھی سحر، پٹکا تو دیکھو کس قدر ہے زیب موئے قمر، اس کی قامت بے سایہ پر، کتنا موزوں ہے پیرہن، عشاق کیا ساماں کریں، کیا ہدیہ سلطاں کریں، کیا دعوت مہماں کریں، کیا تحفہ شاہاں کریں، ہاں نذر نقد جاں کریں، جاں فدا جاناں کریں، اس ماہ پر قربان کریں، ماں باپ اور فرزند و زن (تحفہ مرتضیٰ) سچ ہے بقول دین پوری مرحوم

نہ جب تھا نہ اب ہے نہ ہوگا میسر
شریک خدا اور جواب محمد

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین



کمالاتِ اسم محمد ﷺ

خطبہ:

نحمدہٗ ونصلّی علی رسوله الکریم ...... اما بعد!

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم.

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم.

محمد رسول اللّٰہ. (1) صدق اللّٰہ العظیم.

محبوب ہے کیا صل علیٰ نام محمد ﷺ — آنکھوں کی جلاء دل کی ضیاء نام محمد ﷺ
اللہ رے رفعت ہے کہ سرعرش خدا نے — ہے نام کے ساتھ اپنے لکھا نام محمد ﷺ
تکبیر میں، کلمہ میں، نمازوں میں، اذاں میں — ہے نام الٰہی سے ملا نام محمد ﷺ
فرماتے ہیں آدم کے مجھے خلد بریں میں — لکھا ہوا طوبیٰ میں ملا نام محمد ﷺ
حرفوں میں محمد ﷺ کے اشارات تو دیکھو — کیا سرنہاں سے ہے بھرا نام محمد ﷺ
ہے میم میں جھولی مطلق کا اشارہ — پھر کیوں نہ ہو محبوب خدا نام محمد ﷺ
ح میں ہے حیات ابدی جاں بہ لبوں کی — عشاق کا ہے روح فزا نام محمد ﷺ
معجون مفرح ہوئی وہ میم مکرر — اور دال سے ہے دل کی دوا نام محمد ﷺ

تمہید:

جناب صدر محترم! حاضرین مجلس! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ...... موضوع سخن چھیڑنے سے پہلے محسن انسانیت، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات والا صفات پر ہدیہ درود بھیجئے...... (نماز والا درود با آواز بلند)

(1) سورہ الفتح، آیت نمبر ۲۹، پارہ ۲۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.(1)

محمد رسول اللہ ﷺ:

جناب والا! آج میرا عنوان کمالات اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جو آیت کریمہ تلاوت کی ہے: ''محمد رسول اللہ'' اس کا معنی ہے محمد اللہ کے رسول ہیں، انبیاء سابقین میں سب کی نبوتیں اور رسالتیں ختم کر کے آمنہ کے لال کی رسالت تامہ وکاملہ کا اعلان ہے...... یعنی آدم کی نبوت ختم...... نوح کی نبوت ختم...... ابراہیم کا دور نبوت ختم...... داؤد کا زمانہ نبوت ختم...... روح اللہ کا عہد رسالت ختم...... مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تا قیامت انہی کی نبوت ورسالت رہے گی...... بقول اقبال

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے اُجالا کر دے

مقصد زندگی اور طرز زندگی:

حضرات محترم! آیت بالا میں یتیم مکہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک بھی ہے اور صفت رسالت کا بھی تذکرہ ہے...... ''محمد رسول اللہ'' یہ جملہ کلمہ طیبہ کا دوسرا جز ہے، جسے ہزار سال کا کافر بھی پڑھے تو وارث جنت بن جاتا ہے...... کلمہ طیبہ کا پہلا جز ''لا الٰہ الا اللہ'' ہے اور دوسرا جز ''محمد رسول اللہ'' ہے...... پہلا جز دعویٰ ہے...... لا الٰہ الا اللہ...... دوسرا جز دلیل ہے ......محمد رسول اللہ۔

(1) القول البدیع، ص ۵۸، سوائے وعلی آل ابراھیم، فتح الباری ص ۵۰۳، ج ٦، بخاری ص رقم ۳۳۷۰، مسلم ص رقم ٤٠٦، ابوداؤد ص رقم ۹۷٦ اور ملا علی قاری فرماتے ھیں سب سے افضل و اکمل اور صحیح تر یھی درود شریف ھے۔ (ذریعة الوصول الی جناب الرسول، ص ۲۰)

پہلا جز ''لا الٰہ الا اللہ'' میں اقرار ربوبیت ہے، دوسرا جز ''محمد رسول اللہ'' میں اظہار نبوت ہے...... پہلا جز ''لا الٰہ الا اللہ'' میں اعلان الوہیت ہے، دوسرا جز ''محمد رسول اللہ'' میں طرز بیان رسالت ہے...... پہلا جز ''لا الٰہ الا اللہ'' میں مقصد زندگی ہے، دوسرا جز ''محمد رسول اللہ'' میں طرز زندگی ہے...... پہلا جز ''لا الٰہ الا اللہ'' میں مقام بندگی ہے، دوسرا جز ''محمد رسول اللہ'' نظام زندگی ہے...... پہلا جز ''لا الٰہ الا اللہ'' بارہ حروف ہیں اور دوسرا جز ''محمد رسول اللہ'' میں بھی بارہ حروف ہیں...... پہلا جز ''لا الٰہ الا اللہ'' بے نقطہ ہے اور دوسرا جز ''محمد رسول اللہ'' بھی بے نقطہ ہے...... پہلا جز ''لا الٰہ الا اللہ'' میں اللہ کا ذاتی نام ہے اور دوسرا جز ''محمد رسول اللہ'' میں محمد ذاتی نام ہے...... پہلا جز ''لا الٰہ الا اللہ'' میں صفت الوہیت کا ذکر ہے تو دوسرے جز ''محمد رسول اللہ'' میں صفت رسالت کا ذکر ہے...... پہلا جز ''لا الٰہ الا اللہ'' میں اللہ مشدد ہے تو دوسرے جز ''محمد رسول اللہ'' میں محمد مشدد ہے...... پہلا جز ''لا الٰہ الا اللہ'' میں اللہ کے چار حروف ہیں تو دوسرے جز ''محمد رسول اللہ'' میں محمد کے چار حروف ہیں۔

آنکھوں میں کھنچا جلوہ توحید کا نقشہ
جب نقشہ میرے دل پہ نام محمد ﷺ
ورد اپنا ہمیشہ یہی دو نام ہیں بیدل
یا نامِ خدا لب پہ ہے یا نام محمد ﷺ

نام خدا سے ملا نام محمد ﷺ:

حضرات محترم! رب ذوالجلال نے اپنے لاڈلے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شان عطا فرمائی کہ یہ اتصال جو کلمہ طیبہ میں ہے صرف یہاں تک محدود نہیں بلکہ اگر شہادت میں ''اشھد ان لّا الٰہ الّا اللّٰہ'' ہے تو ساتھ ہی ''اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ'' بھی ہے...... اذان میں ذکر خدا کے ساتھ ذکر مصطفیٰ ہے...... قبر کے سوال و جواب میں ''مَنْ رَبُّکَ'' کے ساتھ ''مَنْ نَبِیُّکَ'' (1) ہے، یوم محشر مغفرت خداوندی کے

(1) مسند امام اعظم، ص ۲۹۳، عن سعد بن عبادۃ، شرح الصدور، ص ۹۲، مصنف ابن ابی شیبہ ص ۵۷، ج ۳، مسند احمد ص ۲۸، ج ٤، ابوداؤد ص ۳۰٦، ج ۲، عن البر ابن عازب۔

لئے وسیلہ شفاعت نبوی ہے۔

قرآن کریم میں بار بار ذکر محبوب و محبّ ایک ساتھ ہے۔

صلوٰۃ اللہ کلام اللہ جہاں دیکھا تو یہ دیکھا
اگر لکھا خدا دیکھا محمد بھی لکھا دیکھا

نبی قانون خداوندی کا پابند ہوتا ہے:

سامعین مکرم! میرا موضوع سخن جز ثانی ہے، ''محمد رسول اللہ'' میں عقائد کی تصحیح ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، گویا محمد اور اللہ ایک نہیں بلکہ محمد اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ جب تک خدا نہ بھیجے نہیں آتے، رب نہ بلوائے محمد نہیں بولتے، جب تک رب کا حکم نہ ہو محمد عمل نہیں کرتے، اللہ کا منشاء نہ ہو محمد کچھ نہیں کرتے۔

جہاں کی زباں پر ہے نامِ محمد ﷺ
ہر ایک دل میں ہے احترام محمد ﷺ
بلا اذنِ خالق کہا کچھ نہ منہ سے
کلامِ خدا ہے کلامِ محمد ﷺ

نبی نیاز منداور اللہ بے نیاز:

آنے والے رسول آمد میں محتاج ہیں اللہ بے نیاز ہے...... آنے والے رسول پابند ہیں...... اللہ کسی کا پابند نہیں۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ابا عبداللہ ہیں، اللہ والد سے پاک ہے...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امی آمنہ ہے، اللہ والدہ سے پاک ہے...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب ہیں، اللہ دادا سے پاک ہے...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان ہے، اللہ خاندان سے پاک ہے...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم قبیلے والے ہیں، اللہ قبیلہ سے پاک ہے...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم حسب نسب والے، اللہ حسب نسب سے پاک ہے...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم رشتہ داروں والے...... اللہ رشتہ داروں سے پاک ہے...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم راتوں کو سونے والے،

اللہ سونے اور نیند سے پاک ہے......محمد صلی اللہ علیہ وسلم معراج والے، اللہ معراج سے پاک ہے......محمد صلی اللہ علیہ وسلم براق والے، اللہ براق سے پاک ہے......محمد صلی اللہ علیہ وسلم سیر کرنے والے، اللہ سیر سے پاک ہے......محمد صلی اللہ علیہ وسلم صدیق رضی اللہ عنہ وفاروق رضی اللہ عنہ، عثمان وحیدر رضی اللہ عنہ یاروں والے، اللہ یاروں سے پاک ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ رضی اللہ عنہا و عائشہ رضی اللہ عنہا، حفصہ رضی اللہ عنہا ازواج والے، اللہ ازواج سے پاک ہے......محمد صلی اللہ علیہ وسلم اولاد والے، اللہ اولاد سے پاک ہے...... المختصر جو ان تمام تکلّفات والے ہیں انہی ''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' کہتے ہیں، جو ان تمام چیزوں سے پاک ہے اسے ''اللہ'' کہتے ہیں۔ (سبحان اللہ)

کلمہ طیبہ علامت ختم نبوت ہے:

محترم سامعین کرام! ''محمد رسول اللہ'' کلمہ طیبہ کے اس جز ثانی پر غور وخوض سے کئی مسائل حل ہوتے ہیں...... یہ جز پہلے جز کی طرح بغیر نقطہ کے ہے جبکہ تمام انبیاء اور رسل کے کلموں کے دوسرے جز میں نقطہ ہے، مثلاً

پہلا جز ''لا الہ اللہ'' بے نقطہ ہے	آدم صفی اللہ میں نقطے ہیں
پہلا جز ''لا الہ اللہ'' بے نقطہ ہے	نوح نجی اللہ جز ثانی میں نقطے ہیں
پہلا جز ''لا الہ اللہ'' بے نقطہ ہے	ابراہیم خلیل اللہ جز ثانی میں نقطے ہیں
پہلا جز ''لا الہ اللہ'' بے نقطہ ہے	موسیٰ کلیم اللہ جز ثانی میں نقطے ہیں
پہلا جز ''لا الہ اللہ'' بے نقطہ ہے	اسماعیل ذبیح اللہ جز ثانی میں نقطے ہیں
پہلا جز ''لا الہ اللہ'' بے نقطہ ہے	داؤد خلیفۃ اللہ جز ثانی میں نقطے ہیں
پہلا جز ''لا الہ اللہ'' بے نقطہ ہے	یوسف صدیق اللہ جز ثانی میں نقطے ہیں
پہلا جز ''لا الہ اللہ'' بے نقطہ ہے	عیسیٰ روح اللہ جز ثانی میں نقطے ہیں

اشارہ اس طرف ہے کہ پہلا جز بے نقطہ کا معنی اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں، جب معبود کوئی نہیں تو اس جز میں نقطہ بھی کوئی نہیں......دوسرے جز میں نقطہ اس بات کی علامت ہے

کہ نبوت ختم نہیں ہوئی نبوت جاری ہے، معبود ایک ہے ایک رہے گا مگر نبوت جاری رہے گی۔ نبی آتے رہیں گے، جب ہمارے آقاء ومولا سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو کلمہ بھی بے نقطہ ملا جس میں اشارہ اس طرف تھا کہ اللہ پر ربوبیت ختم...... محمد پر نبوت ختم، اللہ پر الوہیت ختم، محمد پر رسالت ختم، اللہ رب العالمین ہیں، اللہ رب العلیٰ ہے محمد مصطفیٰ ہے......اس بے نقطہ کلمہ نے واضح کیا کہ کروڑوں قیامتیں تو برپا ہوسکتی ہیں مگر اللہ کے بغیر معبود کوئی نہیں......محمد سے بہتر محبوب کوئی نہیں......اب اللہ بن کر عرش پر جا کوئی نہیں سکتا......نیا نبی بن کر فرش پر آ کوئی نہیں سکتا۔ (سبحان اللہ)

قناعت، حریت فکر و عمل مہر و وفا تقویٰ
وہ انسان کے لئے عظمت ہی عظمت لے کر آئے ہیں
خدا نے دین کامل کر دیا ہے اے امیں ان پر
محمد پرچم ختم نبوت لے کے آئے ہیں

اللہ اور محمد دونام خوبیوں والے:

شمع رسالت کے پروانو! ''محمد رسول اللہ'' کلمہ طیبہ کے اس جز ثانی......اس محمد کو اسم اللہ سے ایک حسین مشابہت ہے......اللہ محمد دونوں اسم ذات ہیں، دونوں مشدد ہیں، دونوں کے حروف چار ہیں۔ امام آلوسی نے لکھا ہے کہ اللہ کے ذاتی اور صفاتی ناموں میں یہ فرق ہے کہ اگر اللہ کے کسی صفاتی نام سے کوئی حرف نکال دیا جائے تو معنی، مطلب، مفہوم ختم ہوجاتا ہے مثلاً رحمٰن (مہربان)، حرف ''ر'' نکال دو تو کوئی معنی نہیں، رحیم (رحم کرنے والا)، حرف ''ر'' نکال دو تو کوئی مطلب نہیں، یہ اصول تمام اسماء صفاتی میں ہے مگر ذاتی نام اللہ ہے ایک الف دو لام ایک ہاء......اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم ۔(1) الف نکال دو تو رہ جاتا ''لِلّٰہِ مَا فِیْ السَّمٰوٰتِ وَمَا فِیْ الْاَرْضِ ''(2) مفہوم برقرار ہے۔ ایک لام جدا کردو تو ''لَہٗ'' ہے ''لَہٗ مَا فِیْ السَّمٰوٰتِ ''(3) دوسرا لام بھی جدا کرو تو فقط ''ہٗ''، ''اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُو ''(4)

(1) سورة البقرہ، آیت نمبر ٢٥٥، ع ٣٤ (2) سورة البقرة، آیت نمبر ٢٨٤، ع ٤٠
(3) سورة البقرہ آیت نمبر ١١٦، ع ١٤ پ ١ (4) سورہ طٰہٰ، آیت نمبر ٨، ع ١، پ ١٦

مطلب باقی ہے۔ بعینہٖ یہ خوبی محبوب خدا کے اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے۔ انبیاء سابقین کے اسماء سے کوئی حرف جدا کرو نہ معنی، نہ مطلب، نہ مفہوم برقرار رہے گا۔ صرف اسم محمد ہی وہ حسین نام ہے جو آخری حرف تک اپنے مطلب پر باقی رہتا ہے۔ محمد تعریفوں والا۔ ''م'' جدا کرو تو حمد مجسمہ تعریف۔ ''ح'' جدا کرو تو عربی میں جنت کی طرف کھینچنے والا۔ دوسرے ''م'' کو جدا کرو تو دال یعنی اچھے کاموں کی دلالت کرنے والا۔(1)

صفات ذات کا مظہر محمد عربی ﷺ
جمال حق کا ہے محور محمد عربی ﷺ
میں ایک قطرہ چیز خود سے شرمندہ
تو ایک شہا سمندر محمد عربی ﷺ

خصوصیاتِ اسم محمد ﷺ:

تاجدارِ ختم نبوت کے دیوانو! محمد رسول اللہ، اسم محمد، اسم بامسمّٰی ہے۔ یہ نام آقا کی تمام زندگی کے محاسن ومناقب، فضائل وخصائل وکمالات وشمائل کو محیط ہے، جبکہ بقیہ انبیاء کے نام ان کے شخصی وصف کو تو ظاہر کرتے ہیں نبوت ورسالت کے تمام محاسن وکمالات کے جامع نہیں...... مثلاً آدم گندمی رنگ والے...... جسمانی رنگت کا اظہار ہے، نوح آرام کا سبب، والد نے موجب راحت قرار دیا...... اسحٰق ہنسنے والا، چہرے کی بشاشت کی طرف اشارہ ہے...... یعقوب پیچھے آنے والا، اپنے بھائی کے ساتھ توام میں پیدا ہوئے...... موسیٰ پانی سے نکالا ہوا، دریائے نیل سے نکالا گیا...... یحییٰ عمر دراز، بوڑھے والدین کی امنگوں کا ترجمان، عیسیٰ سرخ رنگ، رنگت کے نکھار کی طرف اشارہ ہے۔(2)

ان تمام اسماء میں کسی نبی کی رفعت رسالت یا عظمت نبوت کی طرف اشارہ نہیں مگر اسم محمد جس کے معنی تعریفوں والے، فضائل والے، کمالات والے، عالی صفات والے یعنی جس کے چلنے پھرنے، کھانے پینے، نشست وبرخواست، حالات وواقعات، معاملات وتعلقات،

(1) روح المعانی، ص ٤٦٠، ج ١٠ (2) رحمة للعالمین، ص ١٤، ج ٣

رفتار وگفتار، کردار واطوار کی تعریف ہو، جو ہستی سراپا مجسمہ تعریف ہو، ولادت تا وصال جس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ قابل تعریف ہو، جس کے یار، احباب، اصحاب، خلفاء، رفقاء، ازواج، اولاد قابل تعریف ہوں، جس کا مکہ مدینہ اور غار ومزار قابل تعریف ہوں، یقیناً محمد ہی وہ ذات اسم بامسمّٰی ہے جس کی تعریف میں زمین وآسماں، دنیا جہاں، مکین ومکاں، تورات کے نشاں، انجیل کے بیاں، زبور کی زباں، آیات قرآں، حور وغلماں، ملائک یزداں، انس وجاں بلکہ خالق نبی آخر الزماں، مالک دوجہاں رب رحمان رطب اللسان نظر آئیں۔

کائنات حسن جب پھیلی تو لا محدود تھی
اور جب سمٹی تو تیرا نام بن کر رہ گئی

نام محمد ﷺ دلیل ختم نبوت:

جناب والا! اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم دلیل ختم نبوت ہے، اس لئے کہ عربی میں کسی کی تعریف وتوصیف اور مدح سرائی کے لئے جو کلمات استعمال ہوتے ہیں ان میں سب سے اعلیٰ اور حرف آخر کلمہ تعریف حمد ہے یعنی ایسی تعریف کہ اس کے بعد کوئی کلمہ تعریف نہ ہو۔ گویا محمد میں تعظیم وتکریم، ثناء وعطاء، جود وسخا کی جملہ صفات، بدرجہ کمال موجود ہوتی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ کی صفت حمید ہے۔ تعریف خداوندی میں الحمدللہ کی لام میں یہی اشارہ ہے۔ قرآن کریم کا ایک نام (فرقان حمید) ہے یعنی ایسی کتاب جو کامل اور آخری ہو آپ کا مقام رفعت وعظمت مقام محمود آخری مقام ہے، آپ کا پرچم لواء الحمد، تعریفوں والا پرچم ہے۔ امت حمادون تعریفوں والی ہے۔ یہ تمام جگہ حمد اس طرف مشیر ہے کہ یہ امت آخری ہے، پرچم آخری ہے، مقام محمود آخری نبی کا ہے، کتاب آخری نبی پر ہے محمد خاتم النّبیین ہیں(1) موید روح القدس، محبّ شاہ امم شاعر رسول سیّدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

وشق له من اسمه ليجله ، فذو العرش محمود وهذا محمد(2)

(1) مرقات المفاتيح، ص ٣١، ج ١٠، القول البديع ص ١٠٧، فتح الباری، ص ٦٨٩، خطب الرسول ص ٢٤٤ (2) سیرت انبیاء کرام، ص ٤٠٥، ج ٢، فتح الباری، ص ٦٨٨، درسی تفسیر ص ٢٩٢، تفسیر ابن کثیر ص ٥٢٤، ج ٤، تفسیر حقانی، ص ٢١٦، ج٥، سیرت کبریٰ ص ٢١٣، القول البدیع ص ١٠٧، مدارج النبوة ص ٢٢٣، ج ١

یعنی خالق لم یزل نے محبوب بے مثل کا نام اپنے نام سے تجویز کیا ہے۔ رب محمود ہے اور آقا صاحب مقام محمود ہے۔

نبی آتے رہے آخر میں نبیوں کے امام آئے
وہ دنیا میں خدا کا آخری لے کر پیغام آئے
وہ ہیں بے شک بشر لیکن تشہد میں اذانوں میں
جہاں دیکھو خدا کے نام کے بعد ان کا نام آئے

صفاتی نام اوران کے معانی:

حضرات مکرم! جیسے اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام اس کی جملہ صفات کو محیط ہے، ویسے ہی اسم محمد جملہ صفات انبیاء کو محیط ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ان گنت لاتعداد صفاتی نام ہیں، ایسے ہی محمد کے بے حد وعد مخلوق خدا میں صفاتی نام ہیں۔ خود قرآن کریم میں اسم ذاتی ''محمد، احمد'' کے علاوہ سینکڑوں آیات طیبات میں صفاتی اسماء کی طرف اشارہ ہے۔ ان میں چند بطور نمونہ ''محمد'' سب سے زیادہ تعریفوں والا، ''صابر'' صبر کرنے والا، ''احمد'' اللہ کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والا، ''طاہر'' پاک کرنے والا، ''حامد'' تعریف کرنے والا، ''عابد'' عبادت کرنے والا، ''محمود'' تعریف کیا ہوا، ''ساجد'' سجدہ کرنے والا، ''مصطفیٰ'' برگزیدہ، ''شاہد'' بہت گواہ ہے، ''مرتضیٰ'' پسندیدہ، ''بشیر'' خوشخبری دینے والا، ''مجتبیٰ'' چنا ہوا، ''نذیر'' ڈرانے والا، ''مقتدیٰ'' اقتدا کیا ہوا، ''داعی الی اللہ'' اللہ کی طرف بلانے والا، ''مختار'' پسند کیا ہوا، ''سراج منیر'' چراغ روشن، ''مقرب'' بہت قریب، ''آمر'' امر بالمعروف کرنے والا، ''معلّم'' تعلیم دینے والا، ''ناہی'' نہی عن المنکر کرنے والا، ''عالم'' ذی علم، ''راضی'' اللہ کے حکم پر راضی، ''حاکم'' حکومت کرنے والا، ''قاضی'' فیصلہ کرنے والا، ''خاتم'' مہر نبوت، ''ہادی'' راہبر، شاکر'' شکر گزار، ''تالی'' تلاوت کرنے والا، ''ذاکر'' اللہ کو یاد کرنے والا، ''قاری'' قرآن پڑھنے والا، ''مبلغ'' تبلیغ کرنے والا، ''حریص'' نیکی کا خواہاں، ''مصدق'' تصدیق کرنے والا، ''امین'' امانتدار، ''مومن'' کامل ایمان، ''لین'' نرم مزاج، ''مدثر'' لحاف اوڑھنے والا،

''مبعوث'' بھیجا ہوا، ''مزمل'' کملی اوڑھنے والا، ''معصوم'' تصور گناہ سے پاک، ''مؤید'' تائید کرنے والا، ''محفوظ'' ہر عیب سے پاک، ''مبشر'' خوشخبری دینے والا، ''منصور'' نصرت کیا ہوا، ''مرتل'' ترتیل کے ساتھ پڑھنے والا، ''مغفور'' بخشا ہوا، ''مستعذ'' اللہ کی پناہ میں آنے والا، ''مامور'' اللہ کی طرف سے امر کیا ہوا، ''رسول'' پیغامبر، ''الحق'' سچا، ''نبی'' (بلند مرتبہ) خبر دینے والا، ''النور'' روشن، ''کریم'' ذی کرم، ''برہان'' دلیل، ''شہید'' شہادت دینے والا، ''عزیز'' غالب، ''نعت'' احسانِ خداوندی، ''رؤف'' نرم دل، ''عبداللہ'' اللہ کا بندہ، ''یٰسین'' سردار۔

ان اسماء کے علاوہ دوسرے اسماء ذخیرہ احادیث میں موجود ہیں، جن سے چند نام برکت کے لئے پیش کرتا ہوں: ''حاشر'' اللہ کے در پے جمع کرنے والا، ''ماحی'' برائیوں کو مٹانے والا، ''حامی'' حق کی حمایت کرنے والا، ''عاقب'' آخر میں آنے والا۔(1)

کائنات میں حضور ﷺ کے اسماء:

علماء نے لکھا ہے کہ آقائے نامدار کا اسم گرامی تورات میں طاب طاب، انجیل میں فاروق، زبور میں عاقب، ساتوں آسمانوں میں بالترتیب احمد مجتبیٰ، مرتضیٰ، مزکی، مجیب، مظہر اور مقرب ہے۔ عرش بریں پر آپ حبیب اللہ ہیں۔ کرسی کی پیشانی پر رسول اللہ، لوح محفوظ میں صفی اللہ، شجر طوبیٰ کے پتوں پر صفوۃ اللہ، اللہ کے نزدیک عبداللہ، فرشتوں میں عبدالمجید، انبیاء کے خیال میں عبدالوہاب، شیاطین کے تصور میں عبدالقہار، جنات میں عبدالرحیم، جبال میں عبدالخالق، جنگلات میں عبدالقادر، سمندر کی لہروں میں عبدالقدوس، کیڑوں مکوڑوں میں عبدالغیاث، پرندوں میں عبدالغفار، وحشی جانوروں میں عبدالمومن اور اہل جنت میں اپ کا اسم گرامی عبدالکریم ہے۔(2)

(1) بخاری شریف ص ۵۰۱، مسلم شریف ص ۲۶۱، ج ۲، ترمذی ص ۱۱۱، ج ۲، مشکوۃ ص ۵۱۵، ج ۲، مسند احمد، ص ۳۵، ج ۵، زرقانی شرح موطا، ص ۲۷۲، ج ٤ از سیرت مصطفٰی ص ۸۹، ج ۱، فتح الباری، ص ٦۸۸، ج ٦، ترجمان السنه، ص ٤۱۰، ج ۱

(2) مدارج النبوة، ص ٤۷۵، ج ۱، القول البدیع ص ۱۱٦

اسم محمد علم ریاضی کی روشنی میں:

خوبصورت تشریح: ہندوستان کے ایک معروف ہندو شاعر کبیر اداس جس کی ''ضرب الامثال'' شہرہ آفاق کو پہنچی ہوئی ہیں(1) اس نے محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مقدس ''محمد'' پر یہ عجیب تحقیق لکھی ہے کہ کائنات کی کوئی چیز ایسی نہیں جس کی حقیقت میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم مضمر نہ ہو، چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقصود کائنات ہیں اس لئے دنیا کی ہر شے میں یہ مقصود یعنی اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے، اس کو سمجھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دنیا کی کسی شے کا نام لکھ کر علم الاعداد کے لحاظ سے اس کے اعداد جمع کریں، پھر ان کو پہلے چار سے ضرب دیں، حاصل ضرب میں دو جمع کریں پھر اس کو پانچ سے ضرب دیں، اب جو حاصل ضرب ہو اس کو بیس پر تقسیم کریں جو باقی بچے اسے نو سے ضرب دے کر دو جمع کریں۔ آقائے نامدار، مدینہ کے تاجدار، محبوب رب غفار صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عدد نکل آئیں گے۔ اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عدد یہ ہیں: م 40، ح 8، م 40، د 4 = کل : 92 ...... قاعدہ کسی عدد کو پہلے 20/5*2+4* باقی کو ×9+2 ...... یہ قاعدہ ایک مثال سے باآسانی سمجھ آ سکتا ہے۔ مثلاً آم، الف کا ایک عدد، میم کے چالیس عدد، کل 41 عدد۔ سب سے پہلے اسے چار سے ضرب دیں گے۔

حضرات محترم! اس قاعدہ پر میرا ابھی اپنا ایک ذوق اور خوبصورت تخیل ہے، جسے شامل کر دیا جائے تو یقیناً میری اخروی نجات کا ذریعہ ہوگا۔ وہ یہ ہے کہ پہلے چار سے اس لئے ضرب دی کہ مسلمانوں کا ایمان ہے کہ خلافت راشدہ علیٰ منہاج نبوت، حق چار یار ہیں، اس لئے یہ نعرہ مشہور ہے خلافت راشدہ حق چار یار پھر اس میں دو اس لئے جمع کریں کہ ان چار یاروں کے بعد دو جلیل القدر ہستیاں مسند خلافت پر آئیں اور ان کی خلافت اس خلافت راشدہ کا تکملہ یا نمونہ تھی اور وہ دونوں ہستیاں صحابی رسول ہیں یعنی سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، پھر پانچ سے ضرب اس لئے دیں گے کہ ہم خارجی نہیں، خاندان

(1) ہندو کا نام بابا گورنانك بانی سکھ دھرم نے اپنی کتاب گرنتھ میں یہ تحقیق کی ہے۔ پیغمبر رحمت ص ۲۵۷، اسم محمد ص ۷۸، از مولانا عبدالمالك

نبوتؐ یا اہل بیت رسولؐ کا انکار کریں، ہم پنج تن کے قائل ہیں، اب بیس پر تقسیم اس لئے کریں گے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد خلافت تیس سال ہوگی اور خلافت صحابہ پچاس سال رہی۔ ان میں تیس سال خلافت راشدہ علیٰ منہاج النبوۃ اور باقی بیس سال خلافت حسن و معاویہ رضی اللہ عنہما تاکہ فرق واضح رہے۔ اس حساب میں ہمیشہ باقی دس ہی بچتے ہیں اور یہ دس وہ اولوالعزم شخصیات ہیں جنہیں اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لے کر جنت کا ٹکٹ عطا کیا اور وہ یہ ہیں:

(۱) ابوبکر صدیق	(۲) عمر فاروق	(۳) عثمان غنی
(۴) علی المرتضیٰ	(۵) طلحہ الخیر	(۶) سعید
(۷) سعد	(۸) ابوعبیدہ ابن الجراح	(۹) عبدالرحمٰن بن عوف
(۱۰) زبیر بن عوام		

اس دس کے عدد کو پھر نو سے اس لئے ضرب دیں گے کہ نو بڑا عدد ہے، مفرد اعداد میں آخری عدد ہے۔ نو ہی تاریخ ولادت رسول ہے، نو عدد میں یہ خوبی ہے کہ اسے کسی عدد سے ضرب دیں نتیجہ میں نو ہی رہتا ہے۔ تقسیم نہیں ہوتا۔ نو کا عدد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے اسم گرامی میں بھی جاری ہوتا ہے۔ مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک تریسٹھ سال **(1)**، 63 یہ چھ اور تین مجموعہ 9 ہے۔ سیّدنا صدیق رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک 63 سال **(2)**، مجموعہ 9 ہے۔ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک 63 سال **(3)**، مجموعہ 9 ہے۔ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک اکاسی سال مکمل کر کے بیاسیویں سال میں تھے، تو 81 کا مجموعہ، ایک اور آٹھ 9 ہے۔ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک 63 سال **(4)** مجموعہ 9 ہے۔ 9 کے عدد سے ضرب دینے کے بعد پھر دو مزید جمع کریں گے اس لئے کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ روضہ اطہر میں اکیلے رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

(1) مشکوۃ شریف، ص ۵۲۱، ج ۲، عن انسؓ، خصائل نبوی، ص ۴۵۳، بخاری ص ۵۰۱، ج ۱

(2) اثمار اتکمیل، ص ۱۳، ج ۱، مسلم، ص ۲۶۰،، ج ۲

(3) اثمار التکمیل ص ۱۲۹، مسلم ص ۲۶۰، ج ۲، مسند امام اعظم ص ۱۷۸

(4) اثمار التکمیل، ص ۱۲۷، ج ۱

ہی نہیں سورہے بلکہ شیخین کریمین وزیرین مشیرین سیّدنا صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما بھی سورہے ہیں۔ الغرض اسم مقدس ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' کے اعجازات کمالات جتنے بیان ہوں کم ہیں۔ انسانی سوچ اس کا احاطہ نہیں کرسکتی۔

مقصود کائنات محمد ﷺ کی ذات ہے:

حضرات محترم! اسم محمد کے ساتھ صفت رسالت اس پر دلالت کرتی ہے کہ یہ صفت آپ کی اکمل اور اتم ہے۔ تمام انبیاء سابقین ورسل میں رسالت نبوت عکس وپرتو ہے نبوت و رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا، ان کی نبوتیں اور رسالتیں علاقائی اور آقا کی نبوت ورسالت بین الاقوامی ہے۔ یا یوں کہئے کہ انبیاء سابقین نجوم نبوت ہیں اور آپ آفتاب رسالت، انبیاء سابقین مثل آنکھ، کان، ناک، ہاتھ، پاؤں کے انسانی اعضاء میں......اور آقا کی مثال دل ودماغ کی سی ہے۔ دل ودماغ کے بغیر تمام اعضاء جسمانی ناقص ہوتے ہیں، دل ودماغ حاضر ہوتو ہر ایک اپنا کام مکمل کرتے ہیں گویا مقصود کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی۔ اس لئے سب کو بھیجا گیا۔ جناب والا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نکات وکمالات، محاسن وخصوصیات تو اس قدر ہیں کہ جو کچھ کہا گیا ہے یہ ابجد کی الف بھی نہیں مگر مضمون کی طوالت کے باعث اسی پر ختم کرتا ہوں۔

لَا يُمْكِن الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقَّه
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

بقول امین گیلانی ؎

سب نبی اچھے خلیل اچھا کلیم اچھا — لیکن ان سب سے وہ مکے کا یتیم اچھا
لب کو لب چومتا ہے جب کوئی نام لے اس کا — نام میں اس کے یہ دو مرتبہ میم اچھا
سب رسولوں میں جو برتر ہیں رسولِ عربی — سب صحیفوں میں بھی قرآن حکیم اچھا

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

اَلْقَصِيْدَةُ فِىْ مَدْحِ النَّبِيِّ الْمُخْتَار ﷺ

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نور اللہ مرقدہٗ

حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نور اللہ مرقدہٗ نے ۱۳۶۲ھ میں فریضہ حج ادا کرنے کے بعد مکۃ المکرّمہ سے مدینہ منورہ دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری اور روضہ انور کے روح پرور مناظر کی زیارت کیلئے سفر کا آغاز فرمایا تو دورانِ سفر فرط محبت میں عقیدت ومحبت کا اظہار فرماتے ہوئے عشق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہوکر درج ذیل قصیدہ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں فی البدیہ پیش فرمایا۔

وجهه منور كالبدر فى الدجٰى
آپ ؐ کا رُخ انور ایسا روشن ہے جیسے رات کے اندھیروں میں چودھویں کا چاند
وخده منور كالشمس فى الضحٰى
اور آپ ؐ کے رخسار مبارک ایسے منور ہیں جیسے دوپہر کے وقت سورج
قوله حق للناس لازم الاقتداء
حضور ؐ کا فرمان حق ہے، ہر انسان پر آپ ؐ کی اقتداء واجب ہے
وفعله برهان للناس للاهتداء
اور آپ ؐ کا فعل لوگوں کے واسطے دلیل ہے، ہدایت حاصل کرنے والوں کیلئے
منكر حديثه منكر القرآن بلا امتراء
بلا شک و شبہ آپ ؐ کی حدیث کا منکر قرآن کا منکر ہے

جاھد فعلہ محروم عن الصدق والصفا

آپؐ کی سنت سے انکار کرنے والا صدق و صفا سے محروم ہے

ھو شافع و مشفع فی یوم الجزاء

قیامت کے دن آپؐ شفاعت کریں گے اور آپؐ کی شفاعت قبول کی جائے گی

ھو صاحب عدل معدن جود و سخا

آپؐ صاحب عدل ہیں اور جود و سخا کی کان ہیں

ھو خطیب و قریب صاحب لواء

آپؐ واعظ اور مومنین کے ساتھ قرب رکھنے والے اور لواء کے مالک ہیں

ھو مخزن علوم و منبع فیوض و عطاء

آپؐ علوم کا خزانہ ہیں اور فیض و عطا کا منبع ہیں

ھو رؤف و رحیم جمیل الحیاء

آپؐ بڑے مہربان اور بڑے رحم کرنے والے، نہایت شرم والے ہیں

ھو ھاد وداع الی الرب دائمًا

آپؐ ہمیشہ رب تعالیٰ کی طرف بلانے والے اور اللہ کے ساتھ ملانے والے ہیں

مسجدہ افضل مساجد الانبیاء

آپؐ کی مسجد تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مسجدوں سے افضل ہے

وقبرہ افضل قبور الانبیاء

آپؐ کا روضہ مبارک تمام مقبولان خداوندی کے قبور سے برتر و بہتر ہے

ما ان لہ نظیر فی الارض والسمآء

آپؐ کی نظیر آسمان اور زمین میں کوئی نہیں ہے

وما ان لہ شریک فی العلم والتقٰی

اور نہ ہی علم اور تقویٰ میں آپ کا کوئی برابر ہے

ھو رحمۃ للعالمین و خاتم الانبیاء

آپؐ تمام عالم کیلئے رحمت ہیں اور خاتم النّبیین ہیں

ھو شفیع للمذنبین و افضل الانبیاء

آپؐ گناہگاروں کیلئے شفیع ہیں اور تمام انبیاء سے افضل ہیں

دینہ افضل و ذکرہ ارفع فی السماء

آپؐ کا دین سب دینوں سے افضل ہے اور آپؐ کا ذکر آسمانوں میں ہر ذکر سے عالی ہے

علمہ اکثر وشانہ اعلٰی فی الھدیٰ

آپؐ کا علم بہت ہے اور آپ کی شان ہدایت بہت بلند ہے

ھو حی فی قبرہ کحیاۃ الانبیآء

آپؐ اپنی قبر میں زندہ ہیں جیسا کہ دیگر انبیاء زندہ ہیں

وحرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء

اور زمین پر حرام ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے جسدوں کو کھا لے

حیاتھم اعلٰی واکمل من الشھداء

انبیاء علیہم السلام کی حیات شہداء کی حیات سے اعلیٰ و اکمل ہے

وشانھم ارفع فی الارض والسمآء

اور انبیاء علیہم السلام کی شان آسمان اور زمین میں نہایت اونچی ہے

کمالات جسم محمد ﷺ

خطبہ:

نحمدہٗ و نصلّی علی رسولہ الکریم ...... اما بعد!

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم.

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم.

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم(1)

رسول مجتبٰی کہیئے محمد مصطفٰی کہیئے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہیئے
شریعت کا ہے یہ اصرار ختم الانبیاء کہیئے
محبت کا تقاضا ہے محبوب خدا کہیئے
جبین و رخ محمد کے تجلی ہی تجلی ہیں
جسے شمس الضحٰی کہیئے جسے بدرالدجٰی کہیئے
جب ان کا ذکر ہودنیا سرپا گوش بن جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صلِ علٰی کہیئے

خدانے اپنا محبوب خود سنوارا:

جناب والا۔صدر، ذی قدر، سامعین مکرم۔السلام علیکم و رحمۃ اللہ......اس گفتگو کا عنوان، کمالات جسم محبوب ہے۔محبوب کبریاء کے ''کمالات اسم'' کے عنوان پر پہلے بات ہوچکی ہے۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک اصل چیز کردار و سیرت ہے۔ہمارے آقا کی سیرت

(1) سورۃ التین آیت نمبر ٤ پ ٣٠ ع ١

قرآن کریم ہے۔جیسے محبوب کی سیرت میں کمال ہے ایسے ہی صورت میں جمال ہے۔بقول امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو خود سجا کر چلنا پھرنا سکھایا ہے۔

میرے اکابر کا عقیدہ:

ایک مسلمان کی حیثیت سے یہ عقیدہ ہے کہ زمین و آسمان کے چودہ طبق کاغذ بنیں۔تمام سمندر سیاہی بنیں۔تمام درخت قلمیں بنیں۔ملائک ربانی لکھنے کیلئے مامور ہوں تو حقیقت یہ ہے کہ کاغذ ختم ہوجائیں گے......سمندر خشک ہوجائیں گے۔قلمیں ٹوٹ جائیں گی لکھنے والے تھک جائیں گے مگر محبوب کبریا کے زلف کے ایک بال کا شان ختم نہیں ہوسکتا۔

حسن محبوب ﷺ، صدیق رضی اللہ عنہ کی نظر میں:

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زندگی کی پسندیدہ خواہش یہ تھی کہ میری دید ہو اور محبوب کا دیدار کرتا رہوں(1)۔حسن یار کے جلوے دیکھتا رہوں۔سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حسن محبوب کو دیکھ کر کہا کہ ایسے لگتا ہے کہ سورج آپ کی پیشانی پر چلتا ہے(2)۔سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جبین نبوت پر پسینہ اطہر کی بوندیں موتی سے زیادہ چمک دار نظر آتیں۔

حسن محبوب ﷺ حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی نظر میں:

پروردہ ختم الرسل سیدنا حیدر کرار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چہرہ اطہر میں جلال اتنا تھا کہ جو دیکھتا مرعوب ہوجاتا۔جمال اتنا کہ جس کی نظر پڑتی وہ شیدا ہوجاتا(3)۔

(1) منبہات ابن حجر ص ٢٢

(2) کان الشمس تجری فی وجھہٖ، مشکوٰۃ شریف ص ٥١٨ ج ٢، ترجمان السنۃ ص ٦١١ ج ٣، تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی ص ٣٠٦ ج ٤

(3) من راہ بدیھۃ ھابہ ومن خالطہ معرفۃ احبّہ، خصائل نبوی ص ٩، ترجمان السنہ ص ٦١٢، مشکوٰۃ ص میں الفاظ یوں ھیں قد القیت علیہ المھابۃ علینا

حسن محبوب ﷺ سیدہ عائشہؓ کی نظر میں:

حسن محبوب کی عکاسی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یوں کی ہے:

كان الشمس تجرى فى وجهه.

اورفرمایا

لنا شمس و للافاق شمس ...... وشمسی خير من شمس السماء ...... فشمس الناس تطلع بعد فجر ...... وشمسی تطلع بعدالعشاء.

حسن محبوب ﷺ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی نظر میں:

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حسن محبوب کو دیکھا تو کہہ اٹھے

واحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النساءُ
خُلقتَ مبراء من كل عيب
کانک قد خلقت کما تشاء (1)

ترجمہ: میرے محبوب آپ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے نہیں دیکھا اور آپ سے زیادہ جمیل کسی ماں نے نہیں جنا۔ آپ کو خالق عالم نے ہر عیب سے یوں پاک پیدا کیا ہے جیسے کہ آپ اپنی مرضی کے مطابق پیدا کئے گئے۔

حسن محبوب ﷺ جبرئیل کی نظر میں:

جبرائیل امین کی شب اسرا میں محبوب سے ملاقات اور گفتگو کو کسی عاشق نے یوں نقل کیا ہے:

معراج میں جبرئیل سے تھے پوچھتے شاہ امم
تم نے تو دیکھا ہے جہاں بتلاؤ تو کیسے ہیں ہم

(1) سیرت مصطفی ص ۴۸۹ ج۳ سیرت انبیاء کرام ص ۴۰۶ ج۲ بحوالہ دیوان حسان بن ثابت ص ۱۰۔

کہنے لگے روح الامین اے مہہ جبیں حق کی قسم
آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدام لیکن تو چیز دیگری
اللہ کے محبوب سے کس کو مجال ہمسری
حق نے کی ہے عطا سب سروروں کی سروری
آپ پر ہے ختم سب پیغمبر وں کی پیغمبری
تو از پری چابک تری و زبرگ گل نازک تری
ہر چند و صفت مینکم حق عجائب دلبری

حسن محبوب ﷺ جابر رضی اللہ عنہ کی نظر میں:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رات کو چہرہ محبوب کو اور رخ چاند کو دیکھ کر یوں موازنہ کیا **(1)**۔ بقول شاعر

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے
چاند کے چہرے پہ چھائیاں مدنی کا چہرہ صاف ہے

حسن محبوب ﷺ میرے اکابر کی نظر میں:

حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ نے فرمایا

ایذا کے عوض دیتے دعا سنگدلوں کو
دل نرم تھے کیا سرور خو خوئے مدینہ
مکے میں ہوں پر ہے ہوس کوئے مدینہ
دے ہے رخ کعبہ خبر روئے مدینہ
گرچہ ہیں بہت شہر، جہاں میں خوش و دلچسپ
لیکن ہے عجب دلبر و دل جوئے مدینہ

(1) عن جابر بن سمره رأيت رسول الله ﷺ فى ليلة الاضحيان وعليه حُلّة حمراء فجعلت انظراليه والى القمر فلهو عندى واحسن من القمر (خصائل نبوی ص ۱۳)

قاسم العلوم والخیرات حضرت نانوتویؒ نے فرمایا:

جمال کے تیرے کب پہنچے حسن یوسف کا
وہ دلربائے زلیخا تو شاہد ستار**(1)**

شیخ الہندؒ نے فرمایا

تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں
میں نے مانا کہ ضرور رہتے ہیں
میرے دل کا طواف کر اے جنت
میرے دل میں تو حضور رہتے ہیں**(2)**

حضرت مدنیؒ روضہ اطہر کے سامنے فرماتے ہیں:

زن و فرزند میں خو د بھی　　　دل و جاں بھی سبھی تجھ پر
تصدق یا رسول اللہ　　　تو ہی محبوب یگانہ ہے

علامہ انور صابریؒ نے فرمایا:

سیرت یزداں صورت آدم صلی اللہ علیہ وسلم
حسن مکمل عشق مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
شاہ مدینہ، مالک بطحیٰ، نازش دنیا زیست عقبیٰ
کون و مکان کے صدر مکرم صلی اللہ علیہ وسلم

مفتی جمیل احمد تھانویؒ نے فرمایا:

دوش پہ کمبل گھر میں فاقے، نذر وسخا جو آئے خزانے
کیسے فقر و شاہی باہم صلی اللہ علیہ وسلم
نور نبوت قبل از آدم سارے نبیوں کے پھر خاتم
سب کے آخر، سب سے مقدم صلی اللہ علیہ وسلم

---

(1) نعت مصطفی ص۲۲　　**(2)** عشق رسول ص۱۶۱

مولانا مناظر حسینؒ نے فرمایا:

صورت زیبا مظہر یزداں، سیرت اقدس، مصحف قرآن
چلتا پھرتا دین مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
اصل شریعت، کان طریقت، معدن عرفاں، کنز حقیقت
ہادی اکمل، مرشد اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا سید نفیس الحسینی نے فرمایا:

دنیا سیپ، محمد موتی صلی اللہ علیہ وسلم
اس بن دنیا کیسی ہوتی صلی اللہ علیہ وسلم
گر نہ ہوتا آمنہ جایا، خلقت کا غم کھانے والا
خلقت میٹھی نیند نہ سوتی صلی اللہ علیہ وسلم

امیر شریعت وجد میں آ کر یوں فرماتے:

رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ ایسا دوسرا آئینہ
نہ کسی کی بزم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں

ابن امیر شریعت سید عطاء المنعم نے فرمایا:

حقیقت میں وہ لطف بندگی پایا نہیں کرتے
جو یاد مصطفیٰ سے دل کو گرمایا نہیں کرتے
موحد جو ہیں وہ غیر اللہ کے آگے نہیں جھکتے
وہ پیشانی پہ داغ شرک لگوایا نہیں کرتے

قاضی احسان احمد شجاع آبادی وجد میں آ کر کہتے ہیں

آقا! تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

خطیب العصر حضرت دین پوری فرمایا کرتے تھے:

نہ جب تھا نہ اب ہے نہ ہوگا میسر
شریک خدا اور جواب محمد

خطیب اسلام مولانا محمد اجمل خان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح یاد کرتے ہیں:

یہ جلوہ حق سبحان اللہ یہ نور ہدایت کیا کہنا
جبریل بھی شیداء ان کے ہیں یہ شان نبوت کیا کہنا
جس دل میں ہو پرتوے کرسی و عرش اس دل کی بلندی صلِ علیٰ
اور جس سینے میں قرآن اترا ہو اس سینے کی عظمت کیا کہنا

مولانا جمیل الرحمٰن اختر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اشعار بہت پسند ہیں:

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِی التُّرَابِ اَعْظَمُہٗ
فَطَابَ مِنْ طِیْبِہِنَّ الْقَاءُ وَالْاٰکُمُ
نَفْسِ الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ
فِیْہِ الْعَفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ (1)

حسن محبوب کے جلوے دیکھ کر راقم الحروف کو یہ شعر بہت پسند آیا

رنگ خوشبو صبا چاند تارے کرن پھول شبنم شفق آبجو چاندنی
تیری دلکش جوانی کی تکمیل میں حسن فطرت کی ہر شے کام آئی

قد مبارک:

عظیم المرتبت محبوب خدا کا قد مبارک میانہ، پر اعتدال، تمام اعضاء جسمانی معتدل تھے۔ طول و عرض اور موٹائی میں نہایت موزوں۔ معجزہ تھا کہ ہر طویل القامت سے قد مبارک

(1) وفاء ص ۱۸۵ ج ٤، شفاء السقام ص۸۷، الصارم ص ۳۲۱، تفسیر ابن کثیر ص ۵۲ ج ۱، الایضاح ص٤۵٤ از علامہ نوویؒ، المتقسط فی المنسك المتوسط ص ۱۲۵ از ملاعلی قاریؒ، بحوالہ تسکین الاتقیا فی زیارة خاتم الانبیاء ص۳۸۸ از مولانا محمود عالم صفدر۔

بلند معلوم ہوتا اگر کسی مجلس میں آقا تشریف فرما ہوتے تو سر بلند نظر آتے (1)۔

بقول محبّ صادق ؎

حلیہ مبارک کیسے بیاں ہو
اس کی کسی میں تاب کہاں ہو
گنگ یہاں پر کیوں نہ زبان ہو
ہیں وہ سراپا نور مجسم
صل اللہ علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سر مبارک (2):

جناب والا! محبوب کل، ختم رسل کا سر مبارک عقل کے بادشاہ کی بارگاہ ہے۔ شہنشاہ خرد آگہی کی عدالت ہے، آپ کی گیسوئے مبارک گردن پاک پر سایہ فگن رہتے۔ زلفیں نہ لمبی نہ چھوٹی کبھی تو کانوں کی لو تک پہنچ جاتیں اور کبھی کندھوں کو چھوتی (3)۔ سر مبارک پر قدرتی مانگ نکلی رہتی (4)۔

مر کر کسی کی زلف پہ معلوم ہو تجھے
فرقت کی رات کٹتی ہے کس پیچ و تاب میں

چہرہ انور:

چہرہ اطہر روشن، چمکدار کہ چاند بھی شرمندہ۔ گورے رنگ میں کچھ سرخی تھی جس سے کمال درجہ ملاحت پیدا ہوتی۔ مبارک رخسار شفاف و ہموار (5)۔

(1) براءؓ کان رسول اللہ ؐ رجلا موبو، بخاری، ص۵۰۳، ج ۱، انسؓ کان رسول اللہ ؐ ربعة ولیس بالطویل ولا بالقصیر (مسند احمد، ص ۳۰۹، ج ۵، بخاری ص۵۰۳، ج ۱)، ، ہند بن ابی ہالہؓ، اطول من المربوع واقصرمن المشذب، بعض اصحاب، معتدل الخلق،

(2) ہند بن ابی ہالہؓ، ضخم الرأس، عظیم الہامة (3) حضرت انس۔ کان شعر رسول اللہ ؐ الیٰ نصف اُذُنیہ، حضرت براء، کانت جمّة تضرب شحمة اُذُنیہ دوسری روایت لہ شعر یضرب منکبیہ

(4) ہند بن ابی ہالہ، کان رسول اللہ ؐ رجل الشعران انفرفت عقیقة فرقہا والا فلا۔

(5) حضرت جابر، لہو احسن عندی من القمر، حضرت عائشہ، کان رسول اللہ ابحیٰ، لیس بالابیض الامہق ولا بالادمِ، سہل الخدین از ہندبن ابی ہالہؓ، حضرت کعب بن مالکؓ اذ سراستنار وجہہ، حتی کانہٗ قطعہ قمر، حضرت ربیع بنت معوذ لورأیتہٗ لقلت الشمس طالعة

ماہ منور، مہر درخشاں جس پرصدقے یوسف کنعاں
جس پر قربان موسیٰ عمراں، جن پر واری عیسیٰ مریم
صل اللہ علی محمد، صلی اللہ علیہ وسلم

پیشانی وآنکھیں:

پیشانی مبارک کشادہ، ابروخم دار، اورگنجان دونوں کے درمیان ایک حسین جگہ جو عالم جلالت میں ابھر جاتی۔ محسن اعظم کی آنکھیں مبارک بڑی۔ خوش رنگ، پرجلال، پتلی نہایت سیاہ، سفیدی میں سرخ ڈورے، پلکیں دراز، آپ کے حسن سے نگاہ سیر نہ ہوتی تھی(1) سچ ہے۔

خمار آلودہ آنکھوں پر ہزاروں مے کدے قربان
وہ صنم ہے پیے ہی دن رات مخمور رہتا ہے

ناک مبارک:

سرور عالم کی ناک مبارک میں ایک چمک اور نور تھا جس کی وجہ سے بلند معلوم ہوتی تھی(2)

ہر جلوہ پر ضیاء رخ انور کا نور ہے
شانوں میں کیا بلند یہ شان حضور ہے

دندان مبارک:

رحمت للعالمین کا دھن مبارک موزونیت کے ساتھ فراخ، دندان مبارک باریک اور آبدار سامنے کے دانتوں یں ذرا فصل تھا جس سے تکلم کے وقت ایک نور نکلتا تھا۔(3)

(1) پیشانی، حضرت حسنؓ واسع الجبین آنکھ مبارك۔ حضرت علی۔ ادعج العینین۔ حضرت جابر۔ اشکل العینین۔ پلکیں حضرت علی۔ اھدب الاشفار۔ ابرومبارك۔ حضرت ھند ابی ھالة ازج الحواجب سوابغ من غیر قرن بینھما عرق یدرہ الغضب

(2) ھندبن ابی ھالہ : اقنی العرنین له نور یعلوہ یحسبه لم یتا مله اشم

(3) مفلج الاسنان، حضر ت ابن عباسؓ، کان رسول اللہ ﷺ افلج ثنیتین، اذاتکلم رأی کاالنور یخرج من بین ثنایاہ

حیا سے سر جھکا لینا، ادا سے مسکرا دینا
حسینوں کو بھی کتنا سہل ہے، بجلی گرا دینا

ریش مبارک:

رحمت عالم کی ریش (داڑھی) مبارک بھرپور اور گنجان بالوں والی تھی۔ حسین چہرہ پر سیاہ ریش مبارک بدلی میں چاند کا سا منظر حسن کو دوبالا کرتا۔ چند گنتی کے بال مبارک سفید تھے......آپ کنگھا فرماتے اور اس کے حسن کا خاص خیال رکھتے(1)۔

شوق افزوں مانع عرض تمنا رعب حسن
بارہا دل سے اٹھائے ایسی لذت کے مزے

گردن مبارک:

گردن مبارک ایسی پتلی اور خوبصورت جیسے تصویر کی گردن تراشی ہو صفائی اور چمک میں چاندی کی کیا مجال(2)۔

دونوں شانوں کے درمیان بیضہ کی شکل میں مہر ختم نبوت تھی(3)۔

رخ تو مطلع مہر مبین ہے — لالہ و گل ہیں یا یہ جبیں ہے
آپ سا مہر و کوئی نہیں — آپ ہیں ایسے سرور عالم
بدر ہے یا وہ وجہہ الانور — گل ہے یا وہ جبین الازہر
کیا شے ہے وہ جسم معطر — مشک ہے یا وہ زلف برہم

(1) ھند بن ابی ھالہ کان رسول اللہ ﷺ کث اللحیة، کان لحیته رسول اللہ یملاء صدرہ داڑھی میں سفید بالوں کی تعداد حضرت انس۔ ماعددت فی رأس رسول اللہؐ ولحیته الا اربع عشرة شعرة بیضاء بخاری ص ۵۰۲ ج۱، ابن عمرؓ: انما کان شیب رسول اللہؐ نحواً من عشرین شعرة بیضآء

(2) حضرت حسن کی روایت کان عنقه جید دمية فی صفاء الفضّة

(3) حضرت جابر غدّة حمرآء مثل بیضة الحمامة

سینہ مبارک:

جناب عالی! ......سینہ انور قدسی کا خزینہ تھا۔ وسیع وعریض دکھائی دیتا **(1)**۔ پیٹ مبارک سینہ مبارک سے ملا ہو۔ موزوں اور سینہ اطہر سے ناف مبارک تک ایک نمایاں خط جاتا تھا ایسا معلوم ہوتا کہ سنبل کی لکیر کافور کے تخت پر کھینچ دی گئی ہے **(2)**۔
سینہ وشکم کا بقیہ حصہ بالوں سے صاف **(3)**...... ہتھیلی مبارک نرم کہ حریر وریشم شرمندہ **(4)** ......قدم مبارک عرش بریں کو چھونے والے...... پسینہ مبارک خوشبودار **(5)**، بقول عاشق۔

نگاہ نبوت سے انقلاب:

جناب والا! محبوب کبریا کے حسن وجمال کو جس انداز سے بیان کیا جائے اور جس قدر بیان کیا جائے حق ادا نہیں ہوسکتا۔ جسم اطہر کے اس حسن ظاہری کے ساتھ کمالات پر نظر ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے آنکھیں وہ نگاہ انقلاب ہیں کہ جس طرف اٹھی ہیں یکسر کایا پلٹ گئی۔ یہ نگاہ ناز کہ اک ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اٹھی تو صدیق بنے **(6)**۔ عمر رضی اللہ عنہ قاتل سے عادل بنے۔ عثمان رضی اللہ عنہ تاجر سے باحیا بنے **(7)**۔ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بچے تھے **اشجع العرب** بنے **(8)**......سلمان فارسی رضی اللہ عنہ خاندان نبوت کے فرد بنے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حافظ الحدیث بنے......ابن مسعود رضی اللہ عنہ فقیہ امت بنے۔ بلال رضی اللہ عنہ مسجد نبوی

---

(1) كان رسول الله ﷺ وسيع الصدر
(2) هند بن ابى هالة :المتجرد موصول مابين اللّبّة والسّرّة بشعر يجرى كاالخط
(3) هند بن ابى هالةؓ: عرى الثديين والبطن ممّا سوىٰ ذالك
(4) حضرت انسؓ : مامسست حريراً ولا ديباجاً الين من كف رسول اللهؐ بخارى ص ٥٠٣ ج١ ،مسند احمد ص ٥٤٦ ج٣
(5) حضرت انس: ولا شم مت رائحة قط مسكا ولا عنبراً اطيب من رائحة ومن عرق رسول اللهﷺ، بخارى ص ٥٠٣ ج١ ،مسند احمد ص ٥٤٦ ج٣۔
(6) والذى جاء بالصدق،وصدق به ميں حضرت ابو بكر مراد هيں مجمع البيان ص ٤٩٨
(7) استدلال الا استحى من رجل تسحى منه الملائكه مسلم ص ٢٧٧ ج٢
(8) خلفاء راشدين از علامه خالد محمود ص ٥٩٢ ج١

کے موذن بنے۔ حنظلہ رضی اللہ عنہ غسیل الملائکہ بنے **(1)**۔ حمزہ رضی اللہ عنہ اسد اللہ واسد الرسول سید الشہداء بنے **(2)**۔ چور چوکیدار بنے۔ رہزن راہبر بنے۔ اجڑے بسنے لگے۔ بگڑے بننے لگے۔ بچھڑے ملنے لگے۔

زبان نبوت کی تاثیر:

اگر محبوب خدا کی زبان مبارک کی تاثیر پر تقدیر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ اس مقدس زبان سے جو جملے نکلے وہ کلام خدا ہے یا حدیث مصطفیٰ ہے اس مبارک زبان کے لعاب مقدس پر غور کرو تو یہ وہی لعاب ہے جو صدیق کی ایڑی پر لگا تو شفا ملی۔ حیدر کی آنکھ پر لگا تو درد کافور ہوا **(3)**۔

نظر کی جولانیاں نہ پوچھ
نظر حقیقت میں وہ نظر ہے
اٹھے تو بجلی پناہ مانگے
گرے تو خانہ خراب ہو جائے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست میں یہ اعجاز دیکھا کہ یہ ہاتھ وہ ہے جس کے اشارہ پر چاند ٹکڑے ہوا ہے **(4)** آسمان پر بادل جمع ہوئے ہیں اس ہاتھ کی انگلی سے آسمان چھٹے **(5)** اسی ہاتھ نے اشارہ کیا تو درخت قدموں میں آئے **(6)** جابر کی کھجوروں میں برکت ہوئی **(7)** ام معبد کی بکری دودھ سے بھر گئی **(8)** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اماں کے

---

(1) خصائص كبرىٰ ص ٤١٦ ج١ ،روض الانف ص ١٣٣ ج٢ ،فتح الجوادص ١٧٧ ج١
(2) عمدة القارى ص ١٥٨ ج١٧ ،فتح البارى ص ٢٨٢ ج٧ ،مستدرك ص١٩٧ ج٣ ،فتح الجواد ص ١٩٤ ج١ ،تفسير عزيزى ص ٦٠ پ٢٩ ،زرقانى ص٥١ ج٢
(3) بخارى ص ٥٢٥ ج١، ترجمان السنه ص ٢٣٦ ج٤،
(4) سيرت حلبيه ص ٣٠٤ ج١ نصف آخر، مسند احمد ص ٦٢٣ ج١، عمدة القارى ص١١ ج١٧
(5) ترجمان السنة ص ٢٤٢ ج٤
(6) بخارى ص ٥٠٦ ج١ ،مشكوٰة ص ٥٣٧ ج٢، ترجمان السنة ص ٢٠٠ ج٤
(7) ترجمان السنه ص ١٥٠ ج٤، البدايه والنهايه ص١٩٢ ج٢، مجمع الزوائد ص ٣١٣ ج٨
(8) مشكوٰة ص ٥٣٥ ج٢، ترجمان السنة ص ٢٥٨ ج٤۔

لئے یہ ہاتھ اٹھے تو مسلمہ بنی**(1)** اگر یہی ہاتھ کعبہ کی چوکھٹ پر رکھ کر محبوب خدا نے مانگا تو عمر کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کرتے ہیں**(2)** (سبحان اللہ)

پاؤں مبارک کی برکت:

پاؤں مبارک پر نظر کریں تو یہ وہ بابرکت قدم ہیں جو مکۃ المکرّمہ میں آئے تو مکہ بتوں سے پاک ہوا**(3)** یثرب میں قدم لگے تو مدینہ منورہ ہوا۔ بیت المقدس پر قدم رکھے تو امام الانبیاء بنے**(4)** اگر عرش بریں پر پہنچے تو آمد پر عرش بھی نازاں ہوا۔ سچ ہے

حسن مجسم لطف سراپا صلی اللہ علیہ وسلم
دونوں جہاں میں کون ہے ان سا صلی اللہ علیہ وسلم
مرتبہ ان کا اللہ اللہ، شاہد ہے ان کی شب اسریٰ
زیر قدم ہے عرش معلّٰی صلی اللہ علیہ وسلم
ان کا تکلم جان بلاغت، نطق ہے ان کا کام فصاحت
ہر ہر لفظ لو لوئے لالہ صلی اللہ علیہ وسلم

ادائے رسول ہی شریعتی اصول ہیں:

سامعین محترم! میرے محبوب نبی کے جسمی کمالات کا احاطہ نہیں کہ بولیں تو قرآن بنے۔ دیکھیں تو انقلاب آئے۔ اشارہ کریں تو دین بنے۔ چلیں تو شریعت بنے۔ براق پر سوار ہوں تو معراج ہو۔ صدیق رضی اللہ عنہ کے کندھے پر بیٹھ جائیں تو ہجرت ہو۔ زلفیں کھولیں تو رات بنے۔ چہرہ ظاہر کریں تو دن کو روشنی ملے۔ جلال ہو تو آسمان کو رفعت ملے۔ سبزے کو لہک ملے۔ بادلوں کو دھمک ملے۔ زندگی کو ہمک ملے۔ لہروں کو لچک ملے۔ اللہ اللہ کس دیوانے کو چھیڑ دیا۔

---

(1) مشکوٰۃ ص ۵۵۷ ج۲، ترجمان السنۃ ص ۲۵۷ ج٤
(2) فتح الباری ص ۱۳ ج۸ عن ابن عمرؓ
(3) بخاری ص ۵۰٦ ج۱، ترجمان السنۃ ص ۲٤۹ ج٤ عن انسؓ، مشکوٰۃ ص ۵۳٦
(4) سیرت حلبیہ ص ٤۸۷ ج۱ نصف آخر۔

کس دیوانے کو چھیڑ دیا:

تذکرہ محبوب کیا کرسکتا ہوں۔ محبوب کے حسن و جمال کا مقام پوچھنا ہے تو خدا کے قرآن سے پوچھو۔ تورات انجیل کے بیان سے پوچھو۔ زبور صحائف ابراہیمی کے عنوان سے پوچھو۔ خود رب رحمان سے پوچھو۔ ابوبکر صدیق کی وفاداری سے پوچھو۔ عمر کی دلداری سے پوچھو۔ عثمان کی حیاداری سے پوچھو۔ علی کی کراری سے پوچھو۔ حمزہ کی جانثاری سے پوچھو۔ حسنین کی حب داری سے پوچھو۔ عائشہ صدیقہ کی پاسداری سے پوچھو۔ خدیجہ کی خدمت گزاری سے پوچھو۔ (سبحان اللہ)

محبوب کے حسن و جمال کا منظر بدر و احد کے پہاڑوں سے پوچھو۔ حنین و تبوک کے میدانوں سے پوچھو۔ بلکہ عرش معلّٰی کی بےقراری سے پوچھو۔ پوچھو تو اس رب سے پوچھو جس نے اتنا قرب دیا کہ نہ کسی فرشتہ کو ملا اور نہ کسی جن کو۔ یہ صرف آپ ہی کا حق تھا کہ محبوب کو اپنی قرب داری سے نوازا۔ جہاں محبّ و محبوب کے سوا اور کوئی مخلوق نہ تھی۔ حق ہے۔

یہ جو قرآن میں ہے رحمت للعالمین
تیری عظمت کا امین ہے رحمت للعالمین
تو حسینوں کا حسین تو جمیلوں کا جمیل
تو امینوں کا امین ہے رحمت
قائد معراج ہے اللہ کا اسرار خاص
آسماں تیری زمیں ہے رحمت للعالمین

جسم اطہر قرآنی آیات کی روشنی میں:

جناب والا! قرآن مقدس میں جیسے رحمت للعالمین ﷺ کی مکمل زندگی ہے ویسے ہی قرآن کریم میں محسن عرب و عجم، ہادی عالم کے جسم اطہر کے ہر حصہ اور عضو مقدس کا قرآن کریم نے تذکرہ کیا ہے۔

محبوب کے سر مبارک کو بیان فرمایا: **محلقین روسکم(1)**۔
مبارک آنکھیں **ولا تمدن عینیک (2)** کی تفسیر ہیں۔
نگاہ ناز کو **مازاغ البصر وماطغیٰ(3)** کے سرمہ سے سرمگیں کیا۔
زباں بے زباں کو **انما یسرناہ بلسانک (4)** سے یاد فرمایا۔
نطق مبارک کو **وما ینطق عن الھویٰ(5)** کی حلاوت سے شیریں بنایا ہے۔
خاموشی مبارک کو **لاتحرک بہ لسانک (6)** سے ذکر کیا۔
گوش باہوش (کان مبارک) کو **قل اذن خیر لکم(7)** سے تعبیر فرمایا۔
چہرہ انور کو **قد نریٰ تقلب وجھک فی السماء (8)** سے تاباں کیا۔
جبیں مبین (پیشانی مقدس) کو **والضحیٰ (9)** کی ضیاؤں سے منور کیا۔
زلف عنبریں (بال مبارک) **والیل اذا سجی(10)** کی سیاہوں سے تابدار کیا۔
قلب اطہر کو **نزل بہ الروح الامین علیٰ قلبک(11)** کا مہبط بنایا۔
سینہ بے کینہ کو **الم نشرح لک صدرک(12)** کا گنجینہ بنایا۔
دست حق پرست کو (ہاتھ مبارک) **وما رمیت اذ رمیت(13)** فرمایا۔
پشت مبارک کو **انقض ظھرک (14)** کا خطاب فرما کر یاد کیا۔
گردن مبارک کو **ولاتجعل یدک مغلولۃ الی عنقک (15)**۔

---

(1) سورۃ الفتح آیت نمبر ۲۷ ع۴ (2) طٰہٰ آیت نمبر ۱۳۱
(3) النجم آیت نمبر ۱۷ ع۱ (4) الدخان آیت نمبر ۳۵۸ ع۳
(5) النجم آیت نمبر ۳ (6) القیامۃ آیت نمبر ۱۶
(7) توبہ آیت نمبر ۶۱ (8) بقرہ آیت نمبر ۱۴۴ ع۱۷ پ۲،
(9) والضحی آیت نمبر ۱
(10) ضحی آیت نمبر ۲، "ضحیٰ" سے مراد چہرہ "لیل" سے مراد زلف ہے، عزیزی ص ۳۵۸
روح المعانی ص ۱۷۸ ج۱۵، تفسیر حقانی ص ۲۰۱ ج۵، جامع البیان طبری ص ۱۰۷
(11) شعراء آیت نمبر ۱۹۳، ۱۹۴، ع۱۱ (12) انشراح آیت نمبر ۱
(13) انفال آیت نمبر ۱۷ (14) انشراح آیت نمبر ۳
(15) بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۹

قد وقامت کو **حین تقوم(1)** کہہ کر یاد فرمایا۔
آواز دلنواز کو **صوت النبی(2)** کہہ کر مقام ادب بخشا۔
نفس نفاس کو **لاتکلف الا نفسک(3)** کہہ کر پکارا۔
خلق عظیم کو **انک لعلیٰ خلقٍ عظیم (4)** کہہ کر بلند فرمایا۔
جان عزیز کو **لعمرک (5)** **کہہ کر قسم کھائی**

تجلیوں کے کفیل تم ہو، مراد قلب خلیل تم ہو
خدا کی روشن دلیل تم ہو، یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے
انہیں کے در سے خدا ملا ہے۔ انہیں سے اس کا پتہ ملا ہے
وہ آئینہ جو خدا نما ہے، جمال حسن حضور ہی ہے
بشیر کہئے نذیر کہئے انہیں سراج منیر کہئے
جو سر بسر ہے کلام ربی وہ میرے آقا کی زندگی ہے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

---

(1) طور آیت نمبر ۴۸ (2) الحجرات آیت نمبر ۱
(3) النساء آیت نمبر ۸۴ (4) القلم آیت نمبر ۴
(5) الحجر آیت نمبر ۷۲،

ورودِ ہادیٔ عالم ﷺ

ہر دم درود سرور عالم کہا کروں
ہر لمحہ محو روئے مکرم رہا کروں
اسم رسول ہوگا، مداوائے درد دل
صل علیٰ سے دل کے دکھوں کی دوا کروں
دے دوں اگر رسول مکرم کا واسطہ
دل کر ہر اک مراد ملے، گر دعا کروں
اس کے علاوہ سارے سہاروں سے ٹوٹ کر
اللہ کے کرم کے سہارے رہا کروں
ہو کر رہے گا سہل، ہر اک مرحلہ کڑا
اللہ کے کرم کا اگر آسرا کروں

ورود ہادی عالم صلی اللہ علیٰ رسولہٖ وسلم

خطبہ:

الحمد الله حمدا کا ملاً عددلهٗ. واصلی واسلم وعلیٰ رسوله محمد و علی اله دائما...... وما محمد الا رسولا اعلی صد اسے درود و سلام علٰی رسوله العلام.

ہر دم درود سرور عالم کہا کروں
ہر لمحہ محو روئے مکرم رہا کروں
اسم رسول ہوگا، مداوائے درد دل
صل علیٰ سے دل کے دکھوں کی دواکروں
دے دوں اگر رسول مکرم کا واسطہ
دل کر ہر اک مراد ملے، گر دعاکروں
اس کے علاوہ سارے سہاروں سے ٹوٹ کر
اللہ کے کرم کے سہارے رہا کروں
ہو کر رہے گا سہل، ہر اک مرحلہ کڑا
اللہ کے کرم کا اگر آسرا کروں

صدر مکرم! مادر علمی کے ہم دمو اور رسول امی کے دلدادو!:

سرکار دو عالم محمد صلی اللہ علیٰ رسولہٖ وسلم کے لئے لاکھوں درود و سلام کہ اس کا ہر عمل اور اس کی ہر ادا وحی الٰہی کے اسرار لئے ہوئے ہے۔ لاکھوں سلام اس مہر علم و عمل کو کہ اس کے طلوع سے صدہا سال کی گمراہی اور لاعلمی سے لوگوں کو رہائی ملی۔ وہ رسول امی کہ اللہ اس کا

معلم ہے، وحی اس کا مدرسہ ہے، علم اس کی کملی ہے، عدل اس کی کرسی ہے، رحم وکرم اس کا علم ہے اور صلہ رحمی اس کا درس۔ وہ ہادیِ کامل کہ اس کا گھر علوم وحی کی درس گاہ اول ہوا۔ وہ معلم علوم وحکم کہ سارے عالم کے حکماء اس کے آگے گرد۔ وہ رسول طاہر ومطہر کہ اس کی دعا سے لوگ موالی سے ملوک اور عامی سے ملکی ہوئے۔ وہ مصلح کامل واکمل کہ اس کی اک اک ادا سے کردار وعمل کو کمال حاصل ہوا اور اس کی مساعی سے سارے عالم کے گمراہ اور علم سے محروم علم وآگہی کے امام ہوئے اور علم وعمل کا وہ کوہ گراں کہ کلام الٰہی اس کے لئے گواہی دے کہ اس کا ہر عمل سارے عالم کے لئے اسوہ کامل ہے۔

اہل علم ہمدمو! وہ امام رسل کہ معمار حرم سلام اللہ علیٰ روحہ کی دعا ہے۔ وہ رسول مکی کہ سارے رسولوں کو اس کی آمد کی اطلاع دی گئی۔ وہ رسول موعود کہ اس کی آمد سے اہل عالم کے لئے اللہ کا وعدہ مکمل ہوا۔ وہ مورد وحی کہ اس کے لئے لوگوں کو اللہ کا حکم ہوا کہ "ہر وہ امر کہ اللہ کا رسول لوگوں کو دے، اس کو لے لو اور ہر اس امر سے کہ وہ لوگوں کو روکے دور رہو۔" وہ ولی مرسل کہ اس کا اسم 'احمد' اللہ کا وحی کردہ ہے۔ وہ احمد مرسل کہ سالہا سال، اہل عالم اس کی آمد کے لئے محو دعا رہے۔ وہ مرد کامل کہ "روح اللہ" (سلام اللہ علیٰ روحہ) اس کی اطلاع لے کر آئے۔ وہ لمحہ مدعو آ کے رہا اور مکہ مکرمہ کی وادی اس کی آمد سے معمور ہو کے رہی۔

مادر علمی کے مولودو! اہل مکہ اور اس ملک کے سارے لوگ سالہا سال سے گروہ درگروہ ہو کر رہے اور دائم اک دوسرے کے عدو ہو کر معرکہ آراء رہے۔ مٹی کے گھڑے ہوئے الٰہوں کے مملوک ہوئے اور ہر مکروہ امر کے عادی رہے۔ حسد، ہٹ دھرمی، گمراہی اور لاعلمی، مکاری اور دھوکہ دہی، لوٹ مار اور حرام کاری، وہاں کے لوگوں کا معمول رہی۔ ہر آدمی اسی طرح کے اسلحہ سے مسلح ہو کر اک دوسرے کے لہو کے لئے آمادہ رہا۔

لڑائی اور مارکٹائی سے ہر لمحہ سروکار، حلال وحرام کے علم سے محروم، ہمدردی اور صلہ رحمی سے کوسوں دور۔ الحاصل عالم کے سارے ممالک سے اس ملک کا حال گردا ہوا۔

صدر والا! ہادیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد مکرم اس مولود مسعود کی آمد سے کئی ماہ ادھر راہی ملک عدم ہوئے۔ سال مولود کے ماہ سوم کی دس اور دو ہے۔ سوموار کی سحر ہوئی اور

مآل کار وہ لمحہ مسعود آ کے رہا کہ رسول اللہ کی والدہ کی گود اس ولد مسعود سے ہری ہوئی اور وہ اہل عالم کی اصلاح کے لئے مامور ہو کر مولود ہوا۔ اسی لمحہ مسعود ومحمود کے لئے سارا عالم مادی کھڑا رہا اور اسی ولد مسعود کو "لولاک" کا عہدہ مکرم عطا ہوا۔

اللہ اللہ! وہ رسول امم مولود ہوا کہ اس کے لئے صدہا سال لوگ دعا گو رہے۔ اہل عالم کی مرادوں کی سحر ہوئی۔ دلوں کی کلی کھلی، گمراہوں کو ہادی ملا، گلے کو راعی ملا، ٹوٹے دلوں کو سہارا ملا، اہل درد کو درماں ملا، گمراہ حاکموں کے محل گرے، سالہا سال کی دھکی ہوئی وہ آگ مٹ کے رہی کہ لاکھوں لوگ اس کو الٰہ کر کے اس کے آگے سر ٹکائے رہے اور "رود ساوہ" ماء رواں سے محروم ہوا رسول مکی کے دلاور! ہادیِ کامل کا اسم مسعود "احمد" اللہ کا وحی کردہ ہے۔ کہ ام رسول حاملہ رسول ہوئی، اس کو اللہ کا الہام ہوا کہ اس مولود کا اسم "احمد" رکھو۔ ہمدم رسول علی کرم اللہ کو رسول اللہ علی رسولہ وسلم سے مسموع ہوا کہ "ہمارا اسم احمد" ہے۔ رسول اللہ لوگوں سے ہمکلام ہوئے اور کہا "محمد ہوں، ماحی ہوں، احمد ہوں، رسول ملحمہ ہوں، رسول اللہ کی عمر دو کم آٹھ سال ہوئی کہ اس کی والدہ مکرمہ کے لئے اللہ کا حکم آ گا اور وہ راہی ملک عدم ہو گئی۔ والد کے سائے سے اول ہی محروم رہے۔ والدہ اس طرح ملک عدم کو سدھاری۔ اللہ کا آسرا رہا اور دادا کا گھر اس کا سہارا ہوا۔ رسول اللہ کی عمر آٹھ سال اور دو ماہ کی ہوئی۔ وہ دادا کے گھر آرام اور سکھ سے رہے۔ مگر اللہ کا حکم ہوا کہ ہر مادی سہارا ٹوٹے، اللہ کے سوا ہر سہارا دور ہوا اور اللہ کا رسول، اللہ ہی کے سہارے رہے اور اسی طرح ہوا۔ اہل مکہ کے سردار، رسول اللہ کے دادا کا لمحہ موعود آ کھڑا ہوا۔ ہادیِ کامل صلی اللہ علیٰ رسولہ وسلم دادا کے سائے سے محروم ہو کر عم سردار کے گھر آئے۔ عم سردار اس والد مسعود کے اس طرح دلدادہ ہوئے کہ سگی اولاد سے سوا اس کو سکھ اور آرام سے رکھا اور ساری عمر ہادیِ اکرم صلی اللہ علیٰ رسولہ وسلم کے اعداء کے آگے اک کوہ کی طرح ڈٹے رہے۔ ہادیِ اکرم کی عمر سولہ اور دس سال سے دس ماہ کم ہوئی کہ اک صالحہ سے عروسی رسول کے سارے امور مکمل ہوئے اور وہ رسول اللہ کی عروس مکرمہ ہوئی۔ عم سردار، رسول اللہ صلی اللہ علیٰ رسولہ وسلم کے ولی ہوئے اور عمرو ولد اسد اس صالحہ کے ولی ہو کر آئے۔ ہر دو لوگوں کی رائے سے رسول اللہ کا مہر دس اور دس سواری طے ہوا۔ اللہ

اللہ کر کے وہ لمحہ مسعود اور وہ امر الٰہی آ کے رہا کہ اس کی آمد کی اطلاع عالم کو رسولوں کے واسطے سے دی گئی۔ وہ لمحہ مسعود کہ سارے عالم کے علماء اس کی آمد کے لئے اللہ کے آگے سر ٹکائے محو دعا رہے۔ وہ لمحہ محمود کہ سارے عالم کے گم کردہ راہوں کے لئے مہر علم و عمل ہو کر طلوع ہوا اور لوگوں کو لاعلمی کی گہری کھائی سے رہائی ملی۔ وہ لمحہ موعود کہ سالہا سال سے اللہ کے اس وعدے کی دلوں کو آس رہی۔ مال کار اللہ کا وعدہ مکمل ہوا۔

صدر مکرم! اللہ کے رسول کی عمر ساٹھ سال کم سو سال ہوئی۔ اک سحر کو وہ حرا کی گود کو معمور کئے محو دعا و الحاح ہوئے۔ اللہ کا حکم ہوا اور ملائک کے سردار امر وحی لے کر آئے۔ وحی کے اسرار و حکم سے روح و دل مالا مال ہوئے اور مکے کے اس مرد صالح کو رسول امم کا عہدہ اعلیٰ عطا ہوا وحی اول سوموار کو آئی اور اسی سوموار کو عروس مکرمہ اسلام سے مالا مال ہوئی اول اس کو اسلام کا اکرام ملا اور مسلمہ اول کہلائی۔ عروس مکرمہ کے علاوہ کل آٹھ ہمدم سارے لوگوں سے اول مسلم ہوئے۔ دو اور اک سال کا عرصہ ہوا کہ وحی کے واسطے سے اللہ کا حکم صادر ہوا کہ ''اے رسول کھلم کھلا لوگوں کو اسلام کی راہ دکھاؤ اور گمراہوں سے الگ رہو'' اس صدائے رسول سے اہل مکہ دو گروہ ہو گئے۔ مکے کے سادہ کار اور سادہ دل لوگ اسلام لا کر اللہ اور اس کے رسول کے حامی ہوئے اور وہاں کے مالدار اور سردار اور سرکردہ لوگ ہٹ دھرمی اور حسد کی راہ لگے۔ مکے کے گمراہوں کا گروہ اہل اسلام کا عدو ہو کر ساعی ہوا کہ مسلموں کو ہر طرح سے اسلام کی راہ سے روکے۔

مادر علمی کے مولودو! سرور عالم صلی اللہ علیٰ رسولہ وسلم کی عمر آدھی صدی کی ہوئی اور امر وحی کو آئے ہوئے دس سال ہوئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیٰ رسولہ وسلم کو دو روح گسل صدمے ملے۔ ''عم سردار'' اور عروس مکرمہ کا وصال ہوا۔ اور وہ سال ''صدموں کا سال'' کے اسم سے موسوم ہوا۔ ہادی اکرم صلی اللہ علیٰ رسولہ وسلم آدھی صدی اور اک سال کی عمر کے ہوئے کہ اسرائے سماوی وہ اکرام ملا کہ عالم مادی اور عالم ملائک کا ہر اکرام اور ہر عہدہ اس سے کم ہے۔ دوسرے سارے رسول اس اکرام سے محروم رہے۔ اللہ کا رسول دم کے دم اس عالم مادی سے دور ہو کر سردار ملائک کے ہمراہ سوئے سمائے راہی ہوا اور اللہ کی کرسی کی رسائی

حاصل ہوئی اور اللہ سے ہمکلام ہو کر لوٹا۔ عالم معاد کے لامحدود اسرار و حکم حاصل ہوئے۔

اہل علمو! رسول اللہ کو وحی آئی کہ مکہ مکرمہ کے ہمدم اور اہل اسلام معمور احد کو اک اک کر کے رواں ہوں۔ لوگوں کو حکم ملا اور اس حکم الٰہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیٰ رسولہ وسلم کے حکم کے عمل کے لئے آمادہ ہوئے۔ ادھر حسد و ہٹ دھرمی، گمراہی اور لاعلمی کے علمدار، رسول اکرم صلی اللہ علیٰ رسولہ وسلم کی ہلاکی کے معاملے طے کر کے اٹھے اور ادھر درگاہ الٰہی سے وحی آ گئی اور رسول اللہ سوئے ''معمورہ رسول'' راہی ہوئے۔ ہمدم مکرم صلی اللہ علیٰ رسولہ وسلم کے وہ ہمدم کہ مکہ مکرمہ سے وہاں آ کے رہے۔ عرصہ سے روح و دل سے دعا گو رہے کہ کسی طرح اللہ کا رسول مکہ مکرمہ سے راہی ہو کر اس گہوارہ اسلام آئے اور اہل اسلام کے دلوں کو مسرور کرے۔ مال کار ماہ سوم کی دس اور دو کی سحر ہوئی۔ وہی ماہ سوم کی دس اور دو کہ اس کو رسول اکرم کا مولود مسعود ہوا۔ وہی سوموار کا لمحہ مسعود ہے۔ اک اسرائلی کی للکار آئی کہ لوگو! وہ رہے لوگوں کے سردار! دم کے دم وہ اطلاع مسعود سارے لوگوں کو ہو گئی۔ سارے لوگ گھروں سے آ کھڑے ہوئے اک ہماہمی کا سماں ہوا۔ دلوں کی کلی کھل گئی۔ سارے لوگوں کے رو مسکراہٹوں سے کھل گئے۔ رسول اللہ کے مددگاروں کے ہادی عالم اور ہمدم مکرم کی سواری دکھائی دی۔ سارے اہل اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیٰ رسولہ وسلم کی سواری کے ارد گرد ہو گئے اور اس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیٰ رسولہ وسلم کی سواری معمورہ رسول ......کوس ادھر اولاد عمرو کے گاؤں آ گئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیٰ رسولہ وسلم کی رائے ہوئے کہ اس گاؤں کے لئے اللہ کا اک گھر ہو کہ لوگ وہاں رکوع کر کے اور اللہ کے آگے سر ٹکا کر عماد اسلام کے حکم کے عامل ہوں۔ اس طرح دور اسلام کے اس اول گھر کی اساس رکھی گئی کہ اس کے لئے کلام الٰہی کی گواہی ہوئی کہ ''اللہ کے اس گھر کی اساس اللہ کا ڈر ہے''۔ رسول آمادہ ہوئے کہ معمورہ رسول کے لئے راہی ہوں۔ معمورہ رسول کے لوگوں کو اطلاع ملی ہر کوئی روح و دل کے دروا کئے آس لگائے رہا کہ اللہ کا رسول اس کے گھر کا وارد ہوا اور اس کو رسول اللہ کی ہمسائیگی کا وہ اکرام ملے کہ سارے عالم کے احوال اور اکرام اس کے آگے گرد۔ مال کار اللہ کا حکم ہوا اور سواری رسول رک گئی مگر کہاں؟ اولاد مالک کے محلے کے اس حصے میں آ کر رکی کہ وہ حصہ

والد کے سائے سے محروم دولڑکوں کی ملک رہا۔ اس حصے سے ملا ہوا اک مددگار رسول کا گھر، رسول اللہ کی وردوگاہ اور آرام گاہ ہوا۔ وہ حصہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیٰ رسولہ وسلم کی سواری آ کر رکی، اللہ کا گھر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیٰ رسولہ وسلم دوسرے ہمدموں اور مددگاروں کے ہمراہ اس حرم رسول کے معمار ہوئے۔

صدر مکرم! رسول اکرم حرا کی وحی اول کے لمحے سے لے کر سارا عرصہ رحم وکرم اور عطاء وسلوک کے عامل ہوئے اور اس کرم وعطا کے سلوک کا صلہ اس طرح کہ اہل مکہ رسول اللہ کے عدو ہو گئے۔ ہر طرح کے دکھ رسول اللہ اور اہل اسلام کو لے کر وہ مسرور ہوئے۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیٰ رسولہ وسلم اور سارے اہل اسلام سارے آلام کو اس لئے سہہ گئے کہ اللہ کا حکم اسی طرح ہوا۔ مگر وہ لمحہ آ کے رہا کہ اللہ کا حکم ہوا کہ وہ لوگ کہ رحم وکرم سے راہ ہدی سے اور دور ہو گئے وہ مار کھا کے اور گھاٹا اٹھا کے راہ ہدی کے راہی ہوں گے۔ وداع مکہ کے دوسرے سال ہی اللہ کا حکم وارد ہوا کہ اگر گمراہ لوگ اہل اسلام سے معرکہ آراء ہوں، اہل اسلام کو حکم ہے کہ وہ گمراہوں کے آگے ڈٹ کر حملہ آور ہوں اس حکم الٰہی سے اسلام کے معرکوں کا در کھلا اہل اسلام اس حکم سے کمال مسرور ہوئے۔

اسلام کی اول مہم ہ عم گرامی لے کر گئے وداع مکہ کے دوسرے سال کے ماہ سوم کو ارسال ہوئی۔ اسلام کا اول معرکہ ہوا۔ مگر کس عرصے؟ اسلامی صدی کے دوسرے سال کے ماہ صوم کی سولہ ہے۔ اسلحہ اور عدد سے محروم ماہ صوم کے احکام سے اکل وطعام سے دور مگر اللہ اور اس کے رسول کے سہارے کو اصل سہارا کئے ہوئے اور اللہ کی مدد کے احساس سے مسلح اللہ والوں کا گروہ معمورہ رسول سے ساٹھ کوس دور اک کہساری حصے کے گرد آ کر رکا۔ اگلی سحر ہوئی۔ ہر دو گروہ لڑائی کے لئے آمادہ ہوئے۔ لڑائی ہوئی اور گمراہوں کے کئی سردار مارے گئے۔ سرداروں کی ہلاکی سے گمراہوں کے عسکر کے لوگ کمسائے۔ اس طرح رسول اکرم کا وہ عدو اور حاسد کہ ساری عمر رسول اللہ کی الم دہی کے لئے ساعی رہا رسوا ہو کر ہلاک ہوا۔ معرکہ اول کا سارا سال اور کئی سال رسول اللہ کے لئے معرکہ آرائی اور مسلسل مہموں کا سلسلہ رہا۔

وداع مکہ کے سال سوم، ماہ صوم سے اگلے ماہ معرکہ احد ہوا۔ معرکہ احد کہ وہاں رسول اللہ کے عم اسد اللہ اور رسول اللہ کے علمدار مارے گئے۔ اولاً رسول اللہ صلی اللہ علیٰ رسولہ وسلم کے ہمراہوں کو ہار ہوئی اور مال کار اسلام کا عدو رسوا ہو کر راہی ہو گئے۔ گمراہوں کا معرکہ حمراء الاسد کا ارادہ ہوا مگر گمراہوں کے دلوں کو اللہ والوں کا ڈر اس طرح ہوا کہ وہ حواس گم کر کے وہاں سے سوئے مکہ دوڑے اور اللہ والوں سے معرکہ آرائی کے ارادے سے محروم ہوئے معرکہ احد کو ایک سال مکمل ہوا کہ معرکہ موعد ہوا مگر مکے والے حوصلے ہار گئے۔ اس طرح مسلسل معرکوں کا سلسلہ رہا۔

وداع مکہ کو دو کم آٹھ سال ہوئے اور اس سال کا دوسواں ماہ مکمل ہوا کہ رسول اللہ کا مکہ والوں سے معاہدہ صلح ہوا۔ معاہدہ صلح کو ایک سال مکمل ہوا۔ اس معاہدے سے طے ہوا کہ اگلے سال اہل اسلام عمرے کے ادائگی کے ارادے سے مکہ مکرمہ کے لئے راہی ہوں۔ عمرے کی ادائگی سے ادھر سرور عالم اک عرصہ مکہ مکرمہ رکے رہے۔ اک اور اہم معاملہ ہوا کہ رسول اللہ کے عم گرامی سالی سے وہاں رسول اکرم کی عروسی ہوئی عرصہ موعود مکمل ہوا۔ اس طرح اہل اسلام عمرہ ادا کر کے اور دلوں کی مراد حاصل کر کے رسول اللہ کے ہمراہ سوئے معمورہ رسول روانہ ہوئے۔

اہل مکہ کی مکروہ عملی سے معاہدہ صلح ٹوٹا اور اس طرح معرکہ مکہ مکرمہ کی راہ ہموار ہوئی۔ وداع مکہ کو آٹھ سال ہوئے۔ ماہ صوم کی دس کو رسول اللہ کا حکم ہوا کہ اگلی سحر کو عسکر اسلامی کے سوئے مکہ مکرمہ راہی ہوگا۔ اگلی سحر ہوئی اور دس دس سو کے دس گروہ اہل اسلام کے اکٹھے ہو کر آمادہ ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیٰ رسولہ وسلم کے ہمراہ رواں ہوں۔ رسول اکرم کے حکم سے عسکر اسلامی راہ کے سارے مراحل طے کر کے مکہ مکرمہ سے کئی مرحلے ادھر اک وادی کے وسط آ کر رکا اور وہی عسکر اسلامی کی وردوگاہ ہوئی۔ رسول اللہ کے عم مکرم سردار مکہ کو لے کر ہادی اکرم صلی اللہ علیٰ رسولہ وسلم سے آ کر ملے۔ مال کار سردار مکہ کا دل اسلام کے لئے آمادہ ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیٰ رسولہ وسلم کا حکم ہوا کہ مکے والوں سے للکار کر کہہ دو کہ ہر وہ آدمی کہ مکے کے سردار کے گھر آئے گا، اس کو رہائی ملے گی اس حکم سے سردار

مکہ کا دل کمال مسرور ہوا۔ اگلی سحر کو ہادی اکرم صلی اللہ علیٰ رسولہٖ وسلم محلّہ کداء سے مکہ مکرمہ آئے۔ اللہ اللہ! وہی مکہ مکرمہ ہے کہ آٹھ سال ادھر رسول اللہ وہاں کے لوگوں سے آلام اور دکھ لے کر مولد مطہرہ سے دور ہوئے اور وہاں رہ کر مکے والوں کے سارے صدمے سہے، مگر وہی اللہ کا رسول عسکر طرار کے ہمراہ اس طرح مکہ مکرمہ وارد ہوا کہ اس کا دل اللہ کے ڈر سے معمور ہے۔ سر مسعود کو اس طرح گرائے ہوئے کہ داڑھی کو سواری کی لکڑی سے مس کئے ہوئے ہے اور حرم الٰہی کے اکرام سے دل معمور ہے۔

وداع مکہ کے دسواں سال گئے سال کی طرح گروہوں کی آمد کے سلسلے گھرا رہا۔ اس سال کے آٹھ ماہ سے سوا کا عرصہ اسی طرح کے امور سے طے ہوا۔ اس سال کے موسم احرام کی آمد آمد ہوئی۔ سرور عالم کا ارادہ ہوا کہ وہ اسلام کے اس اہم حکم کی ادائگی کے لئے سوئے مکہ مکرمہ راہی ہوں۔ ہادی اکرم صلی اللہ علیٰ رسولہٖ وسلم اہل اسلام کے ہمراہ معمورہ رسول سے اس سال کے ماہ دہم کے اگلے ماہ رواں ہوئے۔ راہ کے سارے مراحل طے کر کے رسول اللہ مکہ مکرمہ سے اک مرحلہ ادھر وادی طوی آ کے ٹھہرے کہ طلوع سحر ہوا اور مکہ مکرمہ کے لئے راہی ہوں۔

اگلی سحر ہوئی۔ رسول اللہ دار اللہ کے آگے آ کر مرمر اسود کو لمس کر کے دور کے لئے گئے۔ دار اللہ کا دور کر کے دوسرے احکام ادا ہوئے۔ وہاں سے مسعی آ کر سعی کر کے اللہ سے دعا گو ہوئے۔ دوسرے احکام کی ادائگی کے لئے اس ماہ کی آٹھ کو مکہ مکرمہ سے راہی ہو کر اس وادی آئے کہ اہل اسلام کو حکم ہوا کہ وہاں رہ کر دعا گو ہوں۔ وہاں سے کوہ الراحمہ آ کر سارے لوگوں سے ہمکلام ہوئے اور وہ اساسی اور علوم و حکم سے معمور کلام ہوا کہ وہ کلام سارے عالم کے دکھوں کا مداوا ہے۔

رسول اکرم کوہ الرحمہ سوار ہو کر آئے اور سارے اہل اسلام سے اس طرح ہمکلام ہوئے۔ اے لوگو! اللہ واحد ہے۔ اللہ کا وعدہ مکمل ہوا اور اس کے رسول کی مدد کی گئی اور اس کے واسطے سے گمراہی اور لاعلمی کی رسم محو ہو کر رہی۔ لوگو! اللہ کے رسول کے اس کلام کو گرہ کر لو۔ لوگو! اللہ واحد کے مملوک ہو کر رہو اور اسلام کے سارے اساسی احکام کے عامل رہو۔

لوگو! اس امر سے دور رہو کہ اک آدمی کے عمل کا صلہ اس کے لڑکے اور لڑکی سے لو۔ اے لوگو! اللہ کا رسول دو اہم امور دے کر الوداع کہہ رہا ہے۔ اگر ہر دو امور کے عامل رہو گے، سدا ہر رسوائی سے دور رہو گے اور کامگار ہو گے۔ وہ اہم امر اللہ کا کلام اور اس کے رسول کا اسوہ ہے۔ اے لوگو! گواہ رہو کہ اللہ کے سارے احکام اللہ کے رسول سے لوگوں کو مل گئے۔ لوگ اٹھے اور کہا ''ہم گواہ ہوئے کہ اللہ کے رسول سے ہم کو سارے احکام مل گئے'' رسول اکرم اللہ سے اس طرح ہم کلام ہوئے۔ اے اللہ گواہ رہ! اے اللہ گواہ رہ۔

کوہ الرحمہ کا ورود کر کے رسول اکرم وادی کے اک حصے میں آ کر کھڑے رہے اور اک عرصہ رو رو کر اللہ سے دعا گو رہے۔ وہاں سے سرور عالم ''دار اللہ'' کے دور وداعی کے لئے رواں ہوئے اور مکہ مکرمہ آ کر دار اللہ کے دور کی ادائگی کر کے سوئے ورودگاہ لوٹ گئے اور وہاں رک کر رَمی کی۔ اس طرح سارے ہمدم و مددگار رسول اکرم صلی اللہ علیٰ رسولہٖ وسلم کے وداعی عمرہ حرام کے ہمراہی رہے اور سرور عالم سے معمورہ رسول لوٹے۔

مادر علمی کے مولودو! وداع مکہ کا دسواں سال مکمل ہوا۔ اگلے سال کے ماہ محرم سے رسول اکرم صلی اللہ علیٰ رسولہٖ وسلم کو درد سر کا سلسلہ ہوا اور اسی سے محموم ہوئے۔ درد حد سے سوا ہوا اور اسی لئے سرور عالمؐ کے لئے محال ہوا وہ حرم رسول آ کر لوگوں کے ہمراہ عماد اسلام کے لئے کھڑے ہوں۔ ہمدم مکرم کو حکم ہوا کہ وہ ہر عماد اسلام کی ادائگی کے لئے لوگوں کے امام ہوں۔

اسی سال کے ماہ سوم کی دس اور دو ہے۔ سوموار کی سحر ہوئی۔ رسول اکرم سحر کی عماد اسلام کے لمحے گھر کے در سے لگ کر کھڑے ہوئے۔ اہل اسلام عماد اسلام کے لئے آمادہ ہوئے۔ سرور عالم صلی اللہ علیٰ رسولہٖ وسلم کی وہ مسکراہٹ وداعی مسکراہٹ ہوئی۔ اسی دم ہمدم مکرم کے لڑکے اور رسول اللہ صلی اللہ علیٰ رسولہٖ وسلم کے سالے مسواک لئے ادھر آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیٰ رسولہٖ وسلم کے روئے مسعود سے محسوس ہوا کہ مسواک کا ارادہ ہے۔ عروس مطہرہ اٹھی اور کہا کہ اے رسول اللہ! مسواک لاؤں کہا ہاں۔ مسواک لائی گئی۔ رسول اللہ سے مسواک گر گئی اور وداعی کلمہ کہا کہ ''اے اللہ! اے اعلیٰ گھر والے'' عروس مطہرہ سے

مروی ہے کہ اس کلام کو مسموع کر کے ہم کو احساس ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیٰ رسولہٖ وسلم ہم سے دور ہو کر ملاء اعلیٰ کو راہی ہوں گے۔ اس طرح کہہ کر ہادی کامل صلی اللہ علی رسولہٖ وسلم ساٹھ اور سہ سال اس عالم مادی کی عمر مکمل کر کے سوموار کو دار اسلام کے لئے راہی ہو کر اللہ واحد سے آ ملے اور اللہ کا رسول اللہ کے حکم سے اس عالم مادی سے سدھارا۔ لاکھوں درود و سلام ہوں اس ہادی کامل کے لئے کہ اس کی عمر کا ہر لمحہ اور اس کا ادا کردہ ہر کلمہ اہل عالم کے لئے اسوہ ہو کر رہا۔ لاکھوں درود و سلام ہوں اس رسول امی کے لئے کہ اس کے واسطے سے اہل عالم کو گمراہی، لاعلمی، ہوس کاری اور مکاری سے رہائی ملی۔ لاکھوں درود و سلام اس عادل کامل کو کہ اس کی آمد سے دکھی لوگوں کی دادرسی ہوئی۔ لاکھوں سلام ہوں اس رسول لمحہ کو کہ اس کے حکم سے دور علمی کے سارے معاملے مٹی ہو کر رہے اور ساری لاعلمی کے رسوم محو ہوئے۔ لاکھوں درود ہوں اس سالار امم کو اس کی مساعی سے گمراہی اور لاعلمی کے حصار مسمار ہوئے۔

(اس کلام کو ''ہادی عالم'' سے لے کر کم کلموں میں لکھا ہے۔)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

فخرِ اوّلین ﷺ

وہ آئے ہیں جہاں میں رحمۃ للعالمین ہو کر
پناہِ بیکساں بن کر، شفیع المذنبینؐ ہو کر
چرد کیا کر سکے گی رفعتوں کا انؐ کی اندازہ
فلک بھی رہ گیا جن کے لئے فرشِ زمیں ہو کر
انہوں نے اس طرح سے گلشنِ ہستی سنوارا ہے
کہ دنیا رہ گئی ہے رشکِ فردوسِ بریں ہو کر
ضمیر آدمیت میں انہیںؐ کا نور شامل ہے
وہ سب نبیوں کے بعد آئے ہیں فخرِ اولینؐ ہو کر
قدم بوسی کی دولت مل گئی تھی چند ذرّوں کو
ابھی تک وہ چمکتے ہیں ستاروں کی جبیں ہو کر
یتیم و بے نوا سمجھا تھا جن کو اہلِ نخوت نے
جہاں پر چھا گئے وہ سرورِ دنیا و دیں ہو کر
ہزاروں بار اس پر عشرت کونین صدقے ہو
غم عشق نبیؐ رہ جائے ج دل میں مکیں ہو کر
نگاہِ اوّلین کیفی کی جب روضہ پہ ہو یا ربّ
تمنا ہے کہ رہ جائے نگاہِ واپسیں ہو کر

محترم جناب محمد ذکی کیفی ابن حضرت مفتی محمد شفیعؒ

سیرتِ رسول ﷺ

خطبہ:

نحمده ونصلی علیٰ رسولهِ الکریم. اما بعد.

اعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم

وانک لعلیٰ خلق عظیم(1).

قال النبی ﷺ. انما بعثت لا تمم مکارم الاخلاق (2).

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
جیسے منہ سے بولتا قرآن وہ تقریر ہے
حسن مصطفیٰ کو دیکھ کر سوچتی ہے یہ دنیا
وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے

نماز والا درودشریف عبادت کی نسبت سے پڑھ لیں۔

اللھم صلی علیٰ محمد و علیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید. اللھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمید مجید.

---

(1) القلم آیت نمبر٤ **(2)** تفسیر عزیزی ص ٦٠پ٢٩،

سیرت کیا ہے:

جناب صدرمحفل، قابل صدرتکریم بزرگان دین اورنوعمر دوستو!......السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عنوان گفتگو سیرت رسول، یاخلق رسول ہے۔اس کی دوحیثیتیں ہیں ایک یہ کہ آپ کے اخلاق یا سیرت مبارکہ کی حیثیت عنداللہ کیا ہے۔اور دوسرا سیرت رسول کے کئی عملی پہلوؤں کا تذکرہ۔

فی الحال حصہ اول پر بات کرنا مقصود ہے۔کسی شخصیت کے کردار،احوال و واقعات، کریکٹر پر گفتگو کوسیرت یااخلاق کہتے ہیں۔

سیرت رسولؐ بی بی عائشہ کی نظر میں:

محبوب خدا کی سیرت کیا ہے۔میری کیا حیثیت ہے کہ میں اس پرزبان کھولوں۔گلشن رسول کی عندلیب، حبیب خدا کی حبیبہ،سیدہ، طیبہ، طاہرہ، عابدہ، زاہدہ، ساجدہ، ام المومنین،صدیقہ کائنات،سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک سائل نے سوال کیا کہ ام المومنین ارشادفرمایئے کہ محبوب خدا کی سیرت کیا ہے۔سیدہ نے سائل سے کہا کہ کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا۔عرض کی ام المومنین قرآن تو روزانہ پڑھتا ہوں۔میں تو آمنہ کے لال، محبوب رب ذوالجلال کی سیرت طیبہ پوچھنا چاہتا ہوں۔

تو امت کی ماں،محسنہ کائنات کی زبان،فیض ترجمان سے یہ اعلان صادر ہوا۔ **کان خلقہ القرآن(1)** کہ آپ کی سیرت طیبہ قرآن ہے یعنی جو کچھ قرآن کریم میں ہے وہ محبوب خدا کی سیرت ہے۔

---

(1) مسند احمد ص ١٦٠ ج٧،مسند امام اعظم ص ٤٥٧،مسلم ص ٢٥٦ ج١، مشکوٰۃ ص١١١ ج١،ترجمان السنة ص ١٤٥ ج٣،نسائی ص ١٨٢ ج١، بیهقی ص٣٠٩ ج١،ابوداؤد ص ٨٧ ج١،ابن ماجه ص ٧٨٢،تفسیر ابن کثیر ص ٤٠٦ ج٥،تفسیر حقانی ص٣١ ج٥،تفسیر عزیزی ص ٥٩پ٢٩، تفسیر معاف القرآن(مفتی صاحبؒ)ص ٥٣٢ ج٨، البدایه ص ٣٥ج٦،زاد المسیر ص ٣١٩ ج٤ازعلامه جوزی،تفسیر کشاف ص ٥٨٥ ج٤،مدارج النبوة ص ٦٢ ج١،

علمی اور عملی قرآن:

یوں کہیئے کہ رب العزت نے دو قرآن عطا کئے۔ایک وہ قرآن جو نبی آخرالزمان کی صورت میں آج بھی حجرہ عائشہ میں راحت فرما ہے، اور دوسرا علمی قرآن جو آج تک ہماری مساجد، ہمارے مدارس اور ہمارے گھروں میں موجود ہے، بالفاظ دیگر یوں کہیئے کہ قرآن علم ہے تو ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عمل ہیں قرآن اجمال ہے۔اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تفصیل ہیں۔

قرآن کریم متن ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی شرح ہیں۔قرآن کریم ذکر ہے آقائے نامدار اس ذکر کے مذکر ہیں۔قرآن پاک وعظ ہے۔رحمت عالم واعظ ہیں۔قرآن کریم ہدایت ہے ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہادی ہیں۔قرآن کریم رحمت ہے اور نبی کریم رحمت اللعالمین ہیں۔قرآن کریم رشد ہے اور نبی علیہ السلام راشد ہیں۔قرآن کریم نور ہے اور محبوب خدا سراج منیر ہیں۔قرآن پاک قال ہے۔ذات نبوی حال ہے۔قرآن میں جو کچھ نقوش و دال ہیں۔عمل نبوی میں وہ سیرت واعمال ہیں الحمد سے والناس تک پورا قرآن سیرت رسول ہے اور سرتاپا وجود باجود صورت رسول ہے۔

اس جیسا کوئی اب تک نہ ہوا اس جیسا کوئی ہوگا بھی نہیں
اس کمبل پوش پے میں قرباں صورت بھی حسیں سیرت بھی حسیں
وہ کعبہ ایماں، قبلہ جاں، وہ وجہ وجود کون و مکاں
وہ شافع محشر ہادی کل وہ ختم رسل وہ مرکز دیں
اوصاف کریں کیا اس کے بیاں یہ میرا قلم یہ میری زباں
فرمایا ہے سچ صدیقہ نے خلق اس کا ہے قرآن مبیں

حضرات محترم! ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد ہے (کان خلقہ القرآن) درحقیقت سمندر کو کوزہ میں بند کرنے کے مانند ہے گویا قرآن مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے کسی گوشہ پر نظر ڈالیں وہ قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر ہوگی۔

قرآنی آیات ہی نبوی صفات ہیں:

حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیبؒ جو نصف صدی تک عالم اسلام کی عظیم یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کے سربراہ رہے ہیں وہ تحریر فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں ذات وصفات کی آیات آپؐ کے عقائد ہیں۔احکام کی آیات آپؐ کے اعمال ہیں۔تکوین کی آیات آپؐ کا استدلال ہیں۔تشریح کی آیات آپؐ کا حال ہیں۔قصص امثال کی آیات آپؐ کی عبدیت ہیں۔کبریائے حق کی آیات آپؐ کی نیابت ہیں۔اخلاقی آیات آپؐ کا حسن معیشت ہیں۔توجہ الی اللہ کی آیات آپؐ کی خلوت ہیں۔تربیت خلق اللہ کی آیات آپؐ کی جلوت ہیں۔قہر وغضب کی آیات آپؐ کا جلال ہیں، مہر ورحمت کی آیات آپ کا جمال ہیں۔تجلیات حق کی آیات آپؐ کا مشاہدہ ہیں۔ابتغاء وجہ اللہ کی آیات آپؐ کا مراقبہ ہیں۔احوال محشر کی آیات آپؐ کا محاسبہ ہیں۔نفی غیر کی آیات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فنائیت ہیں۔اثبات حق کی آیات آپؐ کی بقائیت ہیں۔انا انت کی آیات آپؐ کا شہود ہیں۔ **ھُــو** کی آیات آپؐ کی غیبیت ہیں۔نعیم جنت کی آیات آپؐ کا شوق ہیں۔ **نـــار حـجیـم** کی آیات آپؐ کا ہم وغم ہیں۔رحمت کی آیات آپؐ کی رجاء ہیں۔عذاب کی آیات آپؐ کا خوف ہیں۔انعام کی آیات آپؐ کا سکون وانس ہیں۔انتقام کی آیات آپؐ کا حزن ہیں۔حدود وجہاد کی آیات آپؐ کا بغض فی اللہ ہیں۔نزول وحی کی آیات آپؐ کا عروج ہیں۔تعلیم وتبلیغ کی آیات آپؐ کا نزول ہیں۔تنفیذ اوامر کی آیات آپؐ کی خلافت ہیں۔خطاب کی آیات آپؐ کی عبادت ہیں۔الغرض **الحمد** سے **والناس** تک پورے قرآن کریم کی سات منزلیں، چودہ سجدے، تیس پارے ایک سو چودہ سورتیں، پانچ سو چالیس رکوع، چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات، سترہ سو اکہتر شدات، بارہ سو چوہتر مدات، تین لاکھ اکیس ہزار دو سو پچاس حروف ہی نہیں بلکہ سیرت نبوی کے پروف ہیں۔سچ ہے۔

محمد مصطفیٰ کے خلق کا مظہر یہ قرآں ہے
ستارہ خلق احمد کا آسمان پر بھی درخشاں ہے

کلام خدا ہی سیرت مصطفیٰ ہے:

قابل قدر عُشاق رسول مسلمانو! یہ ایک راز عیاں ہے کہ پہلی تمام کتب سماویہ تبدیل ہوئی ہیں مگر قرآن کریم تا قیامت محفوظ رہے گا۔ کیونکہ تورات کتاب ہے مگر کلیم کی زندگی نہیں۔ انجیل کتاب ہے مگر مسیح کی سیرت نہیں، زبور کتاب ہے مگر داؤد کی سیرت نہیں۔ صرف ایک قرآن کریم ہی وہ کتاب ہدایت ہے کہ جو کلام خدا بھی ہے کتاب ہدیٰ بھی ہے اور سیرت مصطفیٰ بھی ہے۔ مکمل کتاب ہدایت کی ہر آیت محبوب خدا کی زندگی ہے۔

سیرت مصطفیٰ اور کلام خدا:

بطور نمونہ مثلاً قرآن کریم نے محبوب کی سیرت کو **لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة (1)** کہا۔

محبوب کی تخلیق کو **لقد خلقنا الا نسان فی احسن تقویم (2)** کہا......(کیونکہ انسانیت میں اعلیٰ مقام انبیاء کا ہے اور انبیاء میں اعلیٰ حضور ﷺ کی ذات مبارک ہے اس لئے اس آیت کا اولین مصداق خود حضور ﷺ ہیں۔)۔

دور جاہلیت کو **ظهر الفساد فی البر والبحر (3)** سے تعبیر کیا۔

ظہور قدسی کو **هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ (4)** فرمایا۔

ولادت باسعادت کو دعائے خلیل قرار دے کر **ربنا وابعث فيهم رسولا (5)** کہا۔

عہد یتیمی کو **الم یجدک یتیما فاوی (6)** فرمایا۔

سینۂ اطہر کو **الم نشرح لک صدرک (7)** فرمایا۔

محبوب کے سفر کو **قل سیروا فی الارض (8)** فرمایا۔

---

(1) احزاب آیت نمبر ۲۱
(2) التین آیت نمبر ٥
(3) الروم آیت نمبر ٤١
(4) فتح آیت نمبر ۲۸
(5) بقرہ آیت نمبر ١٢٨
(6) ضحی آیت نمبر ٦
(7) انشراح آیت نمبر ١
(8) انعام آیت نمبر ١١

انداز دعوت و تبلیغ کو **ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة (1)** فرمایا۔

محبوب خدا کی پہلی قبول اسلام کرنے والی جماعت کو **والسابقوان الاولون (2)** کے اعزاز سے نوازا۔

آپ کے دین متین کو **ان الدین عندالله الاسلام (3)** فرمایا۔

آپ کے معراج کو **سبحان الذی اسریٰ (4)** فرمایا۔

آپ کے یاروں کی جرأت کو **اشداءُ علی الکفار (5)** فرمایا۔

آپ کی ہجرت کو **ثانی اثنین اذهما فی الغار (6)** فرمایا۔

آپ کے بدر کو **لقد نصر کم الله ببدرٍ (7)** فرمایا۔

آپ کی بیعت رضوان کو **لقد رضی الله عن المومنین (8)** فرمایا۔

آپ کی رحمت عامہ کو **وما ارسلناک الا رحمة للعالمین (9)** فرمایا۔

آپ کے اہل بیت کو **لیذهب عنکم الرجس اهل البیت (10)** فرما کر تعارف کرایا۔

آپ کی ازواج طیبات کو **ازواجه امها تهم (11)** کے اعزاز سے نوازا۔

آپ کے علم کو **علمک مالم تکن (12)** فرمایا۔

آپ کی امت کو **کنتم خیر امةٍ اخرجت للناس (13)** کہا۔

آپ کے قیام عالی مقام کو **لما قام عبدالله (14)** سے تعبیر کیا۔

آپ کی تلاوت باحلاوت کو **رتل القراٰن (15)** کے الفاظ سے یاد کیا۔

---

(1) النحل آیت نمبر ۱۲٥
(2) توبہ آیت نمبر ۱۰۰
(3) آل عمران آیت نمبر ۱۹
(4) بنی اسرائیل آیت نمبر ۱
(5) الفتح آیت نمبر ۲۹
(6) توبہ آیت نمبر ٤٠
(7) آل عمران آیت نمبر ۱۲۳
(8) فتح آیت نمبر ۱۸
(9) سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۱۰۷
(10) احزاب آیت نمبر ۳۳
(11) احزاب آیت نمبر ٦
(12) نساء آیت نمبر ۱۱۳
(13) آل عمران، پ ٤، آیت نمبر ۱۱۰
(14) الجن آیت نمبر ۱۹
(15) مزمل آیت نمبر ٤

آپ کی راتوں کو قم الیل الا قلیلاً (1) فرمایا۔
آپ کے دنوں کو ان لک فی النھار سبحاً طویلاً (2) فرمایا۔
آپ کی نیند کو لقد صدق اللہ رسولہ الرویا (3) فرمایا۔
سچ ہے فرمان ام المؤمنین کان خلقه القرآن (4) پوری سیرت قرآن کریم ہے۔

رہے گا یہ قیامت تک سلامت معجزہ ان کا
وہ قرآن مبین نور ہدایت لے کر آئے ہیں

صفات ربانی کا مظہر اتم، ہادی عالم محبوب مکرم ﷺ:

حضرات مکرم! اک حسین مشاہدہ کتاب اللہ پر غور وفکر سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رب ذوالجلال نے قرآن کریم میں کئی مقامات پر جس صفت سے اپنی ذات بابرکات کا ذکر فرمایا ہے۔

اسی صفت سے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کا بھی ذکر کیا ہے پھر اسی صفت سے اپنے مقدس کلام قرآن کریم کو بھی نوازا ہے۔

صفت العزیز:

اللہ نے اپنے فضل و کرم اور کلام اللہ اور رسول کے طفیل محبوب کی امت کو بھی اسی صفت سے متصف فرمایا ہے۔

مثلاً خالق نے خود کو عزیز کہا: ان اللہ لقوی عزیز (5)
اپنی مقدس کتاب لا جواب کو انه لکتاب عزیز (6) کے اعزاز سے نوازا۔
اپنے محبوب کو لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز (7) فرمایا۔
پھر محبوب کی محبوب امت کو بھی وللہ العزة ولرسولہٖ وللمومنین (8) فرمایا۔

(1) سورة المزمل، آیت ۲ (2) مزمل آیت نمبر۷
(3) الفتح آیت نمبر۲۷ (4) حوالہ گزر چکا
(5) الانبیاء آیت نمبر۷٤ (6) حم سجدہ آیت نمبر٤١
(7) توبہ آیت نمبر۱۲۸ (8) المنافقون آیت نمبر۸

صفت العظیم:

ذات عظیم نے خود کو عظیم کہا وھو العلی العظیم (1)
عظمت والی کتاب کو والقرآن العظیم (2) فرمایا۔
عظمتوں کے تاجدار محبوب کو انک لعلیٰ خلقٍ عظیم (3) فرما کر اس گنہگار امت کو بھی عظمت بخشی فقد فاز فوزاً عظیماً (4)۔

صفت الکریم:

رب کریم نے اپنی ذات کو بربک الکریم (5) فرمایا۔
قرآن کریم کو انه لقرآن کریم (6) فرمایا۔
پھر محبوب کریم کو انه لقول رسولٍ کریم (7) فرماتے ہوئے امت پر بھی کرم فرمایا ولقد کرمنا بنی آدم (8)۔

صفت النور:

اللہ نے اپنی ذات کو نور فرمایا۔ اللہ نورا لسموٰت والارض (9) کتاب نور کو والتبعوا لنور (10) فرمایا نور ہدایت نبی رحمت کو بھی قد جاء کم من اللہ نور (11) فرمایا امت کو بھی نور ہدایت سے نوازا۔ فھو علیٰ نور من ربه (12)۔

صفت الشہید

خالق لم یزل نے خود کو شہید کہا و کفیٰ باللہ شھیداً (13) اپنی کتاب کو بھی شہید کہا

(1) الشوریٰ آیت نمبر٤ (2) الحجر آیت نمبر۸۷
(3) القلم آیت نمبر٤ (4) احزاب آیت نمبر۷۱
(5) انفطار آیت نمبر٦ (6) الواقعہ آیت نمبر۷۷
(7) الحاقہ آیت نمبر٤٠ (8) بنی اسرائیل آیت نمبر٦٠۔
(9) النور آیت نمبر۳٤ (10) اعراف آیت نمبر۱٥۷
(11) المائدہ آیت نمبر۱٥ (12) الزمر آیت نمبر۲۲
(13) الفتح آیت نمبر۲۸

يتلوه شاهداً (1) اپنے محبوب کوبھی فرمایاو جئنا بک علیٰ ھولاء شھیداً (2) اورامت کوفرمایا تکونوا شھداء علی الناس (3)۔

صفت الحق:

رب العالمین نے اپنے آپ کوحق کہاو ھو الحق (4) اپنی کتاب مبین کوحق کہا حتیٰ جاء کم الحق (5) اپنے محبوب حسین کوفرمایاقد جاء کم الحق (6) اورامت کوفرمایا اولٰئک ھم المومنون حقاً (7)۔

صفت المبین:

اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت مبین فرمائی ھوالحق المبین (8) اورکتاب مقدس کوفرمایا والکتاب المبین (9) محبوب کل کوفرمایا نذیر مبین (10) اورہم گنہگاروں کوفرمایا واصلحو اوبینوا (11)۔

صفت العلی:

اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت ذوالعلیٰ (بہت ہی بلند) فرمائی۔سبح اسم ربک الاعلیٰ (12) قرآن کوفرمایالعلی الحکیم (13) محبوب کوفرمایابالافق الاعلیٰ (14) امت کوفرمایاو انتم الاعلون (15)۔

---

(1) ھود آیت نمبر١٧
(2) النسآء آیت نمبر٤١
(3) الحج آیت نمبر٧٨
(4) سورة محمدآیت نمبر٢انفال آیت نمبر٣٢
(5) التوبہ آیت نمبر٤٨
(6) یونس آیت نمبر١٠٨
(7) انفال آیت نمبر٤
(8) النور آیت نمبر٣٥
(9) الدخان آیت نمبر١
(10) الحج آیت نمبر٤٩
(11) بقرہ آیت نمبر١٦٠ ع١٩پ٢
(12) الاعلیٰ آیت نمبر١
(13) الزخرف آیت نمبر٤
(14) النجم آیت نمبر٧
(15) آل عمران آیت نمبر١٣٩

صفت الہادی:

اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت ہادی بیان فرمائی ان ھدی اللہ ھو الھدیٰ (1) کتاب لاریب کوفرمایالاریب فیہ ھدیً (2) محبوب بےعیب کوفرمایاولقد جاء ھم من ربھم الھدیٰ (3) امت کوفرمایا و ازادھم ھُدیٰ (4)۔

صفت الرحمہ:

رب العالمین نے اپنی صفت رحمت کو یوں ظاہر فرمایا ربک الغفور ذو الرحمة (5) قرآن کریم کوفرمایاو رحمة للمومنین (6) نبی رحمت کوفرمایاو ما ارسلناک الا رحمة اللعالمین (7) امت کوفرمایا ففی رحمت الله (8)۔

صفت الطیب:

اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت طیب بیان فرمائی۔ان اللہ طیب (9) اپنی کتاب پاک کو فرمایاوھدوا الی الطیب من القول (10) اپنے محبوب پاک کوفرمایاالطیبات للطیبین (11) اورامت کوفرمایایتوفھم الملٰئکة طیبین (12)۔

صفت الداعی:

اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت داعی بیان فرمائی واللہ یدعوا الیٰ دار السلام (13) اپنی کتاب لاجواب کوفرمایااجیبوا داعی الله (14)

---

(1) الانعام آیت نمبر٧١
(2) بقرہ آیت نمبر٢
(3) النجم آیت نمبر٣٢
(4) سورة محمد آیت نمبر١٧
(5) کھف آیت نمبر٥٨
(6) یونس آیت نمبر٥٧
(7) الانبیاء آیت نمبر١٠٦
(8) آل عمران آیت نمبر١٠٨
(9) مشکوٰة ص٢٤١،مسند احمد ص ٢٣٨،خطب الرسول ص ١٣٧
(10) الحج آیت نمبر٢٤ پ١٧
(11) النور آیت نمبر٢٦ع٣
(12) النحل آیت نمبر٣٢
(13) یونس آیت نمبر٢٥
(14) احقاف آیت نمبر٣٠

داعیِ انقلاب نبی کوفرمایا **داعیــاًالــی الـلــه (1)** امت کوفرمایا**یــدعـون الی الخیر (2)**۔

صفت الصادق:

خودکوصادق کہا **ومن اصدق من الله حدیثا (3)** کتاب کوفرمایا **والذی جاء بالصدق (4)** محبوب کوفرمایا**مصدقاً لما بین یدیه (5)** امت کوفرمایا**الصادقین والصادقات (6)**۔

صفت احسن:

رب العزت نے خودکواحسن فرمایا **فتبارک الله احسن الخالقین (7)** اپنی کتاب کو**الله نزل احسن الحدیث (9)** فرمایااوراپنے احسن محبوب کو**لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم (10)** محبوب کی امت کو **ومن احسن قولاً ممن دعا الی الله (11)** فرمایاالغرض کلام خداہی سیرت مصطفیٰ ہے۔جب تک قرآن کریم اترتارہا تواللہ کے حبیب نے تعارف کرایا کہ یہ کلام خدا ہے۔محبوب خداکے وصال کے بعد قیامت تک قرآن کریم تعارف کرارہاہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔سچ ہے۔

تورات کہ بر موسیٰ انجیل کہ بر عیسیٰ
شد محو بیک نقطہ فرقان محمد

بقول عاشق صادق

کس قدر ایمان پرور شکل نورانی سی ہے
عظمت و پاکیزگی آیات قرآنی سی ہے

---

(1) احزاب ٤٦
(2) بقره آل عمران آیت نمبر١٠٤ع١١
(3) سورة النساء نمبر٨٧
(4) الزمر آیت نمبر٣٣
(5) بقره آیت نمبر٩٧
(6) احزاب آیت نمبر٣٥
(7) مومنون آیت نمبر١٤
(8) الزمر ٢٣
(9) التین آیت نمبر٦
(10) حم سجده آیت نمبر٣٣،

کس کا نام کارساز آیا زبان پر دوستو
سختی سکرات میں آرام آسانی سی ہے

قرآن کے بتدریج نازل ہونے کی ایک حکمت:

حضرات محترم! کلام خدا، کتاب ہدیٰ چونکہ تذکرہ محبوب ہے۔اس لئے تورات و انجیل زبور دیگر آسمانی صحائف بیک وقت اتارے گئے مگر قرآن کریم کم وبیش تئیس سال کے عرصہ میں اترا ہے اور خالق لم یزل مالک ارض وسماء نے اتارا ہے جو ہر چیز پر قادر ہے جس کی صفت **ان الله علیٰ کل شئی قدیر** ہے۔

جس نے زمین وآسمان، شجر وحجر، شمس وقمر، نباتات وجمادات غرضیکہ کل کائنات ارادہ کن سے بنائی ہے وہ مالک اس پر قادر تھا کہ قرآن کریم ایک ساتھ تیس پارے اتار دیتا مگر قادر ہونے کے باوجود تئیس برس لگائے ہیں۔اس لئے کہ یہ کتاب تذکرہ محبوب ہے اور محبّ کو محبوب کا تذکرہ پیارا لگتا ہے تو خالق بے مثل نے قرآن کریم کو تئیس سال میں اتارا۔ یعنی تئیس برس تک محبوب کی سیرت بیان کی محبوب کا تذکرہ کیا۔جس ہستی کا ذکر خالق بے مثل تئیس سال بیان کرے یہ بندہ ناچیز حقیر پرتقصیر اس دلبر، شافع محشر، پیغمبر، ساقی کوثر، نبی انور، محبوب رب اکبر کا تذکرہ کیا بیان کرسکتا ہے۔صرف اتنا ہی کہا جا سکتا ہے۔

وہ دانائے ختم رسل، مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن وہی فرقان وہی یاسین وہی طٰہٰ

واٰخر دعواناان الحمدلله رب العلمین

سید کونین ﷺ

پھر پیش نظر گنبد خضرا ہے حرم ہے
پھر نام خدا، روضۂ جنت میں قدم ہے
پھر شکر ِ خدا کہ سامنے محراب نبی ہے
پھر سر ہے مرا اور ترا نقشِ قدم ہے
محراب نبی ہے کہ کوئی طور تجلّی
دل شوق سے لبریز ہے اور آنکھ بھی نم ہے
پھر منتِ دربان کا اعزاز ملا ہے
اب ڈر ہے کسی کا، نہ کسی چیز کا غم ہے
پھر بارگہ سید کونین میں پہنچا
یہ ان کا کرم ان کا کرم ان کا کرم ہے
یہ ذرۂ ناچیز ہے خورشید بہ داماں
دیکھ ان کے غلاموں کا بھی کیا جاہ و چشم ہے
ہر موئے بدن بھی جو زباں بن کے کرے شکر
کم ہے بخدا ان کی عنایات سے کم ہے
رگ رگ میں محبت ہو رسول عربی کی
جنت کے خزائن کی یہی بیع سلم ہے
وہ رحمت عالم ہے شہ اسود و احمر
وہ عالم توحید کا مظہر ہے کہ جس میں
مشرق ہے نہ مغرب عرب ہے نہ عجم ہے
دل نعتِ رسول عربی کہنے کو بے چین
عالم ہے تحیر کا زبان ہے نہ قلم ہے

حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

نبی اکرم ﷺ کی افضلیت

خطبہ:

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہِ الکریم. اما بعد.

اعوذباللہ من الشیطان الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم. وکان فضل اللہ علیک عظیما(1). قال النبی ﷺ فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم و جعلت لی الارض مسجداً وطھوراً وختم بی النبیون وبعثتُ الیٰ الناس کافۃ(2). صدق اللہ العظیم، وصدق رسولہ النبی الکریم.

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے
نقش روئے محمد بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی
بزم کون مکاں کو سجایا گیا
وہ محمد بھی احمد بھی، حامد بھی، محمود بھی
حسن مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی
ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا

(1) سورۃ النساء آیت نمبر۱۱۳

(2) مسلم ص ۱۹۹ ج۱، مشکوٰۃ ص ۵۱۲ ج۱،مسند ابی عوانہ ص ۳۹۵ج۱،

اس کی شفقت ہے بے حد و بے انتہا
اس کی رحمت تخیل سے بھی ماوراء
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا
اس کی رحمت سے اس کو بسایا گیا
حشر کا ڈر مجھے کس لئے ہو قاسم
میرا آقا ہے وہ میر امولا ہے وہ
جس کے قدموں میں جنت بسائی گئی
جس کے ہاتھوں سے کوثر لٹایا گیا

جناب صدرذی قدر۔قابل صدرتکریم ارباب مجلس۔

ایمان کی جان افضلیت سیدالانس والجان:

رحمت للعالمین،سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت وافضلیت کاعقیدہ ہرمسلمان کاایمان بلکہ ایمان کی جان ہے۔مگراس عنوان پرگفتگوسب سے زیادہ مشکل ہے کہیں تذکرہ محبوب کے ساتھ کسی خدا کے رسول و نبی کی تنقیص وتوہین کا کوئی پہلوسامنے آگیاتو کفرلازم آجائے گا۔اس لئے تذکرہ فضیلت میں دونوں برگزیدہ ہستیوں کی عظمت سامنے رہے۔ گویامحبوب کبریا کا افضل ہونا فاضل کے مقابل ہے۔ارفع رفیع کے مقابل ہے اوراس فضیلت کوقرآن کریم کے پارہ تین کی پہلی آیت میں ارشادخداوندی ہے کہ ہم نے رسولوں کو آپ میں بعض کوبعض پرفضیلت دی ہے۔

انبیاء میں تفضیل ہے تفریق نہیں:

واضح رہے کہ انبیاء کے مشن میں تفریق نہیں لانفرق بین احد من رسلہٖ(1) مگر باہمی تفضیل قرآن وحدیث سے ظاہر ہے۔یہی وجہ ہے ہمارے آقاحسینوں میں احسن ہیں۔شریفوں میں اشرف ہیں۔جمیلوں میں اجمل ہیں۔کاملوں میں اکمل ہیں۔

(1) بقرہ آیت نمبر۲۸۵پ۳

رفیعوں میں ارفع ہیں۔فاضلوں میں افضل ہیں۔نبیوں میں برتر وبہتر ہیں۔رسولوں کے فخر ہیں۔

کائنات حسن جب پھیلی تو لامحدود تھی
اور جب سمٹی تو تیرا نام بن کر رہ گئی

جامع صفات رسولؐ:

جناب والا!یااس مسئلہ کو یوں سمجھئے کہ مختلف انبیاء ورسل میں جو جواوصاف وکمالات تنہا تھے۔وہ سب یکجاجمع کرکے اس ہستی کا نام محمد رکھ دیا گیا(1)۔

آدم کے حرف اول الف سے عیسیٰ کے حروف آخر یاء تک تمام کے محاسن ومناقب حسنِ محمد میں جمع ہیں۔آیئے ذرا کتاب اللہ اوراحادیث رسول اللہ کے آئینہ میں حسن وجمال کمال حسن محمد کوانبیاء میں فرداً فرداً بکھرادیکھیں اور پھرگلشن رسالت کے جملہ گلوں کوگلدستہ حسن محمد یکجاسجا کر رکھیں اور ظاہر ہے کہ جب گلدستہ میں گلہائے رنگ رنگ جمع کردیئے جائیں توحسن بھی بڑھ جاتا ہے۔خوشبو میں اضافہ ہوتا ہے۔عشاق کے لئے سامان تسکین بھی ہے اوراس گلدستہ کوگلشن کے ہرتنہا گل پرفضیلت ہے۔ایسے ہی محبوب خدا کوانبیاء ورسل پرافضلیت ہے(بقول مرشدنانوتوی)

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھی میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

حضرت آدم اورمحبوب خدا:

سامعین مکرم......سیدنا آدم علیہ السلام کے بہت سارے فضائل کتاب اللہ اور احادیث نبوی میں موجود ہیں مگروہی تمام فضائل رحمت للعالمین میں بھی موجود ہیں۔سیدنا آدم کوعلم الاسماء دیا (2) اپنے محبوب کوعلم القرآن دیا(3) اللہ نے حضرت آدم کواپنا شاگرد

(1) روح المعانی ص ۲۱۷ ج۷، (2) ۱ستدلال و علم آدم الاسماء کلھا بقرہ آیت نمبر۳۱ پ۱ (3) وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک وعظیما، النساء آیت نمبر۱۳

ظاہر کیا اور اپنے محبوب کو معلم کتاب وحکمت ظاہر کیا(1)۔قرآن کریم نے فنسی آدم کہہ کر نسیان آدم بتایا(2)۔ادھر محبوب کو فلا تنسیٰ کہہ کر دم نسیان کو ظاہر کیا(3)......آدم کو سجدہ کرایا گیا جو ایک مرتبہ ہوا(4) ...... یہاں قیامت تک انسانوں اور فرشتوں کو اپنے محبوب پر درود کا حکم دیا اور خالق کائنات نے اپنا عمل بھی یہی بتایا(5)۔

سیدنا آدم کا امتحان بھی درخت سے ہوا(6)......آمنہ کے لال کا امتحان بھی بیت رضوان میں ایک درخت کے نیچے ہوا(7) حضرت آدم کا امتحانی درخت کڑی آزمائش کا سبب بنا۔ رحمت اللعالمین کا درخت، رضائے الٰہی، نزول سکینہ، وجوب جنت،عطاء خداوندی اور فتوحات کثیرہ کا سبب بنا(8)۔سیدنا آدم جنت سے زمین پر آئے تو خلیفہ بنے(9)۔رحمت للعالمین زمین سے عرش بریں پر گئے تو امام الانبیاء بنے(10)۔

حضرت ادریس اور امام الانبیاء:

سامعین مکرم۔سیدنا ادریس کو اللہ تعالیٰ نے صدیق کہا(11)۔محبوب کبریاً صادق مصدق نبی کی نگاہوں نے صدیق پیدا کئے (12)۔سیدنا ادریس کو رفع مکانی ملی(13) اور آمنہ کے لال کو رفع ذکر عطا ہوا(14) اور اس قدر تذکرہ محبوب ہوا کہ اذن،تکبیر،کلمہ طیبہ،

(1) استدلال لقد من الله على المومنين اذ بعث فيهم رسولا آل عمران آیت نمبر۱٦٤
(2) ولقد عهدنا الى آدم من قبل فنسى الخ طٰهٰ آیت نمبر۱۱٥
(3) سنقرئك فلا تنسىٰ الاعلیٰ آیت نمبر٦ (4) اسجدو لآدم بقره آیت نمبر۳٤
(5) یاایهاالذین آمنوا صلو علیه وسلموا تسلیما الاحزاب آیت نمبر۱۲٥٦۔
(6) ولا تقربی هذه الشجره البقره آیت نمبر۲٥
(7) لقدرضی الله عن المومنین،الفتح آیت نمبر۱۸
(8) اسکی تشریح کے لئے فتح الجواد ج ٤ کا مطالعه کیجئے
(9) واذقال ربك للملائكه انی جاعل فی الارض خلیفه بقره آیت نمبر۳۰
(10) سیرت حلبیه ص ٤٨٧ ج۱
(11) استدلال انه کان صدیقا نبیاء مریم آیت نمبر٤١
(12) والذی جاء بالصدق الزمر آیت نمبر۳۳ (13) ورفعنا ه مکانا علیا مریم آیت نمبر٥٧
(14) ورفعنا لك ذکرك انشراح آیت نمبر٤

کلمہ شہادت،خطبہ،نماز حتیٰ کہ قبر کے سوال و جواب میں بھی ہادی اکرم کا نام ہے۔حضرت ادریس کو علم خیاطی دیا گیا(1)۔ محبوب کبریا کو علم ربانی عطا ہوا(2)۔سچ ہے۔

بقول مرشد نانوتویؒ

فلک پہ عیسیٰ و ادریس ہیں تو خیر سہی
زمین پر جلوہ نما ہیں محمد مختار

حضرت نوح اور خاتم الانبیاء:

حضرات مکرم......اللہ کے الوالعزم نبی اور رسول نوح علیہ السلام کی زندگی پر غور کرو۔ سیدنا نوح علیہ السلام کی کشتی امت کی نجات کا سبب ہے(3)۔آمنہ کے لال کا وجود با مسعود خود ہی سبب نجات ہے۔جو کشتی نوح میں گیا اسے نجات ملی۔یہاں رحمت عالم کی آل اطہار سے محبت اخروی نجات کا سامان ہے......سیدنا نوح کی کشتی پانی پر چلی۔رحمت عالم کی براق آسمان پار کر گئی۔کشتی نوح سبب امتحان ہے اور معراج نبی الٰہی انعام ہے سیدنا نوح علیہ السلام نے قوم کو نافرمانیوں سے تنگ آ کر بددعا دی(4)، محبوب کبریا نے طائف کے پتھر کھا کر ہدایت کی دعا دی(5)۔ سیدنا نوح کو صرف ان کی قوم کی طرف بھیجا(6)۔اپنے محبوبؐ کو پوری انسانیت کا نبی بنا کر بھیجا(7)۔

خلیل اور حبیب ﷺ:

حضرات محترم......سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

(1) معارف القرآن ص ٤١ ج٦،ازمفتی،قرآن کے بکھرے موتی ص٢٦٦
(2) وعلمك و مالم تکن تعلم،نسآء آیت نمبر۱۱۳
(3) یانوح اهبط بسلام منا وبرکات علیك وعلیٰ امم ممن معك هود آیت نمبر٤٨
(4) رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیّارا،نو ح آیت نمبر۲٦
(5) استدلال،اللهم اهد قوم فانهم لایعلمون تفسیر عزیزی ص ٦١ پ٢٩،تفسیر کبیر ص ١٢٧ج٣٢ (6) انا ارسلنا نوحاً الی قومه نوح آیت نمبر۱
(7) قل یاایهاالناس انی رسول الله الیکم جمیعاً اعراف آیت نمبر ١٥٨

درمیان بہت ساری مشابہتیں اور مماثلتیں ہیں......خلیل پر نار گلزار ہے (1)، محبوب کے دنیا میں قدم رکھتے ہی ایرانی آتش کدہ گلزار ہے (2)......خلیل کو کعبہ بنانے کا حکم ہے (3)، محبوب کو کعبہ بسانے کا حکم ہے۔خلیل نے بھی پہلے نکاح کے بعد آخر عمر تک دوسرا نکاح نہیں کیا، آخر عمر میں باقی نکاح ہوئے (4)۔

محبوب نے بھی خدیجہؓ کی موجودگی میں کوئی نکاح نہیں کیا۔آخر عمر میں بقیہ نکاح کئے (5) خلیل کو قرآن نے نرم مزاج اور حلیم کہا (6)، محبوبؐ کو صاحب خلق عظیم کہا (7) خلیل نے کافر سے مناظرہ کیا (8)، محبوبؐ نے بھی مناظرہ کیا (9)۔خلیل کو لوگوں کی امامت دی، محبوبؐ کو نبیوں کی امامت کا تاج دیا۔خلیل نے رَاَکَو کَبَا ستاروں کو دیکھا (10) محبوبؐ نے افق اعلیٰ کو دیکھا (11)۔ خلیل نے کہا حسبی الله مجھے اللہ کافی ہے (12)، محبوب کو خدا نے کہا حسبک الله تجھے اللہ کافی ہے (13)۔

خلیل نے ہدایت چاہی سیہدین (14) محبوبؐ کو خود راہ ہدایت دی (15)۔خلیل کو لم تؤمن کہا (16)، محبوب کو اٰمَنَ الرَّسُوْلُ کہا (17)۔ خلیل سے جان مال اولاد سب

(1) یانار کونی برداً وسلاماً علیٰ ابراهیم،الانبیاء آیت نمبر٦٩

(2) عیون الاثر ص ٢٩ ج١، سیرت ابن هشام ص ١٩٠ الخصائص اکبریٰ ص ٣٩٧ ج٣ البدایه ص ٢٦٨

(3) واذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت،بقره آیت نمبر تفصیل فتح الباری ص ٦٨٥ ج٦، سیرت مصطفی ص ١٣٥ ج

(4) سیرت انبیاء کرام ص١٦٧ ج١،

(5) بخاری ص ٧٨٧ ج٢،مشکوٰة ص ٥٧٣ ج٢ زاد المعاد ص ٢٦ ج١،سیرت مصطفی ص ٤٩٩ ج٣،

(6) استدلال ان ابراهیم لاواه حلیم توبیه آیت نمبر ١١٤

(7) انك لعلیٰ خلق عظیم القلم آیت نمبر٤

(8) واذقال ابراهیم لابیه آزر اتتخذاصناما الٰهه انعام آیت نمبر٧٥تا٧٤

(9) قل یااهل الکتاب تعالوا لیٰ کلمه الخ آل عمران آیت نمبر٦٤

(10) سورة انعام آیت نمبر٧٦

(11) وهوباالافق الاعلیٰ النجم آیت نمبر٧

(12) التوبه آیت نمبر

(13) یاایهاالنبی حسبك الله انفال آیت نمبر٦٤

(14) فانه سیهدین زخرف آیت نمبر٢٧

(15) فهدیٰ سورةضحی آیت نمبر٧

(16) بقره آیت نمبر٢٦٠

(17) بقره آیت نمبر٢٨٥

کچھ لیا گیا ہے۔محبوب کو سب کچھ بن مانگے دیا گیا ہے، خلیل خالق کو راضی کرے، محبوب کو خالق راضی کرے، ارشاد ربانی ہے، ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ (1)۔

اسماعیل اور محبوب رب جلیل:

حضرات محترم......سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے فرزند جلیل سیدنا حضرت اسماعیل اور آنحضرت ﷺ کے مابین بھی یہ کرشمہ کارفرما ہے۔سیدنا اسماعیل کو قرآن کریم نے صادق الوعد سچے وعدے والا کہا ہے (2)۔

اپنے محبوب کو صرف سچے وعدہ والا ہی نہیں بتایا بلکہ محبوب کی امت کی زبانی وعدوں کے سچے ہونے کی تصدیق کرائی سیدنا اسماعیل نے اہل وعیال کو نماز وزکوٰۃ کا حکم دیا (3)۔ سیدنا محبوب خدا نے بھی اہل وعیال کو اعمال صالحہ کا حکم دیا (4)......سیدنا اسماعیل سے کعبہ بنوا کر اس میں عبادت کا وعدہ لیا (5)......محبوب کی منشاء کے مطابق بیت اللہ کو عبادت گاہ بنایا (6)......سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ بنے (7) تو محبوب خدا ابن ذبیحین کہلائے (8)......اگر اسماعیل پر چھری نہ چلی تو سبب روح محمدی اور تجلی نور نبوت محمد ﷺ تھی جو روح اسماعیل میں جلوہ گر تھی (9)۔

(1) سورة الضحی آیت نمبر ٥

(2) مریم آیت نمبر٥٤

(3) وکان یامر اهله بالصلوٰة والزکوٰة مریم آیت نمبر٥٥

(4) وامر اهلك بالصلوٰةواصطبر علیها سورة طٰهٰ نمبر ١٣٢

(5) وعهدنا الیٰ ابراهیم واسماعیل ان طهرا بیتی للطائفین الخ بقره آیت نمبر١٢٥

(6) فلنولینك قبله ترضا ها بقره آیت نمبر١٤٩

(7) سیرت انبیاء کرام ص ٢٣٧ ج١،انی ارافی المنام انی اذبحك صفات آیت نمبر١٠٢

(8) ذبیحین کی تفصیل،سیرت مصطفی ص ٦٠ ج١، البدایه ص٢٤٤ ج٢،طبقات ابن سعد ص٨٨ ج١ خصائص کبری ص٤٥ ج١

(9) عن الشعبی قال فی صحیفه ابراهیم انه کائن من ولدك شعوب و شعوب حتی یاتی النبی الامی الذی یکون خاتم الانبیاء حضرت شعبی کهتے هیں حضرت براهیم کے صحیفه میں تها که تیری نسل سے خاندان پر خاندان آئینگے یهاں تك که نبی امی ﷺ مبعوث هوں گے جو سلسله نبوت کو ختم کریں گے۔

دل ربائے زلیخا اور محبوب پروردگار:

جناب والا ...... انبیاء علیہم السلام سے ایک حسین، دلنشین، صاحب جمال وکمال نبی سیدنا یوسف علیہ السلام ہیں لیکن محبوب خدا کا کوئی ہمسر نہیں۔ یوسف علیہ السلام نے ایک خواب دیکھا جو چند سال بعد اقتدار مصر کی صورت میں ہوا **(1)**۔ محبوب کبریا ﷺ نے جو خواب دیکھا ایک سال میں فتح مکہ کی شکل میں نظر آیا **(2)**۔ حسین یوسف کے خلاف بھائیوں نے قتل کا مشورہ کیا **(3)**۔ احسن واجمل محبوب کے خلاف مشرکین مکہ نے قتل کا فیصلہ کیا **(4)**۔ حسین یوسف نے اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا **(5)** احسن محبوب محمدؐ نے فتح مکہ پر سب کو معاف کر دیا **(6)**۔ حسین یوسف نے اپنے مخالف دشمن بھائیوں کو مصر سے غلہ بھیجا کہ قحط دور ہو **(7)**۔ احسن محبوبؐ نے زمانہ قحط میں نجد سے اہل مکہ (جو ازلی دشمن تھے) کو غلہ بھیجا **(8)**۔ سیدنا یوسف کو علم تعبیر دیا گیا **(9)**۔ تو محبوب کی امت میں اس علم کے بڑے بڑے ماہر پیدا ہوئے **(10)**۔ حسن یوسف کو دیکھ کر مصر کی عورتیں دیوانی ہوئیں **(11)**۔ حسن محبوب محمدؐ پر عرب وعجم جانثار رہا **(12)**۔ حسن یوسف کا نظارہ کرنے والی عورتوں نے انگلیاں کٹوائیں **(13)**۔ احسن محبوبؐ کے حسن کا منظر دیکھنے والوں نے جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ حسن یوسف کا

(1) اسماء النبی ص۷۱۲ ج۱ بحواله طبقات ابن سعد ص ۱٦۳ ج۱
(2) تفصیل سیرت النبی جدید ص ۷٦۹ ج۲
(3) اقتلو یوسف سورة یوسف آیت نمبر۹
(4) هجرت کی رات مشرکین کا قتل کیلیے میٹنگ کرنا
(5) لاتثریب علیکم الیوم، سورة یوسف آیت نمبر۹۲
(6) الیوم یوم المرحمة سیرت النبی جدید ص ۸۹٤ ج۲
(7) سیرت انبیاء کرام ص ۳۲۷ ج۱
(8) پیغمبر اسلام اور اخلاق حسنه ص ۹۰
(9) ویعلمك من تاویل الاحادیث سورة یوسف آیت نمبر٦
(10) حضرت ابوبکر بهی تعبیر کے ماهر تهے اس سلسلے میں حضرت ابن سیرین کی شهرت هے
(11) وقلن حاش لله ما هذا بشرا یوسف آیت نمبر۳۰
(12) جنگ احد میں حضرت طلحه کا اپنے هاتهوں کا شل کرانا اس کی دلیل هے
(13) وقطعن ایدیهن سورة یوسف آیت نمبر۳۰

نظارہ کرنے والی بے ہوش ہو کر انگلیاں کاٹتی ہیں مگر جلوہ حسن محبوبؐ کے دیدار کرنے والے با ہوش وحواس گردنیں پیش کرتے ہیں۔ حسن یوسف کا نظارہ کرنے والی کلمہ نہیں پڑھ سکیں۔ حسن محبوب کا جلوہ دیکھنے والے رضی اللہ عنہم کے اعزاز سے نوازے گئے **(1)**۔

جمال کو تیرے کب پہنچے حسن یوسف کا
وہ دلربائے زلیخا تو شاہد ستار

کلیم اللہ اور حبیب اللہ:

جناب والا! سیدنا موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں ممتاز نبی ہیں، صاحب کتاب ہیں، صاحب شریعت ہیں، آمنہ کے لال کے بعد سب سے زیادہ امت والے ہیں اللہ کے کلیم ہیں۔

کلیم اللہ کے بچپن کے مطالعہ سے ان کی والدہ اور بہن کا ذکر ملتا ہے معلوم ہوتا ہے یتیم تھے **(2)** حبیب اللہ کے والد بزرگوار حضرت عبداللہ آپ کی ولادت باسعادت سے پہلے راہی ملک عدم ہوئے **(3)** ...... کلیم اللہ کی تربیت کرنے والی خاتون سیدہ آسیہ وارث جنت بنی **(4)**، حبیب اللہ کی دایہ سیدہ حلیمہ بھی رضی اللہ عنہا کے اعزاز سے معزز ہوئیں **(5)**۔ کلیم اللہ نے مصر چھوڑا تو کامیاب واپس آئے **(6)** حبیب اللہ نے مکہ چھوڑا تو فاتحانہ انداز سے پھر داخل ہوئے **(7)** کلیم اللہ کی زوجہ دختر شعیب نے قبل از نکاح قوت وامانت کے محاسن بیان کئے **(8)** حبیب اللہ کی زوجہ نے دوران تجارت کمال صدق دیانت دیکھ کر دل وجان وار دیئے **(9)** کلیم اللہ پر پہلی وحی طور پہاڑ پر **(10)** حبیب اللہ پر پہلی وحی جبل نور پر **(11)** کلیم اللہ کتاب تورات لینے گئے اور اسی لئے لایا گیا۔ حبیب اللہ جس جگہ تھے کتاب وہاں

(1) البینه آیت نمبر۸ مجادله آیت نمبر۲۲
(2) سیرت حلبیه ص ۵۰۸ ج۱، نصف آخر
(3) هادی عالم ص ٤۲
(4) سیرت حلبیه ص ۵۰۹ ج۱ نصف آخر
(5) هادی عالم ص ٤۵
(6) سیرت مصطفی ص۲۳ ج۳
(7) معارف القرآن ص۸٤ تا ۱۱۰ ج٦
(8) vالبدایه ص۲٤٤ ج۱، ترجمان السنة ص۵۱٦ ج۳
(9) تذکار صحابیات ص ۳٦ تفسیر عزیزی ص ٤۷۱
(10) ونادینا ه من جانب الطور الایمن سورة مریم آیت نمبر۵۲
(11) سیرت حلبیه ص ۱۱۳ ج۱

آئی(1) کلیم اللہ قوم کو لے کر دشمن سے رات کو چلے (2) حبیب اللہ اپنے صدیق اکبر کو لے کر شب ہجرت رات کو چلے کلیم اللہ کی قوم گھبرائی تو تسلی میں **معی ربی** میرا رب میرے ساتھ ہے (3) فرمایا۔ حبیب اللہ کے حبیب صدیق کو جب اللہ کی امانت خاص سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر لاحق ہوئی تو جواب میں **ان اللہ معنا** اللہ ہمارے ساتھ ہے (4) فرمایا...... کلیم اللہ کی قوم کو فتح ان کے خلیفہ یوشع ابن نون کے ہاتھ پر ہوئی (5)۔ حبیب اللہ کی جماعت کو فتوحات صدیق و فاروق کے ہاتھوں ہوئیں (6)۔

کلیم اللہ نے شرح صدر کی دعا مانگی **رب شرح لی صدری و یسرلی امری** (7) حبیب اللہ کو بن مانگے شرح صدر عطا کیا **الم نشرح لک صدرک** (8) کلیم اللہ کو ہم کلامی سے نوازا گیا (9)...... حبیب اللہ کو قرب خاص اور دیدار تجلیات ربانی سے نوازا گیا (10)...... کلیم اللہ طور پر اپنی مرضی سے گئے اور پیغمبری مل گئی (11)

خدا کے دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
آگ لینے کو گئے پیغمبری مل جائے

(جسکو مولانا ضیاء القاسمی پنجابی میں یوں بیان فرماتے تھے "دوروں ویکھیاں اَگ اے کول پہنچے تے رَب اے") ...... حبیب اللہ کو شب اسریٰ کا دلہا بنا کر ملائکہ کی نورانی بارات کے ساتھ عرش بریں پر بلایا گیا (12)۔ کلیم اللہ سے چالیس راتوں کے وعدے لئے گئے (13)، حبیب اللہ کو ہر وقت اپنے قرب خاص سے نوازا گیا، کلیم اللہ طلبگار دیدار ہے مگر

---

(1) سیرت النبی جدیدص ۱۵۲ ھادی عالم ص ٦٩
(2) معارف القرآن ص ٥٢٥ ج٦،مفتی
(3) سورة الشعراء آیت نمبر٦٢
(4) توبہ آیت نمبر٤٠
(5) تفسیر حقانی ص ٣٠٥
(6) معارف القرآن٥٢٦ ج٦۔
(7) طٰه آیت نمبر ٢٦
(8) سورۃ انشراح آیت نمبر١،ان دونوں کی تطبیق،معارف القرآن ص ٥٢٦ ج٦،مفتی تفسیر حقانی ص ٢١٠ ج٥میں دیکھئے
(9) تفسیرعزیزی ص٤٧
(10) تفسیر عزیزی ص ٣٦٢
(11) تفسیر عزیزی ص ٤٧ پ ٣٠
(12) تفسیر عزیزی ص ٣٦٢پ ١٣٠
(13) معارف القرآن ص ٩٧ ج٦،تفسیر ابن کثیر ص ٢١٦ ج٢

خالق کی طرف سے **لن ترانی** کہہ کر انکار ہے (1) حبیب اللہ سے کچھ عجب پیار ہے، محبوب میٹھی نیند کر رہے ہیں اور خالق کو انتظار ہے کلیم اللہ طور پہاڑ پر اک تجلی برداشت نہ کر سکے (2) حبیب اللہ شب معراج انوارات وتجلیات کے پردوں میں لپٹے، **ثم ادنیٰ فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنیٰ** کلیم اللہ نے قوم کو لے کر دریا پار کیا (3)، حبیب اللہ کی مراد سیدنا فاروق اعظم نے خط لکھ کر خشک دریاؤں کو چلایا (4)، کلیم اللہ نے پتھر پر عصا مارا چشمے جاری ہوئے (5)، حبیب اللہ نے پیالے میں انگلیاں رکھیں تو چشمے جاری ہو گئے (6)، سچ ہے۔

خدا کے طالب دیدار حضرت موسیٰ
تمہارا لیجئے خدا آپ طالب دیدار
کہاں بلندی طور اور کہاں تیری معراج
کہیں ہوئے ہیں زمین و آسمان ہموار

....

حسن یوسف اور ہے حسن محمد اور ہے
طور سینا اور ہے، عرش معلیٰ اور ہے
گل کو کیا ہے مشابہت رخ لالہ رنگ سے
اس کی بہار اور ہے اس کی بہار اور ہے

حضرات مکرم انبیاء علیہم السلام کے کمالات ومحاسن کا تفصیلی مطالعہ کیا جائے تو ہر ہر نبی پر گفتگو ہوسکتی ہے...... مگر مضمون کی طوالت کے ڈر سے مختصر کرتا ہوں۔ سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی زمانہ کے رسول اور نبی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو روح ہیں

---

(1) سیرت النبی جدید ص ١٥٢ ج١،ھادی عالم ص ٦٩
(2) فلما تجلی ربه للجبل جعله دکاء وخرموسیٰ صعقا،اعراف آیت نمبر١٤٣ ترجمان السنة ص٥١٦ ج٣
(3) حقانی ص ٢٢٩ ج٥ عزیزی ص٥٠ پ٣٠،اشارہ واز لفناثم الآخرین،الشعراء آیت نمبر٥٢٤
(4) ترجمان السنة ص ٣٢٩ ج٤
(5) فانبجست منه اثنتا عشرة عینا سورة اعراف آیت نمبر١٦٠ تفسیر عزیزی ص ٤٧
(6) بخاری ص ترجمان السنة ص ٢١٣ عن عبدالله بن مسعودؓ

اور مسیح بھی ...... بے پدر پیدا ہوئے...... صاحب کتاب ہوئے۔ مماثلت و مشابہت اور رحمت للعالمین کی فضیلت ملاحظہ ہو۔ حضرت عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہوئے (1)۔ حضرت محمد رسول اللہ کی ولادت سے قبل والد بزرگوار کا وصال ہو چکا تھا گویا دونوں شفقت پدری سے محروم ......عیسی روح اللہ کی تائید روح القدس سے ہوئی (2)۔ محبوب کی تائید روح القدس نے بھی کی اور خود خدا نے بھی، روح اللہ بچپن میں والدہ کی گود میں بولے اور اپنا مقام عبدیت بیان کیا قال انی عبداللّٰہ (3) محبوب کبریا والدہ کی گود میں بعد میں گئے سر سجدہ میں پہلے رکھا ہے اور اللہ کے مقام معبودیت کا اظہار کیا ہے (4)۔

روح اللہ کی والدہ ماجدہ پر الزام لگا تو صفائی دی گئی حبیب اللہ کی والدہ پر نہ الزام لگ سکا اور نہ ہی صفائی کی ضرورت پڑی۔ روح اللہ نے مردوں کو زندہ کیا (5) حبیب اللہ نے ان پتھروں کو زندگی بخشی جنہیں حیات کا تصور نہ تھا (6) روح اللہ ہی وہ نبی مرسل ہیں جنہوں نے رحمت للعالمین کی آمد کا خاص اعلان کیا۔ فرمایا کہ نبی رحمت میرے بعد آئے گا (7) میرے اور ان کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہوگا۔ دوسرا ان کا نام بتایا وہ احمد ہوں گے یہ نام والدہ ماجدہ نے تجویز کیا (8) محمد نام دادا اکرم نے رکھا تھا (9)......روح اللہ ہی وہ نبی ہیں جو آخر زمانہ میں آخری محبوب کے امتی ہونے کا اعزاز حاصل کریں گے فریضہ جہاد ادا کریں گے کامیاب و کامران ہوں گے (10) اور محبوب کبریاء کے روضہ اطہر میں آقا اور شیخین کے

(1) مسند احمد ص ٤٣٧ ج٢،ترجمان السنة ص ٥٨٠ ج٣

(2) وایدنا ہ بروح القدس البقره، پ٣

(3) سورة مريم آیت نمبر٣٠ (4) تفسير عزيزى ص ٣٦١ پ ٣٠

(5) اشاره واحى الموتىٰ باذن الله سوره آل عمران آیت نمبر٤٩ تفصیل دیکھئے،تفسیر جلالین ص ٥١ ج١١، حاشيه ٣١،٣٠ ابن كثير ص ٤١٠ ج١،روح المعانى ص ١٦٩ ج٣، تفسير حقانى ص ٥٧ ج٢،الجامع الاحكام القرآن للجصاص، ص ٦١ ج٤،

(6) ترجمان السنة ص ٤١١ ج٤ (7) من بعد اسمه احمدسورة صف آیت نمبر٦

(8) سيرت مصطفى ص سيرت حلبيه ص اسم محمد ص ٢٦

(9) سيرت حلبيه ص،طبقا ابن سعد ص ٦٣ ج١،سيرت مصطفى ص

(10) مسنداحمد ص ٤٠٦ ج٢،بخارى ص ٤٨٩ ج١ مسلم ص ٨٧ ج١،ابوداؤد ص ١٣٥ ج١، ابن ماجه ص ٣٠٨ ابن كثير ص ١٦ ج٣فتح البارى ص ٣٥٧ ج٦

ساتھ دفن ہوں گے (1)۔ ایک روایت کے مطابق شیخین درمیان میں ہوں گے دائیں اور بائیں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے (2) گویا دو یار۔ صدیق، عمر، دو نبی محمدؐ و عیسیٰ کے درمیان اٹھیں گے۔ روح اللہ کی والدہ ماجدہ کو مریم صدیقہ کہا جاتا ہے (3)......حبیب اللہ کی اہلیہ طیبہ طاہرہ عائشہ صدیقہ کو مریم اسلام کہا جاتا ہے۔ روح اللہ کی والدہ ماجدہ کی صفائی خود روح اللہ کم سن بچے نے دی (4) اور عزت رسول مریم اسلام صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ کی صفائی خود خالق لم یزل نے دی (5)...... پورے قرآن کریم میں جس نبی پر کسی قوم کے الزام کا ذکر ہے۔ تو جواب بھی نبی نے دیا ہے۔ مگر خاتم الانبیاء سیدنا محمد ﷺ پر جب کوئی الزام لگایا گیا اس کا جواب خود رب العالمین نے دیا ہے۔ پھر تمام انبیاء کے محاسن و مناقب کو ایک ذات مصطفیٰ میں جمع کر دیا گیا ہے (6)۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
کائنات حسن جب پھیلی تو لامحدود تھی
اور جب سمٹی تو تیرا نام بن کر رہ گئی

یا پھر بقول مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

(1) مشکوٰۃ ص ٤٨٠ ج٢،وفاء الوفا للسهموى ص ٢٢٣ ج١٠ مواهب للزرقانى ص ٢٩٦ ج٨،مواهب لدنيه ص ٣٨٢ ج٢، ترمذى ص ٢٠٢ ج٢ كنزالعمال ص ٦٢٠ ج١٤

(2) اس کا حوالہ گزرچکاھے

(3) وامه صديقه سورة المائده آیت نمبر٧٥

(4) حضرت عیسیٰ کی کلام کی طرف اشارہ سورۃ مریم آیت نمبر٣٠۔

(5) حضرت عائشہؓ کی برات میں سورہ نور کی ١٥ آیات کا نزول معارف القرآن ص ٣٦٤ ج٦،مفتیؒ (6) روح المعانى ص ٢١٧ ج٧۔

تو فخرِ کون و مکاں زبدہ زمین و زمان
امیر لشکر پیغمبراں شہ ابرار
تو بوئے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبی
تو نور شمس ہے گر اور انبیاء ہیں شمس و نہار

وآخردعواناان الحمدلله رب العلمین

سلام بدرگہِ رسولِ انام

سلام اس پر جو بن کے رحمۃ للعالمین آیا
سلام اس پر جو بن کر شاللمذنبین آیا
سلام اس پر کہ جس کو اہل مکہ نے ستایا تھا
سلام اس پر کہ جس کی راہ میں کانٹے بچھاتے تھے
سلام اس پر کہ جس کی آہ سن کر مسکراتے تھے
سلام اس پر کہ پتھر اہل طائف نے جسے مارے
لہو میں ہوگئے تھے جس کے کپڑے تر بتر سارے
سلام اس پر غریبوں اور یتیموں کا جو والی ہے
سلام اس متاع و مال سے گھر جس کا خالی ہے
سلام اس پر جو پانی لاکے پیاسوں کو پلاتا تھا
سلام اس پر جو بھوکا رہ کر غیروں کو کھلاتا تھا
سلام اس پر کہ جس نے ظلم و استبداد سے روکا
ستم رانی سے روکا جبر سے بیداد سے روکا
سلام اس پر کہ جس کا کام تھا یادِ خدا کرنا
غلاموں اور یتیموں، باندیوں کا دم سدا بھر
سلام اس پر سبق جس نے دیا ہم کو صداقت کا
ہدایت کا، امانت کا، شجاعت کا،عدالت کا
سلام اس پر کہ جس کی یاد سے تسکین ہوتی ہے
سرور و کیف حاصل ہوتا ہے، تزئین ہوتی ہے

سلام اس پر کہ خوفِ حق بھرتا جس کے سینے میں
مہک آتی تھی بڑھ کر مشک سے جس کے پسینے میں
سلام اس پر جو آیا بن کے سردارِ ابن آدم کا
شب اسراء بڑھایا جس نے رتبہ عرش اعظم کا
سلام اس پر ادا اللہ والی جس کو بھائی ہے
سلام اس پر کہ جس پر شیفتہ ساری خدائی ہے
سلام اس پر جو آیا لے کے پیغامِ وفاداری
سلام اس پر، زباں پر جس کی تھا ذکر خداجاری
سلام اس پر جو وارث ابرِ رحمت کا خزینہ ہے
زمیں کا مایۂ صد ناز مکہ ہے، مدینہ ہے

(حضرت مولانا وارث علی مظاہری خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ)

رحمت اللعالمین ﷺ

خطبہ:

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہِ الکریم ...... اما بعد.

اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیمo بسم اللہ الرحمن الرحیمo

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین(1).

یہ قرآن مبین ہے رحمۃ للعالمین
تیری عظمت کا امین ہے رحمۃ للعالمین
تو حسینوں کا حسین تو جمیلوں کا جمیل
تو امینوں کا امین ہے رحمۃ للعالمین
تیرا کوچہ، تیرا در، تیرا مدینہ، تیری راہ
رشک فردوس بریں ہے رحمۃ للعالمین
تیرا جلوہ، تیری خو، تیرا تقدس، تیری ذات
حاصل علم و یقین ہے رحمۃ للعالمین
تو ہے ہر پہلو سے رحمت، بزم عالم کیلئے
تو سراپا دلنشین ہے رحمۃ للعالمین

نبی رحمت بحیثیت مجسمہ رحمت:

صدر محفل، سامعین گرامی اور عزیز ساتھیو......السلام علیکم۔ آج میرا موضوع سخن ہے ''نبی رحمت بحیثیت مجسمہ رحمت'' گرامی قدر ساتھیو! دنیا میں ہزاروں نامور اشخاص گزرے جو آسمان شہرت پر روشن انجم ہو کر چمکے۔ تاریخ نے انہیں مختلف خطابات اور القابات سے

(1) سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۱۰۷

نوازا۔ان خطابات سے ان کی شخصیتوں پر روشنی پڑتی ہے۔لیکن ان کے یہ خطابات ان کی اپنی ذات وصفات کے متعلق ایک نمایاں خصوصیت کے مظہر ہیں اوران سے یہ بات افشاء نہیں ہوتی کہ دنیا بھر کی مخلوقات سے اس ہستی کو کیا تعلق اورنسبت ہے؟ لیکن رحمت للعالمین ایسا خطاب ہے جو صرف اسی نسبت اور تعلق کا مظہر ہے جو ممدوح الوصف کو مخلوقات کے ساتھ ہے۔

سامعین! لغات کی ورق گردانی کی جائے تو رحمت کا لفظ پیار، ترس، ہمدردی، محبت اورخبر گیری کے معنیٰ لیے ہوئے ہے۔ہاں اگرکوئی شخص یہ کہے کہ میں ان اوصاف کے فیوض سے مستغنیٰ رہ سکتا ہوں۔ناممکن ہے اور ہر وہ شے جس میں نمودار ہونے۔ظہور پکڑنے اور اپنے وجود کی نمود رکھنے کی صلاحیت ہو، عالم کے نام سے موسوم کی جاتی ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم اور جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ عالم نباتات ہو یا عالم جمادات، عالم حیوانات ہو یا عالم جذبات، عالم علوی ہو یا عالم سفلی، عالم وجد ہو یا عالم شوق، عالم ذہنیات ہو یا عالم شباب نبی اکرمؐ ان سب کے لئے مجسمہ رحمت ہیں۔

رحمت خاصہ رحمۃ للعالمین:

صدر والا! لفظ رحمت ایسا ہے جو زبان خدا سے صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال ہوا ہے اور کسی کے لئے نہیں ہوا حتیٰ کہ کسی اور پیغمبر کے لئے بھی رحمت کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ آدم کا خلق ہے رحمت نہیں، شیث کی معرفت ہے۔رحمت نہیں، ابراہیم کی دوستی ہے۔رحمت نہیں۔اسماعیل کی قربانی ہے رحمت نہیں۔اسحٰق کی رضا ہے رحمت نہیں۔ صالح کی فصاحت ہے رحمت نہیں۔لوط کی حکمت ہے رحمت نہیں۔موسیٰ کی سختی ہے رحمت نہیں۔ایوب کا صبر ہے رحمت نہیں۔یونس کی اطاعت ہے رحمت نہیں۔یوشع کا جہاد ہے رحمت نہیں۔داؤد کی آواز ہے۔رحمت نہیں۔دانیال کی محبت ہے۔رحمت نہیں۔الیاس کا وقار ہے۔رحمت نہیں۔یحییٰ کی پاکدامنی ہے رحمت نہیں۔عیسیٰ کا زہد ہے رحمت نہیں۔لیکن جب آمنہ کے لال، محبوب رب ذوالجلال، صفات باکمال کی باری آئی تو خود رب نے ارشاد

فرمایا وما ارسلنک الا رحمة للعلمین ”ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے“۔

رحمۃ للعالمین کون ہوسکتا ہے:

ہاں ہاں! رحمۃ للعالمین وہی وجود مزکی ٹھہرے گا جس مقدس ہستی کا سب سے پیار ہے، جو سب پر ترس کھاتا ہے جو ہر ایک کا ہمدرد اور غمگسار ہے۔جس کی محبت عام ہے، جو ہر ایک کی مقتضیات کو اپنی تعلیم سے پورا کرسکتا ہے جو ہر ایک وساوس کو اپنے حقائق سے ہمدرد و دوست بنا سکتا ہے جس کے فیوض سے مادیات وذہنیات، تصورات وتصدیقات کو شادابی و درستی اور صحت وصداقت حاصل ہوتی ہے۔

کائنات محتاج رحمت ہے:

سامعین! غور کیجئے! وہی رحمۃ للعالمین ہوسکتا ہے جس نے اہل عالم بلکہ عالم در عالم کی بہبود وسود، رفاہ وفلاح، خیر وصلاح، عروج وارتقاء، صفاء وبہا کے لئے بلاشائبہ غرض اور بلا آمیزش طمع اپنی مقدس زندگی کو صرف کیا ہو۔

جس نے بندوں کو خدا سے ملایا ہو جس نے جلوہ الٰہی انسانوں کو دکھایا ہو۔جس نے دل کو پاک، روح کو روشن، دماغ کو درست، طبع کو ہموار بنایا ہو، جس کی تعلیم نے امن عامہ کو مستحکم اور مصلحت عامہ کو استوار کیا ہو۔ جو غریبی و امیری، جوانی و پیری، امن اور جنگ، امید اور ترنگ، گدائی و بادشاہی، مستی و پارسائی، رنج وراحت، حزن ومسرت کے ہر درجہ ہر پایہ اور ہر مقام پر انسان کی رہبری کرتا ہو، جس نے ملک کی بلندی، زمین کی پستی، رات کی تاریکی، دن کی روشنی، سورج کی چمک، جگنو کی دمک، ذرہ کی پرواز، قطرہ کی طراوت میں عرفان ربانی کی سیر کرائی، جس کی تعلیم نے درندوں کو چوپانی، بھیڑیوں کو گلہ بانی، رہزنوں کو جہاں بانی، غلاموں کو سلطانی اور شاہوں کو اخوانی سکھائی ہو، جس نے خشک میدانوں میں علم ومعرفت کے دریا بہائے ہوں، جس نے سنگ لاخ زمینوں سے کتاب وحکمت کے چشمے چلائے ہوں، جس نے خود غرضوں کو محبت قومی کا دردمند بنایا ہو جس نے

دشمنوں کو اپنا جگر بند ٹھہرایا ہو۔

صفات رحمۃ للعالمین:

اہل علم ہمدمو! وہی ہستی رحمۃ للعالمین کا تاج سر پر سجا سکتی ہے جو غریب کا محبّ ......مسکین کا ساتھی ......شاہوں کا تاج ......آقاؤں کا آقا ......غلاموں کا محسن......یتیموں کا سہارا......بے آسراؤں کا آسرا......بے خانماؤں کا ماویٰ ......دردمندوں کی دوا......چارہ گروں کا دردمند......مساوات کا حامی......اخوت کا بانی ......محبت کا جوہری......اخلاق کا مشتری......صدق کا منبع......صبر کا معدن......خاکساری کا نمونہ......رحمت ربانی کا پتلا......اولین انسان......آخرین رسول ﷺ ہو......اگر ایسی ہستی رحمۃ للعالمین کے لقب سے ملقب نہ ہوگی تو پھر ان جملہ صفات کے جامع کا اور کیا نام ہوگا؟۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی، غلاموں کا مولا
خطا کار سے در گزر کرنے والا
بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاصد کا زیر و زبر کرنے والا
قبائل کو شیر و شکر کرنے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

تعلیمات رحمۃ للعالمین:

صدر والا! رحمۃ للعالمین وہی ہے جس نے ملکوں کی دوری، اقوام کی بیگانگی، رنگتوں کا اختلاف اور زبانوں کا تباین دور کر کے سب کے دلوں میں ایک ہی ولولہ سب کے دماغوں میں ایک ہی تصور، سب کی زبانوں پر ایک ہی کلمہ جاری کر دیا ہو۔

جو کاہلوں کی طرح آسمان کی کنجیاں شخص واحد کے ہاتھ میں سپرد نہیں کر دیتا۔ جو روح کو سرگ یا نرگ میں دھکیل دینے کی طاقت صرف برہمنوں ہی کو عطا نہیں کرتا۔

جو نسل واحد کے افراد ہی کو خدا کی برگزیدہ قوم نہیں قرار دیتا۔ جو یہودیوں، عیسائیوں، زردشتیوں، برہمنوں، جینیوں، اور لاماؤں کی طرح اپنے سوا باقی سب پر رحمت وافضال کے بھرپور خزانے بند نہیں کرتا۔

رحمت کے متلاشی:

سامعین! رحمۃ للعالمین وہ ذات ہے جو بندہ کو خدا کی حضوری تک لے جاتی اور اسے **ادعونی استجب لکم** کی قدسی آواز سے آشنا بناتی ہے اور خدا و بندہ کے درمیان کسی تیسرے کے لئے کوئی رخنہ باقی نہیں چھوڑتی ہاں رحمۃ للعالمین وہی ہے جس کے دربار میں، عداس نینوائیؓ، بلال حبشیؓ، سلمان فارسیؓ، صہیب رومیؓ، ضماد ازدیؓ، ثمامہ نجدیؓ، ذوالکلاع حمیری، عدی طائیؓ، ابوعامر اشعریؓ، کرز فہری، ابوحارث مصطلقیؓ، سراقہ مدلجیؓ۔

پہلو بہ پہلو بیٹھے نظر آتے ہیں۔ اتنی قوموں اور اتنے مختلف الدعادی سرداروں کا مجمع کسی اور جگہ بھی نظر آتا ہے؟ اگر نہیں تو پھر ہم اسے رحمۃ للعالمین کہنے میں حق بجانب ہیں جس کے دربار میں ہر شخص اپنے اپنے ملک اور اپنی قوم کا حق وکالت ادا کر رہا ہے اور ہر شخص اپنے اپنے دامان دل کی وسعت کے موافق پھولوں سے جھولیاں بھر رہا ہے اور اپنے اپنے ملک کے مشام جان کو ان سے معطر کر رہا ہے۔

خدا نے رحمۃ للعالمین خود ان کو فرمایا
قسم اللہ کی رحمت ہی رحمت لے کر آئے ہیں

امیں بن کر امانت اہل دنیا تک وہ پہنچا دی
جو جبریل امین ان تک امانت لے کر آئے ہیں

دربار رسالت میں عثمان بن طلحہؓ

میرے دوستو! رحمۃ للعالمین وہی ہے، جس کے دربار میں عثمان بن طلحہؓ بھی موجود ہے **(1)** جو کعبہ کا کلید بردار ہونے سے حجازی قوموں کو اسی اعزاز کا مالک سمجھا جاتا تھا۔ جو عزت کلیسائے روما کے مسند نشین کو آسمان کے کلید برادر ہونے کی حیثیت سے حاصل ہے۔

دربار رسالت میں عبداللہ بن سلام:

اسی کے دربار میں عبداللہ بن سلامؓ بھی موجود ہے۔ نسب عالی کے سلسلہ کو دیکھو تو یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم علیہم الصلوۃ والسلام تک منتہی ہوتا ہے **(2)**۔ اللہ اللہ! قومی وجاہت پر نظر کرو تو یہود ان بنوقریظہ و بنوقینقاع و بنونضیر وخیبر وفدک کا بچہ بچہ انہیں خیرنا وابن خیرنا کہہ کر یاد کرتا ہے۔ فضیلت علمی اور امامت قوم کی بزرگی کا انداز کرنا ہو تو سن لو کہ ربیون اور احبار تک سیدنا وابن سیّدنا کہہ کر ان کو مخاطب کرتے ہیں **(3)**۔

دربار رسالت میں صرامہ ابن انسؓ:

اسی دربار میں صرامہ بن انس بھی حاضر ہے **(4)**۔ صحف انبیاء کا عالم ہے۔ سوریا اور یروشلم کے متواتر سفر کر چکا ہے۔ تورات وانجیل کو قدیم زبانوں میں پڑھا ہے۔ دربار ہرقل میں اس کی بڑی تعظیم کی جاتی ہے اور دربار حبش میں اس کی کرامتوں کا خوب چرچا ہے۔ عیسائیان حجاز کا گویا سب سے بڑا بشپ یہی ہے۔ اب وہی **ما المسیح ابن مریم الا رسول (5)** کو بار بار پڑھ رہا ہے اور توحید خالص کی لذت میں مستغرق ہے۔

(1) سیرت النبی جدیدس ٤٠٩ ج٢فتح الباری ص١٥ ج٨زرقانی ص ٣٣١ ج٢
(2) الاکمال فی اساء الرجال لصاحب المشکوۃ، مشکوٰۃ ص ٥٧٦ ج٢
(3) عمدۃ القاری ص ٥٢ ج١٧، سیرت مصطفی ص ٤٢٩ ج١، بخاری ص ٥٥٦ ج
ترمذی ص ٧١ ج٢، خصائص الکبریٰ للسیوطی ص ١٩٣ ج١،
فتح الباری ص ٢٢٠ ج٧، مسلم شریف ص٢٩٩ ج٢
(4) سیرت ابن ہشام ص ١٨٢ ج١، سیرت مصطفی ص ٤٧٥ ج١، ص ١٠٠
(5) سورۃ المائدہ

دربار رسالت میں سلمان فارسیؓ:

صدر والا! اسی رحمۃ للعالمین کے دربار میں سلمان بھی موجود ہے۔ فارس کے بڑے زمیندار کا اکلوتا بیٹا جو زردشتی مذہب چھوڑ کر کاتھولیکی عیسائی بنا پھر اطمینان قلب نہ پا کر دین حقہ کی طلب میں ایران سے شام، شام سے عراق، عراق سے حجاز پہنچا تھا۔

اب تو دل و جان کو حضور ﷺ کے قدموں کا فرش بنا چکا ہے۔ اگر کوئی شخص ان سے باپ دادا کا نام پوچھتا ہے تو فرما دیتے ہیں۔ ''سلمان بن اسلام بن اسلام سبعین مرۃ'' اسی طرح ستر بار کہتے چلے جاؤ **(1)**۔

دربار رسالت میں خالد بن ولیدؓ:

اسی دربار میں خالد بن ولید بھی حاضر ہے بت پرستی کی تائید اور بتوں کی حمایت میں شجاعت و مردانگی کے جوہر دکھا چکا ہے۔ حالات کا تقاضہ یہ ہے کہ فتح کا غرور اور غلبہ کا سرور اس کے ازدیاد غفلت اور ترقی رعونت کا سبب بن جائے لیکن رحمت عالم کی خاکساری نے اس فاتح کے دل کو بھی فتح کر لیا ہے۔ وہ خود ہی کھچا کھچا آتا ہے اور لات وعزیٰ کے توڑنے کی خدمت حاصل کرنے کی التجا کرتا ہے **(2)**۔

دربار رسالت میں شاہ حبش کا عریضہ:

سنئے سنئے! اسی دربار میں شاہ حبش کا عریضہ پیش ہو رہا ہے جو سلطنت چھوڑنے اور حاضر خدمت ہو جانے کا خواستگار ہے **(3)**۔

اسی دربار میں ذوالبجادین موجود ہے جو گھر بار اہل وعیال چھوڑ کر آیا ہے۔ کمبل کا تہہ بند، کمبل کا کرتہ، جس پر ببول کے کانٹوں سے بخیہ گری کی ہے، زیب تن ہے۔ فرط شوق اور

(1) ترجمان السنۃ ص ٢٠٢ تا ٢١٠ ج٣، سیرت ابن ہشام ص ٧٣ ج١، طبقات ابن سعد ص ٥٣ ج٤، الاصابہ ص ٦٢ ج٢ از ابن حجرؒ
(2) الاکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوٰۃ ص ٨، سیرت مصطفی ص ٤٥٠ ج٢
(3) عمدۃ القاری ص ١٤ ج١٧، ہادی عالم ص ٣١٨، سیرت مصطفی ص ٣٩٢ ج٢

جوش انبساط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آج شاہ کج کلاہ سے اپنے آپ کو برتر سمجھ رہا ہے۔

ظہور رحمت اغیار کے لئے:

ہاں ہاں! اسے رحمۃ للعالمین کہتے ہیں جو یہودیوں جیسی مخذول ومقہور قوم کے ساتھ ان الفاظ میں معاہدہ کرتا ہے۔ **وان بینھم النصر علیٰ من حارب (1)** اسے رحمۃ للعالمین کہتے ہیں جو خراج گزار اور مفتوح عیسائیوں کے ساتھ یوں معاملہ طے کرتا ہے۔ **ولا یغیر حق من حقوقھم** اسے رحمۃ للعالمین کہتے ہیں جو کافروں کو بھی بہ آواز بلند سناتا ہے۔ **لکم دینکم ولی دین (2)** تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین اسے رحمۃ للعالمین کہتے ہیں جو دین اور مذہب کے متعلق کل دنیا کو یہ اصول سکھاتا ہے۔ **لااکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی (3)** اسے رحمۃ للعالمین کہتے ہیں جو اخوت ومحبت کے نام نعمت الٰہی لکھتا ہے اور فرماتا ہے **وکنتم بنعمتہٖ اخوانا (4)** اسے رحمۃ للعالمین کہتے ہیں جو خونخوار لڑائیوں کو بند کرتا، حکمرانی کی آرزو، توسیع ملک کی تمنا یا غلبہ قوت کے اظہار یا جوش انتقام کے۔ اصول پر لڑائی کرنے کو قطعاً ممنوع ٹھہراتا ہے۔ اسے رحمۃ للعالمین کہتے ہیں جو انسانوں کو اخلاق فاضلہ، فضائل محمودہ، محاسن جمیلہ اور صفات کاملہ کی تعلیم دیتا ہے۔

تربیت رحمۃ للعالمین:

معززین گرامی! مجسمہ رحمت وہ ہوسکتا ہے جس نے ۱۴، ۱۵ سال کی عمر میں حرب الفجار کو دیکھا اور اسی وقت سے ایک قوم کا دوسری قوم پر حملہ آور ہونا انسان کا انسان کو شکار غضب ووحشت بنانا ناپسند فرمایا۔

جس نے کاہنوں کے ترہب کو، ہندوؤں کے جوگ اور سنیاس کو، یہودیوں کے فرقہ لامساس کو، یونانیوں کے گروہ کلیبہ کو، عیسائیوں کے نن اور منک کو رد کر دیا۔ جس نے امراض

(1) البدایہ ص۲۲٤ فتوح البلدان ص ۷۲ بلاذری، سیرت مبارکہ محمد میاں ص ۵۰۸
(2) سورۃ الکافرون آیت نمبر۵ (3) البقرہ آیت نمبر۲۵٦ پ۳
(4) آل عمران آیت نمبر۱۰۳

قلوب کو بیان کیا جس نے ترہب اور تبتل میں تفریق کی ہے جس نے ایک گرہستی گرہست میں رہ کر سنیاسی بنایا۔ اور جس نے مصائب دنیوی کے خوف سے قطع تعلق کرنے والے ناخوشنودی رحمٰن کا مورد بتلایا۔ جس نے سب سے پہلے **ھو اللہ احد (1)** کہہ کے دین واحد کی دعوت یکساں طور پر خویش وبیگانہ کو دی۔ جس نے رسوم کی زنجیروں اور اندھی تقلید کی بیڑی اور آبائی مراسم کی ہتھکڑیوں سے انسان کو آزاد کیا۔

حقوق انسانی کے محافظ رحمۃ اللعالمین:

صدر والا! مجسمہ رحمت وہ ہوسکتا ہے جو انسانیت کے درجہ رفیع کو نہ تو زر ودولت کے لباس میں دیکھتا ہے اور نہ فقر وتہی دستی کے وقت اس کی نفی فرماتا ہے بلکہ انسانیت کا دارومدار اور ابن آدم کہلانے کا استحقاق صرف ایمان اور علم پر مبنی ہے۔ جس نے **ابغض الحلال الی اللہ الطلاق (2)** کے راز سے دنیا کو واقف بنایا اور سمجھایا کہ طلاق کا وجود خاص خاص دشواریوں کے حل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ جس نے عرب کے اس رواج کو توڑا کہ میت کا ورثہ خاندان کے صرف ان لوگوں کو ملے گا جو تلوار ونیزہ اٹھا سکتے ہوں۔ عورت اور معصوم بچے، بیٹی، بہن کا کوئی حق نہیں۔ جس نے شراب کو قطعی حرام ٹھہرایا اور اسے ام الخبائث بتلایا **(3)** جس نے تقویٰ اور **خشیت من اللہ** کو انقطاع تمام اور انس کامل، مدارج رجوع، مراتب احسان، حقیقتِ ورع وتوکل اور روح اخلاص وصدق اور مقامات قرب ورضا کا عرفان عطا کیا۔ جس نے عبد اور معبود کے درمیان ایک حبل اللہ المتین **(4)** کا نشان دیا اور چاہ ضلالت میں گرے ہوؤں کو آسمانی ہدایت پر پہنچ جانے کی تدبیر بتائی۔

آخر میں اپنی بحث کو سمندر در کوزہ کرتا ہوں کہ شاید کسی بے فکرے کو یہ کہہ دینا آسان ہو کہ اسے سورج اور گرمی کی احتیاج نہیں، لیکن ایک عالم اور صاحب دماغ کے لئے یہ کہنا سخت دشوار بلکہ ناممکن ہے کہ محمد ﷺ مجسمہ رحمت نہیں ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

(1) سورۃ الاخلاص (2) مشکوٰۃ ص ۲۸۳ ج۲،
(3) شراب ام الخبائث (4) مشکوٰۃ ص ۱۸٦ ج۱، ترمذی ص سنن الدارمی ص

خیرالانام ﷺ

نبی اکرم، شفیع اعظم، دُکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے، کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو
شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے روپوش ہے کنارا
نہیں کوئی ناخدا ہمارا، خبر تو عالی مقام لے لو
قدم قدم پر ہے خوف رہزن، زمین بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن، تمہی محبت سے کام لے لو
کبھی تقاضا و فا کا ہم سے، کبھی مذاقِ جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے، خبر تو خیرا لانام لے لو
یہ کیسی منزل پہ آئے ہیں، نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا تمام اپنے غلام لے لو
یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیب مزارِ اقدس پہ جاکے اک دن
سناؤں ان کو میں حال دل کا، کہوں میں ان سے سلام لے لو
سناؤں ان کو میں حال دل کا، کہوں میں ان سے سلام لے لو

حضرت قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ

ساقی کوثر ﷺ

خطبہ:

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہٖ الکریم،اما بعد!
اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیمo بسم اللہ الرحمن الرحیمo
انا اعطیناک الکوثر o فصل لربک وانحر o
ان شانئک ھوالابتر.

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے
نقش روئے محمد بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی
بزم کون و مکاں کو سجایا گیا
وہ محمد بھی احمد بھی محمود بھی
حسن مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی
ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا
اس کی شفقت ہے بے حد و بے انتہا
اس کی رحمت تخیل سے بھی ماورا
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا
اس کی رحمت سے اس کو سجایا گیا
مجھے حشر کا ڈر کس لئے ہو قاسم
میرا آقا ہے وہ میرا مولاہے وہ

جس کے قدموں میں جنت بسائی گئی
جس کے ہاتھوں سے کوثر لٹایا گیا

جناب صدر ذی قدر! مکرم حاضرین مجلس۔عنوان ''ساقی کوثر'' سورۃ الکوثر ہے......
سب سے پہلے نماز والا درود شریف عبادت کی نیت سے پڑھ لیں۔

جناب والا! یہ سورۃ مبارکہ مکی ہے اس میں تین آیات، دس کلمے، بیالیس حروف ہیں۔ ان تین آیات میں تین چیزیں بیان کی گئی ہیں۔ پہلی آیت میں مقام مصطفیٰ دوسری آیت میں پروگرام مصطفیٰ، تیسری آیت میں انجام دشمنانِ مصطفیٰ۔ علماء نے مختلف شان نزول تحریر کیے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ابتدائے اسلام میں مکی زندگی میں جناب سرور کائنات سید المرسلین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت قاسم کا یا حضرت ابراہیم کا جب وصال انتقال پر ملال ہوا تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بچہ کی جدائی کا بہت صدمہ ہوا۔ ظاہر ہے کہ اولاد کی وفات پر والدین کو کتنا بڑا صدمہ ہوتا ہے۔ دوسری طرف کفار مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ، ابتر، بے نسل لاولد کہنا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لئے یہ سورۃ مبارکہ اتاری **(1)**۔ اس کے لفظوں پر غور خوص سے بہت سارے اسرار و رموز ملتے ہیں۔

انــا اعـطـيـنــاک بے شک ہم نے آپ کو دیا۔ نا۔ جمع متکلم ہے اور کَ، واحد مخاطب ہے جبکہ اللہ ایک ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ اللہ کے محبوب کو ستانے والے، طعنے دینے والے بہت تھے اس لئے۔ نَا ہم۔ فرما کر اشارہ کیا کہ ایک خدا ان سب پر بھاری اور قادر ہے۔ ایک ہو کر بھی۔ نَا۔ ہم ہیں اور کافر ہزاروں ہو کر اللہ کے مقابلہ میں ایک فرد کی حیثیت نہیں رکھتے۔ عَطَا کا معنیٰ ہدیہ، تحفہ، عطیہ دینا ہے۔ عطاء میں اظہار عقیدت ہے عَطَا کا ایک مطلب یہ ہے کہ جب طلب کرو تب ملے۔ کَ۔ محبوب کو خطاب فرما کر کہا آپ کو کوثر دی

(1) تفسیر جلالین ص ۵۰۷ ۵۰۷ ج۲، تفسیر الکبیر ص ۱۳۳ ج۳۲، تفسیر عزیزی ص ۴۸۴ ج۴، تفسیر البغوی ص ۵۳۴ ج۴، بحر محیط ص۵۱۹ ج۸، ابن کثیر ص ۶۰۳ ج۵، تفسیر عثمانی ص ۸۴۹ ج۲، الفتوحات الالٰھیہ ص ۵۹۴ ج۳، لباب النقول فی اسباب النزول ص ۴۴۵ از علامہ سیوطیؒ، تفسیر مظہری ص ۵۴۷ ج۱۲

محبوب سامنے ہو اور اس سے بات کرتے ہوئے اس کی طرف اشارہ کر کے کہا جائے۔ میں آپ سے کہتا ہوں آپ کی توجہ کی ضرورت ہے۔ محبوب کو اپنے کہنے پر بڑا لطف آتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم نے بھی بار بار۔ کَ۔ سے محبوب کو خطاب کیا ہے۔ قرآن کریم پر ایک نظر ہو۔ **ماودعک ربک، خیرلک، یعطیک، الم یجدک، ووجدک، الم نشرح لک صدرک، ووضعنا عنک وزرک، ظهرک، ورفعنالک ذکرک، وما ارسلناک، انا ارسلناک، فلنوالینک، وجهک، انا عطیناک**، ہم نے آپ ﷺ کو کوثر عطا کی۔ کوثر کیا ہے؟ کس کو کہتے ہیں؟ کیا معنیٰ ہیں؟ علماء کے بیان کردہ معانی و مطالب پر غور کریں۔

(۱) امت محمدیہ	(۲) جنت کی نہر کوثر
(۳) حوض کوثر	(۴) دین اسلام
(۵) قرآن کریم	(۶) فضائل کثیرہ
(۷) محاسن جمیلہ	(۸) خیر کثیر
(۹) حکمت کثیر	(۱۰) شفاعت کبریٰ
(۱۱) مقام محمود	(۱۲) ادیان باطلہ
(۱۳) فتوحات کی کثرت	(۱۴) دشمن کے مقابلہ میں نصرت و مدد
(۱۵) علم کثیر	(۱۶) کلمہ طیبہ
(۱۷) نماز پنج گانہ	(۱۸) روحانی اولاد کی کثرت
(۱۹) علماء و اولیاء امت	(۲۰) ختم نبوت
(۲۱) رفعت ذکر	(۲۲) خلق عظیم
(۲۳) سورۃ الکوثر	(۲۴) قرب خداوندی
(۲۵) جماعت صحابہ	(۲۶) خلفائے راشدین
(۲۷) صدیق اکبر	(۲۸) نور نبوت
(۲۹) الایثار	(۳۰) توحید

(۳۱) قرآن کے فضائل کثیرہ (۳۲) تیسیر القرآن وتخفیف الشرائع
(۳۳) فضائل روحانیہ (۳۴) انعامات خداوندی
(۳۵) علوم امام الانبیاء (۳۶) اتباع نبوی
(۳۷) خیر الدنیا والآخرۃ (۳۸) ثواب آخرت
(۳۹) عنایات خداوندی (۴۰) افضل المقام
(۴۱) معجزات محبوب (۴۲) شرف دارین، تفقہ فی الدین
(۴۳) العظیم من الامر (۴۴) اجابۃ دعا
(۴۵) نعمت عظیمہ فی الدنیا والآخرہ (۴۶) الخیر کلہٗ

دونوں جہانوں کے ہادی ورہبر ﷺ:

ساقی کوثر، شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم، شافع امت، حشر میں شاہا، لاج ہماری بھی رکھ لینا۔ سرور عالم خاص پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

امت کثیر: (1)

کوسب سے زیادہ امت عطا فرمائی۔ جس امت کو بہترین امت فرمایا گیا۔ فریضہ تبلیغ اس امت کا وظیفہ قرار دیا گیا اس امت کے اولین تین طبقات کو جنتی قرار دیا گیا **(2)** تکمیل دین کی نعمت اس امت کو عطا فرمائی **(3)** اس امت کا ہر نیک عمل ایک دس کے برابر ہے **(4)**

رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے دن ایسے نبی بھی آئیں گے کہ ایک نبی اور ایک امتی ساتھ ہوگا۔ کسی نبی کے ساتھ دو امتی ہوں گے۔ کسی نبی کے ساتھ چار امتی ہوں گے اور کسی نبی کے ساتھ آٹھ امتی ہوں گے۔

---

(1) البحر المحیط ص ۵۱۹ ج۸، تفسیر کبیر ص ۱۲۴ ج۳۲ تفسیر خازن ص ۴۱۳ ج۴، زاد المسیر ص ۴۹۸ ج۴، تفسیر عزیزی ص ۴۸۴ پ۳۰، کشف الرحمان ص ۹۶۶ ج۲، تفسیرات احمدی ص ۸۹۰ ج۲ **(2)** خیر امتی قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم مشکوٰۃ ص
(3) اشارہ الیوم اکملت علیکم نعمتی الخ سورۃ المائدہ آیت نمبر۳ پ۶
(4) بخاری ص ۱۱ ج۱، من جاء بالحسنۃ فلہٗ عشر امثالھا (سورۃ انعام، پ ۸)

کوئی ایسے نبی بھی آئیں گے جن کے ساتھ کوئی امتی نہیں ہوگا...... مگر قیامت کے دن میں محمد اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا۔

رب العزت نے الکوثر دے کر تسلی دی کہ کافر کہتے ہیں **معاذاللہ محمد لا ولد** ہے۔ اس کا تذکرہ کون کرے گا؟

ہم اتنی عظیم امت دیں گے جو اس محبوب کا چرچا کرے گی۔

مظہر شان و عظمت دعوت کون سوائے ذات پیغمبر
خالق کی تخلیق مکمل، افضل و اعلیٰ کامل بہتر
مالک دنیا حاصل عقبیٰ قاسم جنت ساقی کوثر
خیر مکمل، خلق مجسم، رحمت عالم شافع محشر

نہر کوثر: (1)

الکوثر جنت کی نہر کوثر عطاء کی۔ جو سیدنا محمد ﷺ نے شب معراج میں دیکھی جس کے کنارے پر موتیوں کے خیمے تھے **(2)**۔ جس کا پانی مشک سے زیادہ خوشبودار تھا **(3)**۔

حوض کوثر: (4)

الکوثر۔ حوض کوثر جنت کی نہر کوثر کے دو پرنالے اس حوض میں گر رہے ہوں گے۔ محشر کی گرمی اور دھوپ میں رب العزت یہ حوض اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیں گے۔ اس کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا، دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ جو ایک بار پئے گا محشر میں دوبارہ پیاس نہیں لگے گی۔

---

(1) صفوۃ التفاسیر ص ۵۸۵ ج۳، بیضاوی ص ۸۱۳، تفسیر جلالین ص ۵۰۷ ج۲، تفسیر عزیزی ص ۴۸۴ پ۳۰، تفسیر المدارک ص ۲۰۰۵ ج۳، روح المعانی ص ۲۸۳ ج۱۵، تفسیر ابن عباس ص ۳۹۷، تفسیر الکشاف ص ۸۰۷ ج۴، تفسیر خازن ص ۴۱۳
(2) درمنثور ص ۶۸۷ ج۶، الکوثر نھری فی الجنۃ حافتاہ من ذھب یجری علی الدرولیاقوت الخ
(3) جامع البیان تفسیر طبری ص ۲۰۷ طبری ص ۲۰۷ ج۲۸، مشکوٰۃ ص ۴۸۷ ج۲
(4) روح المعانی ص ۲۸۳ ج۱۵، البحر المحیط ص ۵۱۹ ج۸ درمنثور ص ۶۸۷ ج۶، تفسیر الکوثری ص ۲۰۳ ج۲، معالم العرفان ص ۵۱۹ ج۳۰ درسی تفسیر ص ۴۴۱

دین اسلام:(1)

الکوثر سے مراد دین اسلام بھی ہے جو کامل و اکمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائے ذوالجلال نے مکمل دین متین میں عطا فرمایا۔ یہ وہی اسلام ہے جس کے سوا کوئی دین اللہ کے ہاں منظور مقبول نہیں **(2)**۔ وہی اسلام جس کا سوال خدا اور نبی کے سوال کے ساتھ قبر میں ہوگا **(3)** وہی اسلام جس کا انبیاء کرام نے ہمیشہ اعلان کیا۔ وہی اسلام جو سعادت دارین کا جامع اور اصلاح وفلاح ثقلین کا ذخیرہ ہے۔

قرآن کریم:(4)

الکوثر سے قرآن کریم بھی مراد ہے جو کتاب فرقان مجید ہے۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بھی ہے جو کتاب۔ بے مثال اور با کمال ہے۔ وہ قرآن جس کے نازل کرنے والا اللہ، جس کے لانے والا جبرائیل روح اللہ ہے۔ جس پہ نازل ہوا وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کا پہلا مدرسہ کعبۃ اللہ ہے۔ جس کتاب کا نام کلام اللہ ہے۔ جن کے پڑھنے والی جماعت اصحاب رسول اللہ ہیں۔ جس کو مرد پڑھے تو عبداللہ ہے، عورت پڑھے تو امۃ اللہ ہے، بادشاہ پڑھے تو ظل اللہ ہے۔ اس کتاب میں دو ہزار اور چھ سو اٹھانوے مرتبہ لفظ اللہ ہے۔ وہ مقدس کتاب جو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ، دائمی اور ابدی معجزہ ہے۔ اس کا اعجاز ہر آن، ہر وقت موجود و مشہود ہے۔

محاسن جمیلہ:(5)

الکوثر، فضائل کثیرہ اور محاسن جمیلہ ہے۔ جو وجود باجود اطہر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہیں: انابت آدم، استقامت نوح، حلم اسماعیل، علم خلیل، درس ادریس،

(1) تفسیر کبیر ص ١٢٦ ج٣٢، الجامع الاحکام القرآن ص ١٤٨ ج ٢٠، تفسیر خازن ص ٤١٤ ج٤ (2) سورۃ آل عمران آیت نمبر ٨٥
(3) مسند امام اعظم ص ٢٩٣، مسند احمد بن حنبل ص ٢٨٧ ج٤، مصنف ابن ابی شیبہ ص٥٧ ج٣
(4) قرطبی ص ٢١٧ ج٢٠، روح المعانی ص ٢٨٣ ج١٥، تفسیر بغوی ص ٥٣٣، بحر محیط ص ٥١٩ ج٨، تفسیر کبیر ص ١٢٦ ج٣٢
(5) تفسیر کبیرص ١٢٧ ج٣٢ تفسیر حقانی ص ٣٠٥ ج٥، روح المعانی ص ٢٨٣ ج١٥

تغیث شیث، حقانیت اسحٰق، عاقبت بنی یعقوب، نورانیت یوسف، صالحیت صالح ہدی ہود، جمعیت شعیب، لطافت ہود، عبرت عزیر، شکوہ سلیمان، اندوہ یحییٰ، داد داؤد، دعائے یونس، ایاب ایوب، زہاب یونس، امامت ہارون، ایناس الیاس، زہد عیسیٰ، علو موسیٰ، احسانیت لقمان، اتقیا دخضر، مساعی الیسع ...... یہ ایسے الوان گوناگوں ہیں جو الٰہی شمس حقیقت کے پیکر نوری میں مجتمع ہیں۔ رحمۃ للعالمین کا وہ رنگ ہے جس نے ان الوان کو اپنے اندر جمع کرنے کے بعد اپنے رنگ خاص سے رنگین بنا دیا ہے **(1)**۔

خیر کثیر:(2)

الکوثر، خیر کثیر، اللہ کی طرف سے ہر خیر کا مرکز رحمت للعالمین ہیں جو سید ولد آدم ہیں جو یاسین وطٰہٰ ہیں۔ جس نے دنیائے کفر کو اسلام کی روشنی عطا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ سراج منیر ہیں جس نے چشم کور سواد کو بینائی عطا کی۔

حکمت کثیر:(3)

الکوثر، حکمت کثیر، یہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا خاصہ ہے قرآن کریم نے بتایا کہ جس کو حکمت دی گئی اسے خیر کثیر سے نوازا گیا۔

آقائے نامدار نے کفار و مشرکین سے معاہدے کیے اعلان نبوت سے قبل تنصیب حجرِ اسود کا فیصلہ فرمایا۔ صلح حدیبیہ کا مشہور معاہدہ رحمت للعالمین کی حکمت عملی کا شاہکار ہے۔

شفاعت کبریٰ:(4)

الکوثر، شفاعت کا تاج کل قیامت کے دن رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر

(1) تفسیر عزیزی ص ٦٠ روح المعانی ص ٢١٧ ج٧
(2) تفسیر زاھدی ص ٧٠٥ ج٢، تفسیر الحسن بصری ص ٣٢٤ ج٥ صفوۃ التفاسیر ص ٥٨٥ ج٣، زاد المسیر ص ٤٩٨ ج٤، انوار البیان ص ٤٦٤ ج٩، تفسیر روح المعانی ص جلالین ص ٥٠٧ ج٢ تفسیر کبیر ص ١٢٤ ج٣٢، تفسیر معارف القرآن کاندھلوی ص ٥٥٨ ج٨
(3) روح المعانی ص ٢٨٣ ج١٥، تفسیر حقانی ص ٣٠٣ ج٥، تفسیر کبیر ص ١٢٧ ج٣٢، تفسیر خازن ص ٤١٣ ج٤، (4) تفسیر جلالین ص ٥٠٧ ج٢ تفسیر عزیزی ص ٤٨٤

سجایا جائے گا۔ جس وقت تمام انبیاء نفسی نفسی کے عالم میں ہوں گے اس وقت ایک محبوب کبریا کی ذات ہی ہوگی جو پوری انسانیت کی شفاعت کا باعث بنے گی (1)۔

مقام محمود: (2)

الکوثر۔ مقام محمود، وہ مقدس اعزاز ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہوا ہے۔ جہاں رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک سجدہ میں رکھ کر اللہ کے دربار میں ایک طویل مدت تک طویل سجدہ کریں گے۔ جس کے بعد ارشاد خداوندی ہوگا۔ ''ارفع رأسک'' پیارے محبوب سر سجدہ سے اٹھائیں۔ مانگئے ملے گا۔ سفارش کریں گے قبول ہوگی، فرمائیں سنیں گے۔

ادیان باطلہ پر غلبہ: (3)

الکوثر، ادیان باطل پر غلبہ جس کی طرف اشارہ قرآن کریم میں ہے کہ اس محبوب ﷺ کو بھیجنے کا مقصد اظہار غلبہ دین حق ہے (4)۔

فتوحات کثیرہ: (5)

الکوثر، فتوحات کی کثرت۔ یہ بھی ایک خاص اعزاز ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس کا بچپن یتیمی کے عالم میں ہو۔ اپنے بیگانے ہوں۔ ساجن دشمن ہوں۔ پھر وہ اس شہر کو فتح کرے جہاں سے اسے نکالا گیا تھا۔ چند سالوں میں روم وایران کی سلطنتیں اسلام کے زیر اثر آ گئیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں آخری صحابی جو امیر المومنین بنے میری مراد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ جنہوں نے بیس سال سے زائد زمانہ گورنری میں گزارا ہوا اور

(1) مسند احمد ص ١٠ ج١

(2) روح المعانی ص ٢٨٣ ج١٥، انوار البیان ص ٤٦٤ ج٩، کشف الرحمان ص ٩٦٦ ج٢، درسی تفسیر ص ٤٤٣

(3) کشف الرحمان ص ٩٦٦ ج٢، خازن ص ٤١٤ ج٤،

(4) اشارہ ھوالذی ارسل رسولہٗ بالھدیٰ، الفتح آیت نمبر

(5) جلالین ص ٥٠٧ ج٢، عزیزی ص ٤٨٤ پ ٣٠ تفسیر زاھدی ص ٧٠٥ ج٢

پینسٹھ لاکھ پچاس ہزار مربع میل تک اسلامی حکومت پھیلی ہو۔ کابل، پشاور کے شہر فتح کیے ہوں۔

دشمن کی پسپائی:

الکوثر، دشمن کے مقابلہ میں نصرت خداوندی عطاء ہوئی۔ تاریخ اس پر گواہ ہے کہ بدر میں ہزاروں کی غرق آہن لشکر کے مقابل چند نہتے بے سروسامان مگر اللہ کی ذات پر یقین رکھنے والے فاتح وکامیاب ہوئے۔

خود ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ نصرت بالرعب (1) اللہ نے میری مدد رعب سے کی ہے۔ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی دعوت وتبلیغ میں گزاری ہر موڑ پر نصرت خداوندی ہوئی دشمن کے ہاتھ میں تلوار دیکھ کر فرمایا میرے بچانے والا میرا اللہ (2)۔ دشمن مرعوب ومغلوب ہوا۔ سفر ہجرت میں دشمن ملا۔ نگاہ نبوت کے رعب نے گھوڑے کو زیر زمیں کر دیا (3)۔

علم کثیر: (4)

الکوثر، علم کثیر عطا فرمایا۔ بلکہ ارشاد نبوی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اولین وآخرین کے علوم عطا کئے (5) مطلب یہ ہے کہ اولین میں آدم تا عیسیٰ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش تمام انبیاء علیہم السلام کے فضائل خصائل شمائل۔ مناقب کے مجموعہ کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے (6) اور قیام قیامت تک پوری دنیا میں جو علم پھیلے گا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں کا صدقہ ہوگا۔ کیونکہ علم روشنی ہے۔ جہالت اندھیرا ہے، علم ہدایت ہے، جہالت گمراہی ہے۔ علم والے کے دوست بہت ہوتے ہیں، جاہل کے دشمن بہت ہوتے ہیں۔ پھر علم ہی لذت

(1) مسلم ص ١٩٩ ج١، مشکوٰۃ ص ٥١٢ ج٢، مسند ابی عوانہ ص ٣٩٥ ج١

(2) بخاری ص ٥٩٣ ج٢، دشمن کا نام غورث بن حارث تھا

(3) فتح الباری ص ١٠ ج٧، مسند احمد ص ١٩٣ ج٢،

(4) تفسیر کبیر ص ١٢٧ ج٣٢، عزیزی ص ٤٨٤ پ ٣٠، حقانی ص ٣٠٥ ج٥، کشف الرحمان ص ٩٦٦ ج٢، زادالمسیر ص ٤٩٨ ج٤

(5) آفتاب نبوت ص ٨٦ از قاری محمد طیب ؒ

(6) روح المعانی ص ٢١٧ ج٧

الارواح ہے۔علم مونس وحشت ہے۔علم وہ میزان ہے جس میں افعال واقوال اعمال وزن کیے جاتے ہیں۔علم وہ حاکم ہے جو یقین وشک، حق وباطل، سچ اور جھوٹ اور فصیل ہے۔علم معرفت خداوندی کا سبب ہے۔علم حلال وحرام میں فرق کرتا ہے۔علم خدا کی معرفت ہے۔علم کے لیے کلیم نے سفر کیا(1) علم ہی وہ قیمتی سرمایہ ہے جس کی طلب صرف محبوب خدا نے کی ہی نہیں بلکہ اللہ نے حکم فرمایا یہ دعا پڑھا کرو۔رب زدنی علماً(2)

نماز پنجگانہ:(3)

الکوثر، نماز پنج گانہ، نماز کو اللہ کے محبوب نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک ارشاد فرمایا(4) نماز دین کا ستون ہے(5) نماز جامع اور کامل عبادت ہے۔

آج بھی مساجد کی تعمیر امام کا تقرر، اذان کا اعلان، خطیبوں کا تقرر، خطباء کی مسجد ومنبر سے نموداری، علماء دین کی عزت نماز کے باعث ہے۔

کثرت اولاد:(6)

الکوثر، روحانی اولاد کی کثرت، قیامت تک کی ساری امت آپ کی روحانی اولاد ہے۔

کلمہ طیبہ:(7)

جو اللہ کا ذکر بھی ہے۔محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت بھی ہے۔اسی حکم میں دعویٰ بھی ہے اور دلیل بھی، اسی کلمہ میں جنت کی نعمتیں ہیں۔اسی کو اللہ تعالیٰ نے شجرہ طیبہ کہا ہے(8)۔

(1) سورۃ الکھف کے رکوع۸اور۹ نمبر کا مطالعہ کیجئے بخاری ص ج۱
(2) طٰہٰ آیت نمبر۱۱٤
(3) عزیزی ص ٤۸٤ پ۳۰،معالم العرفان ص ۵۱۹ ج۳۰، کشف الرحمان ص ۹٦٦ ج۲
(4) مشکوٰۃ ص ٤٤۹ ج۲ المعجم الکبیرص ۳٤۷ ج۲۰
(5) ترمذی ص ۲۳۱ کنزا لعمال ص ۲۰۳ ج۷
(6) بحر محیط ص ۵۱۹ ج۸،عزیزی ص ٤۸٤ ج پ۳۰،تفسیر کبیر ص ۱۲٤ ج۳۲
(7)
(8) اشارہ کلمۃ طیبہ سورۃ ابراھیم آیت نمبر۲٤،

علماء اولیاء وختم نبوت:

الکوثر، علماء اولیاء(1) آپ کا فیض ہیں ختم نبوت، الکوثر، ختم نبوت، یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ نبوت ہے۔(2)

رفعت ذکر:(3)

الکوثر رفعت ذکر، مشرق ومغرب شمال وجنوب، عرب وعجم ہر جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر حسین ہوا ہے، انبیاء سابقین نے آپ کا تذکرہ کیا، کتب سماویہ تعریف رسول عربی سے پُر ہے۔

خلق عظیم:(4)

الکوثر، خلق عظیم، جیسے قرآن نے انک لعلیٰ خلق عظیم(5) فرمایا ہے۔

جیسے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے کان خلقه القرآن کہا۔

سورۃ الکوثر:(6)

الکوثر، سورۃ الکوثر مراد ہے جس کے آتے ہی محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی ہوئی، جس کے مضمون کی جامعیت نے دنیائے فصاحت وبلاغت کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔جیسے کسی شخص نے کعبۃ پر لکھ دیا تھا۔تو فصحائے عرب نے اپنے قصائد اتار دیئے اور بے ساختہ کہا ما هذا قول البشر خدا کی قسم یہ انسانی کلام نہیں ہے۔

علاوہ ازیں بعض علما نے کوثر کا معنیٰ جماعت صحابہ، خلفاء راشدین، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور قرب خداوندی بھی لیا ہے، مضمون کی طوالت کی وجہ سے اختصار کے ساتھ آگے چلتے ہیں۔

(1) روح المعانی ص ۲۸۳ ج۱۵،جامع البیان ص ۱۷۵ ج ۳۰،عزیزی ص ٤۸٤
(2) تفسیر کبیر ص ۱۲٤ ج۳۲روح المعانی ص ۲۸۳ ج۱۵،
(3) تفسیر کبیرہ ص ۱۲۷ ج۳۲،عزیزی ص ٤۸٤ پ ۳۰ بحرالمحیط ص ۵۱۹ ج۸،
(4) تفسیرالکبیرص۱۲۷ ج۳۲تفسیرحقانی ۳۰۵ ج۵
(5) القلم آیت نمبر۲
(6) تفسیرجلالین ص ۵۰۷ ج۲تفسیر کبیرص ۱۲۷ ج۳۲تفسیرحقانی ص ۳۰۵ ج ۵

پروگرام مصطفیٰ:

فصل لربک وانحر پیغام مصطفیٰ یا پروگرام مصطفیٰ ہے کہ جس خدا نے پوری کائنات کی عظمتوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سبب بنایا ہو اس کے شکریہ کا تقاضا ہے کہ نماز اور قربانی ادا کی جائے...... محبوب کو خالق نے جب مخلوق کے سامنے پیش کیا ہے اس کو الکوثر کہہ کر۔ مگر جب محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو خالق لم یزل کے سامنے پیش کیا ہے تو **فصل لربک** کہہ کر۔ نماز کو کوثر سے خاص نسبت اور مشابہت ہے۔ کہ نماز میں خالق سے نیازمندی شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ نماز میں انوار الٰہی کی چمک دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ نماز میں سرور قلب آنکھوں کی ٹھنڈک برف سے بھی زیادہ ہے۔ نماز کے آداب وسنن ان سرسبز درختوں اور پتوں کے مشابہہ ہے جو حوض کوثر کے کنارے ہیں۔ نماز میں ذکر تسبیح۔ ان پیالوں کے مشابہہ ہے جن سے کوثر پیا جائے گا، نماز میں لذت شراب محبت الٰہی ہے جسے پی کر شوق کی پیاس بجھائی جاتی ہے۔ **وانحر.**

انجام دشمنان مصطفیٰ:

قربانی کی تفصیل کے لئے انشاءاللہ مستقل تحریر کریں گے۔

ان شائنک ھو الابتر ...... اللہ نے محبوب کے دشمن کو ابتر بنایا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی، گستاخی کفر ہے، اور بدترین کفر ہے۔

خاموش اے دل بھری محفل میں چلانا نہیں اچھا
ادب پہلا قرین ہے محبت کے قرینوں میں

اللہ تعالیٰ نے محبوب کے گستاخوں کو اس جہاں میں ذلت ورسوائی دی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں مقام مصطفیٰ سمجھنے، پروگرام مصطفیٰ پر عمل کرنے اور احترام مصطفیٰ کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العلمین

سَراپائے اَقدس صلی اللہ علیٰ خیر خلقہٖ وآلہٖ وسلم

اے رسُولِ امینؐ، خاتمُ المرسلینؐ، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق ویقیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے براہیمی و ہاشمی خُوش لقب، اے تُو عالی نسب، اے تُو والا حسب
دُودمانِ قریشی کے دُرِّ ثمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جُملہ اوصاف سے خُود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں، اے ابد کے حسیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

بزمِ کونین پہلے سجائی گئی، پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی
سیّدُ الاوّلیں، سیّدُ الآخریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرا سکّہ رواں کُل جہاں میں ہُوا، اِس زمیں میں ہُوا، آسماں میں ہُوا
کیا عرب، کیا عجم، سب ہیں زیرِ نگیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرے انداز میں وُسعتیں فرش کی، تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی
تیرے انفاس میں خُلد کی یاسمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

"سِدْرَۃُ الْمُنْتَہیٰ" رہگزر میں تِری، "قابَ قوسین" گردِ سفر میں تِری
تُو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کہکشاں ضَو ترے سَرمدی تاج کی، زُلفِ تاباں حَسیں رات معراج کی
"لَیْلَۃُ الْقَدْر" تیری مُنوّر جبیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

مُصْطَفٰے مُجْتَبٰے، تیری مدح و ثنا، میرے بَس میں نہیں، دَسترس میں نہیں
دِل کو ہمّت نہیں، لَب کو یارا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کوئی بتلائے کیسے سَراپا لِکھوں، کوئی ہے! وہ کہ مَیں جِس کو تجھ سا کہوں
تَوبہ تَوبہ! نہیں کوئی تجھ سا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

چار یاروں کی شانِ جلی ہے بھلی، ہَیں یہ صِدّیقؓ، فاروقؓ، عثمانؓ، علیؓ
شاہدِ عَدل ہَیں یہ ترے جانشیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نفیسؔ اَنفَسِ دو جہاں، سَرورِ دِلبراں دلبرِ عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

○

(۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء)

حضور ﷺ کی جامعیت

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہٖ الکریم، اما بعد

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیمo بسم اللّٰہ الرحمن الرحیمo

الیوم اکملت لکم دینکم.

وقال النبی ﷺ. انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق.

ہوں کروڑوں سلام اس آقا پر بت لاکھوں جس نے توڑ دیئے
دنیا کو دیا پیغام سکوں، طوفانوں کے رخ موڑ دیئے
اس محسن اعظم نے کیا کیا نہ دیا انسانوں کو
منشور دیا، دستور دیا، کچھ راہیں دیں کچھ موڑ دیئے

جامعیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

صدر والا! معززین گرامی، عزیز ساتھیو، نوجوان طالب علمو، السلام علیکم......رسول امی کی جامعیت میرا عنوان ہے۔

سامعین! دنیائے کائنات کا نظم ونسق مختلف اصناف انسانی کے وجود اور قیام پر منحصر ہے۔ ان تمام اصناف کو اپنی اپنی زندگی کے لئے عملی مجسمہ اور نمونہ کی احتیاج ہے۔ جب انسان اسلام کی چوکھٹ پر آ کر دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو اسلام ان تمام انسانوں کو سنت نبویؐ کی پیروی سکھاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب کیلئے نمونہ ہیں:

واضح ہو کہ سیرت مصطفٰی مختلف طبقات انسانی کے لئے عملی نمونہ رکھتی ہے۔ اب جو ہستی ہر ایک کے لیے ہدایت کا چراغ بن سکتی ہے وہ جامعیت کے لباس میں ملبوس ہے۔

یعنی انسانوں کے ہر طبقہ اور صنف کے لیے اس کی سیرت پاک میں نصیحت پذیر اور عمل کے لئے درس اور سبق موجود ہیں۔ ایک حاکم کے لیے محکوم کی زندگی اور محکوم کے لئے حاکم کی زندگی ایک دولت مند کے لئے غریب کی زندگی اور غریب کے لئے دولت مند کی زندگی کامل مثال اور نمونہ نہیں بن سکتی۔ اسی لئے ضرورت ہے کہ عالمگیر اور دائمی پیغمبر کی زندگی ان تمام مختلف مناظر کے رنگ برنگ پھولوں کا گلدستہ ہو۔

حیات مصطفیٰ ہر حال میں مشعل راہ ہے:

صدر والا! جامعیت کا دوسرا مرکز خود ہر انسان کے مختلف لمحوں کے مختلف افعال ہیں ......ہم چلتے پھرتے ہیں، اٹھتے بیٹھتے ہیں، کھاتے پیتے ہیں، سیکھتے بھی ہیں سکھاتے بھی ہیں، کاروبار بھی کرتے ہیں اور عبادت و دعا بھی، مہمان بھی بنتے ہیں اور میزبان بھی۔ ہم کو ان مور کے متعلق عملی نمونوں کی ضرورت ہے۔ ان افعال کو جامعیت کے دائرے میں دیکھ لینے کے بعد ہم ان افعال کو دائرۂ نظر میں لاتے ہیں جن کا تعلق دل و دماغ سے ہے اور جن کی تعبیر ہم اعمال قلب یا جذبات اور احساسات سے کرتے ہیں۔ ہر آن ہم ایک نئے قلبی عمل یا جذبہ یا احساس سے متاثر ہوتے ہیں ہم کبھی راضی ہیں کبھی ناراض، کبھی خوش ہیں اور کبھی غمزدہ کبھی مصائب سے دوچار ہیں اور کبھی نعمتوں سے مالا مال، کبھی ناکام ہوتے ہیں اور کبھی کامیاب۔ ان سب حالتوں میں ہم مختلف جذبات کے تحت ہوتے ہیں۔ الغرض عزم، استقلال، شجاعت، صبر، شکر، توکل، رضا، تقدیر، مصیبتوں کی برداشت، قربانی، قناعت، استغناء، ایثار، جود، تواضع، خاکساری، مسکنت، عرض، نشیب وفراز، بلند و پست، تمام اخلاقی پہلوؤں کے لئے جو مختلف انسانوں کو مختلف حالتوں میں پیش آتے ہیں۔ ہم کو عملی ہدایت اور مثال کی ضرورت ہے مگر وہ کہاں مل سکتی ہے؟ صرف...... محمد رسول اللہؐ کے پاس!

صفات انبیاء کا مظہر اتم:

ہاں ہاں! حضرت موسیٰ کے پاس ہم کو گرم شجاعانہ قوتوں کا خزانہ مل سکتا ہے مگر نرم اخلاق کا نہیں۔ حضرت عیسیٰ کے ہاں نرم اخلاق کی بہتات ہے مگر گرم اور دونوں قوتوں کی

جامع اور معتدل مثالیں صرف پیغمبر اسلام کی سوانح میں مل سکتی ہیں۔

جب ہم پر التفات رسول خدا ہوا — اقدار کا نظام مکمل عطا ہوا
تہذیب جاں شرافت دل حرمت نظر — تطہیر فکر، حسن عمل، فرق خیر و شر
طبع سلیم، حسن لطافت، مذاق فن — جذبے کا نور، ذہن کی ضو، ندرت سخن
تقویٰ، یقین راست روی، فکر، سادگی — ایمان، علم، خود نگری، وحدت آگہی
تسلیم، صبر، شکر، رضا، عفو، درگزر — احسان، عدل، رحمدلی، معرفت، خبر
ایمان و استقامت و حق گوئی و سخا — صدق و صفا، خلوص و وفا، عفت و حیا
نظم عمل، توازن و ترتیب و اعتدال — عکس ضمیر، لطف بیاں، رفعت خیال
نفرت، ظو، فتوح مبیں، غلبہ و وقار — اقلیم و تاج، طبل و علم، حکم و اختیار

ہر شعبہ زندگی میں راہبر و راہنما:

سامعین! ایسی تشخصی زندگی جو ہر طائفہ انسانی اور ہر حالت انسانی کے مختلف مظاہر اور ہر قسم کے صحیح جذبات اور کامل اخلاق کا مجموعہ ہو صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے۔ جی ہاں! اگر دولت مند ہو تو مکہ کے تاجر اور بحرین کے خزینہ دار کی تقلید کرو۔ اگر غریب ہو تو شعیب ابی طالب کے قیدی اور مدینہ کے مہمان کی کیفیت سنو۔ اگر بادشاہ ہو تو سلطان عرب کا حال پڑھو۔ اگر رعایا ہو تو قریش کے محکوم کو ایک نظر دیکھو۔ اگر فاتح ہو تو بدر و حنین کے سپہ سالار پر نگاہ دوڑاؤ۔ اگر تم نے شکست کھائی ہے تو معرکہ احد سے عبرت حاصل کرو اگر تم استاد اور معلم ہو تو صفہ کی درسگاہ کے معلم مقدس کو دیکھو۔ اگر شاگرد ہو تو روح الامین کے سامنے بیٹھنے والے پر نظر جماؤ۔ اگر واعظ اور ناصح ہو تو مسجد مدینہ کے منبر پر کھڑے ہونے والے کی باتیں سنو۔ اگر تنہائی و بیکسی کے عالم میں حق کی منادی کا فرض انجام دینا چاہتے ہو تو مکہ کے بے یار و مددگار نبی کا اسوہ تمہارے سامنے ہے اگر تم حق کی نصرت کے بعد اپنے دشمنوں کو زیر اور مخالفوں کو کمزور بنانا چاہتے ہو تو فاتح مکہ کا نظارہ کرو۔ اگر اپنے کاروبار اور دنیاوی جدوجہد کا نظم و نسق درست کرنا چاہتے ہو تو بنی نضیر، خیبر اور فدک کی

زمینوں کے مالک کے کاروبار اور نظم ونسق کو دیکھو۔ اگر یتیم ہو تو عبداللہ وآمنہ کے جگر گوشہ کو نہ بھولو۔ اگر بچہ ہو تو حلیمہ سعدیہ کے لاڈلے بچے کو دیکھو۔ اگر تم جوان ہو تو بصری کے کاروان سالار کی مثالیں ڈھونڈو۔ اگر عدالت کے قاضی اور پنچایتوں کے ثالث ہو تو کعبہ میں نور آفتاب سے پہلے داخل ہونے والے ثالث کو دیکھو جو حجر اسود کو کعبہ کے ایک گوشہ میں کھڑا کر رہا ہے۔ مدینہ کی کچی مسجد کے صحن میں بیٹھنے والے منصف کو دیکھو جس کی نظر انصاف میں شاہ گدا اور امیر وغریب برابر تھے۔ اگر تم بیویوں کے شوہر ہو تو خدیجہ اور عائشہ رضی اللہ عنہ کے مقدس شوہر کی حیات پاک کا مطالعہ کرو، اگر تم اولاد والے ہو تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے باپ اور حسن وحسین رضی اللہ عنہ کے نانا کا حال پوچھو غرض تم جو کوئی بھی ہو اور کسی حال میں بھی ہو، تمہاری زندگی کے لئے نمونہ، تمہاری سیرت کی درستگی و اصلاح کے لئے سامان، تمہاری ظلمت خانہ کے لئے ہدایت کا چراغ اور رہنمائی کا نور محمد رسول اللہ کی جامعیت کبریا کے خزانہ میں ہر وقت اور ہمہ دم مل سکتا ہے۔ اس لئے طبقہ انسانی کے ہر طالب اور نور ایمانی کے ہر متلاشی کے لئے صرف محمد رسول اللہ کی سیرت، ہدایت کا نمونہ اور نجات کا ذریعہ ہے۔

متضاد اور متنوع اوصاف کے حامل:

صدر والا! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ایسی جامع ہے کہ اس میں اس قدر متضاد اور متنوع اوصاف نظر آتے ہیں جو کسی ایک انسان میں تاریخ نے کبھی یکجا کر کے نہیں دکھائے۔ بادشاہ ایسا کہ ایک پورا ملک اس کی مٹھی میں ہو اور بے بس ایسا کہ خود اپنے آپ کو بھی اپنے قبضہ میں نہ جانتا ہو بلکہ خدا کے قبضہ میں۔ دولتمند ایسا ہو کہ خزانے کے خزانے اونٹوں پر لادے ہوئے اس کے دارالحکومت میں آ رہے ہوں اور محتاج ایسا کہ مہینوں اس کے گھر چولہا نہ جلتا ہو اور کئی کئی وقت اس پر فاقے سے گزر جاتے ہوں۔ سپہ سالار ایسا ہو کہ مٹھی بھر نہتے آدمیوں کو لے کر ہزاروں غرق آہن فوجوں سے کامیاب لڑائی لڑا ہو اور صلح پسند ایسا کہ ہزاروں پرجوش جانثاروں کی ہمرکابی کے باوجود صلح کے کاغذ پر بے چون وچرا دستخط کر دیتا

ہو۔ شجاع اور بہادر ایسا کہ ہزاروں کے مقابلہ میں تن تنہا کھڑا ہو اور نرم دل ایسا کہ کبھی اس نے انسانی خون کا ایک قطرہ بھی اپنے ہاتھ سے نہ بہایا ہو، باتعلق ایسا کہ عرب کے ذرّہ ذرّہ کی اس کی فکر ہو غرض سارے سنسار کی اس کو فکر ہو اور بے تعلق ایسا کہ اپنے خدا کے سوا کسی اور کی یاد اس کو نہ ہو اور اس کے سوا ہر چیز اس کو فراموش ہو۔ اس نے کبھی اپنی ذات کے لئے اپنے برا کہنے والوں سے بدلہ نہیں لیا اور اپنے ذاتی دشمنوں کے حق میں دعائے خیر کی لیکن خدا کے دشمنوں کو اس نے کبھی معاف نہیں کیا اور حق کا راستہ روکنے والوں کو ہمیشہ جہنم کی دھمکی دی۔ عین اس وقت جب اس پر ایک تیغ زن سپاہی کا دھوکہ ہوتا ہو، ایک شب زندہ دار زاہد کی صورت میں جلوہ نما ہو جاتا ہے۔ عین اس وقت جب اس پر کشور کشا فاتح کا شبہ ہو، وہ پیغمبرانہ معصومیت کے ساتھ ہمارے سامنے آ جاتا ہے۔

شاہ گدا کیلئے نمونہ:

گرامی قدر ساتھیو! عین اس وقت جب ہم اس کو شاہ عرب کہہ کر پکارنا چاہتے ہیں وہ کھجور کی چھال کا تکیہ لگائے کھردری چٹائی پر بیٹھا درویش نظر آتا ہے۔ عین اس دن جب عرب کے اطراف سے آ آ کر اس کے صحن مسجد میں مال واسباب کا انبار لگا ہوتا ہے۔ اس کے گھر میں فاقہ کی تیاری ہو رہی ہے۔ عین اس عہد میں جب لڑائیوں کے قیدی مسلمانوں کے گھروں میں لونڈی اور غلام بن کر بھیجے جاتے ہیں، فاطمہ بنت رسول اللہؐ جا کر اپنے ہاتھوں کے چھالے اور سینے کے داغ باپ کو دکھاتی ہے۔ عین اس وقت جب آدھا عرب اس کے زیر نگیں ہوتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر دربار ہوتے ہیں، جسم مبارک پر بانوں کے نشان دیکھ کر آبدیدہ ہوتے ہیں۔

عالمگیر راہنما:

صدر والا! ایسی کامل وجامع ہستی جو اپنی زندگی میں ہر نوع اور ہر قسم ہر گروہ اور ہر صنف انسانی کے لئے ہدایت کی مثالیں اور نظریں رکھتی ہو، وہی اس لائق ہے جو اصناف و انواع سے بھری ہوئی دنیا کے عالمگیر اور دائمی رہنمائی کا انجام دے، جو غیظ وغضب اور رحم و

کرم، جو دوسخا اور فقر و فاقہ شجاعت و بہادری اور رحم دلی اور رقیق القلبی، خانہ داری اور خدادانی، دنیا اور دین دونوں کے لئے ہم کو اپنی زندگی کے نمونوں سے بہرہ مند کر دے۔ جو دنیا کی بادشاہی کے ساتھ آسمان کی بادشاہی اور آسمان کی بادشاہی کے ساتھ دنیا کی بادشاہی کی بشارت بھی دے اور دونوں بادشاہوں کے قواعد وقوانین اور دستور العمل کو اپنی زندگی میں برت کر دکھا دے۔ صرف محمد رسول اللہؐ کی ذات اور ہستی ہو سکتی ہے۔

اے امت رسولؐ ! کبھی تم نے غور بھی کیا
کیا کچھ ہمیں حضورؐ کے صدقے میں مل گیا
ہم راستوں میں گم تھے ہمیں راہنما ملا
اپنی ہوئی شناخت، خدا کا پتا ملا
قرآن ملا، شعور ملا، آگہی ملی
انسان مر گیا تھا اسے زندگی ملی
تہذیب نو، تمدن نو، انقلاب نو
کونین پر طلوع ہوا آفتاب نو
دین ہدیٰ، کلام خدا، شرع مصطفیٰ
خلق عظیم، اسوہ کامل، نقوش پا

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری:

سامعین گرامی! جن مذہبوں کا یہ دعویٰ ہے کہ ان کے پیغمبروں کی سیرتیں صرف رحم و کرم اور عفو و درگزر پر مبنی ہیں، وہ مجھے بتائیں کہ اجتماعی حیثیت سے وہ کئی دن ان سہولتوں کے مطابق عمل کر سکے۔ فلسطین پہلے عیسائی بادشاہ سے لے کر آج تک عیسائی مذہب میں کتنے صاحب تخت وتاج پیدا ہوئے اور کتنی بادشاہیاں قائم ہوئیں۔ مگر ان میں سے کسی نے اپنی سلطنت کا قانون صرف اپنے پیغمبر کی سیرت کی پیروی کو قرار دیا؟ پھر ایسی سیرت جو عملی دنیا میں ہر حیثیت سے اپنے پیروکاروں کے لئے نمونہ نہ ہو وہ کیونکر جامع ہو سکتی ہے؟

حضرت نوح کی زندگی، کفر کے خلاف غیظ وغضب کا ولولہ پیش کرتی ہے۔ حضرت ابراہیم کی حیات بت شکنوں کا منظر دکھاتی ہے۔ حضرت موسیٰ کی زندگی کفار سے جنگ و جہاد شاہانہ نظم ونسق اور اجتماعی دستور وقوانین کی مثال پیش کرتی ہے۔ حضرت عیسیٰ کی زندگی صرف خاکساری، تواضع، عفو و درگزر اور قناعت کی تعلیم دیتی ہے حضرت سلیمان کی زندگی شاہانہ او العزمیوں کی جلوہ گاہ ہے۔ حضرت ایوب کی حیات صبر وشکر کا نمونہ ہے۔ حضرت یونس کی سیرت ندامت وانابت اور اعتراف کی مثال ہے۔ حضرت یوسف کی زندگی قید و بند میں بھی دعوت حق اور جوش تبلیغ کا سبق ہے۔ حضرت داؤد کی سیرت گریہ و بکا، حمد وستائش اور آہ و زاری کا صحیفہ ہے۔ حضرت یعقوب کی زندگی امید، خدا پر توکل اور اعتماد کی مثال ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کو دیکھ کر اس میں نوح اور ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ، سلیمان اور داؤد، ایوب اور یونس، یوسف اور یعقوب سب کی زندگیاں اور سیرتیں سمٹ کر سما گئی ہیں۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھی میں ہیں:

صدر والا! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زندگی کے مختلف پہلوؤں میں دیکھیں تو جامعیت کی صنف کاملہ پورے طور پر نمایاں ہو جائے گی۔

کلمہ والے پیغمبر کو جب مکہ سے یثرب جاتے دیکھو تو کیا وہ پیغمبر تم کو یاد نہ آئے گا جو مصر سے مدین جاتا نظر آتا ہے۔ کوہ حرا کے نماز نشین اور کوہ سینا کے تماشائی میں کیسی یکسانی نظر آتی ہے۔ کوہ زیتون پر وعظ کرنے والے پیغمبر (حضرت عیسیٰ) اور کوہ صفا پر چڑھ کر ''یامعشر القریش'' کہہ کر پکارنے والے میں کتنی مشابہت ہے، بدر وحنین اور احزاب وتبوک والے سپہ سالار اور غریبوں اور امیوں سے نبرد آزما پیغمبر (موسیٰ) میں کس قدر مماثلت ہے۔

آنحضرت نے مکہ کے سات سرداروں کے حق میں بددعا کی تو آپ کی زندگی موسیٰ کے مثل تھی۔ جب انہوں نے احد میں اپنے قاتلوں اور دشمنوں کے حق میں دعائے خیر کی تو اس وقت گویا آپ حضرت عیسیٰ کے قالب تھے۔ جنہوں نے کبھی اپنے دشمنوں کا بھی برا نہ چاہا۔

جب محمد رسول اللہ کو تم مسجد نبویؐ کی عدالت گاہ یا غزوات اور لڑائیوں میں دیکھو تو حضرت موسیٰ کی سیرت کا نقشہ کھنچ جائے گا لیکن جب آپ کا مکانوں کے حجروں میں، پہاڑوں کے غاروں میں، رات کی تنہائیوں میں اور تاریکیوں میں دیکھو تو حضرت عیسیٰ کا جلوہ نظر آئے گا، شب و روز کے ۲۴ گھنٹوں میں آپ کی زبان مبارک کی دعاؤں اور مناجاتوں کو سنو تو زبور والے داؤد کا تم کو تصور ہوگا۔

فتح مکہ کے خدم وحشم اور بیرق وعلم کے سایہ میں آپ کو دیکھو تو تزک واحتشام اور فوجوں والے سلیمان کا مغالطہ ہوگا۔ اگر شعب ابی طالب میں آپ کو تین برس اس طرح محصور دیکھو کہ کھانے کا سامان تک بھی وہاں نہ پہنچ سکے تو مصری قید خانے کے پیغمبر یوسف کا جلوہ دکھائی دے گا۔

بقول عاشق صادق ؎

حسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضا داری
آنچہ خوباں، ہمہ دارند تو تنہا داری

حضرت موسیٰ قانون لے کر آئے، حضرت داؤد دعا اور مناجات لے کر اور حضرت عیسیٰ زہد واخلاق لے کر، مگر محمد رسول اللہ قانون بھی لائے، دعا ومناجات بھی اور زہد واخلاق بھی۔ ان سب کا مجموعہ الفاظ ومعنی میں قرآن اور عمل میں سیرت محمدیؐ ہے۔

اخلاق انبیاء میں غوطہ زن:

سامعین مکرم! اس سے بڑا جامع اور اکمل انسان کون ہوگا جس کی پیدائش کے وقت غیب سے ندا آئی کہ "محمدؐ کو ملکوں ملک پھیراؤ اور سمندر کی تہوں میں لے جاؤ کہ تمام دنیا ان کے نام ونشان کو پہچان لے، جن وانس، چرند وپرند بلکہ ہر جاندار کے سامنے ان کو لے جاؤ، ان کو آدم کا خلق، شیث کی معرفت، نوح کی شجاعت، ابراہیم کی دوستی، اسماعیل کی زبان، اسحاق کی رضا، صالح کی فصاحت، لوط کی حکمت، موسیٰ کی سختی، ایوب کا صبر، یونس کی طاقت، یوشع کا جہاد، داؤد کی آواز، دانیال کی محبت، الیاس کا وقار، یحییٰ کی پاکدامنی اور عیسیٰ کا زہد

عطا کرو اور تمام پیغمبروں کے اخلاق میں ان کو غوطہ دو" تاکہ پیغمبر اسلام جامعیت کی صفت سے متصف ہو جائیں۔

آخر میں اتنا کہوں گا ؎

دیکھی نہیں کسی نے اگر شان مصطفیٰ ﷺ
دیکھے کہ جبریل امین ہے دربان مصطفیٰ ﷺ
لطف خدائے پاک کی تصویر کھچ گئی
پھرنے لگے جب آنکھ میں احسان مصطفیٰ ﷺ
پھیلا ہوا ہے اسود و احمر کے واسطے
صحن عرب میں تابہ عجم خوان مصطفیٰ ﷺ

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العلمين

مرامدّ عا نقش پائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے

یہ دنیا نہ یہ مال و زر ڈھونڈتا ہوں، بس آنکھیں بچھانے کو در ڈھونڈتا ہوں
مرامدّ عا نقش پائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اسے ہر نفس ہر پہر ڈھونڈتا ہوں
زمیں ہی نہیں اک جو اس کی امیں ہے، فلک سے وراء بھی وہ نقش حسیں ہے
مجھے جو کبھی ٹک اڑا لے وہاں تک، تصور کے وہ بال و پر ڈھونڈتا ہوں
مدینہ پہنچ کر عجب جستجو ہے، وہی عہدِ رفتہ مرے روبرو ہے
حبیب صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا جو دولت کدہ تھا، وہی خوش نما بام ودرڈھونڈتا ہوں
دیارِ نبی کی ہر ایک شئے حسیں ہے، یہیں روضۂ رشک خُلد بریں ہے
رہے جو عقیدت سے سرشار ہر دم، میں ایسا ہی قلب و جگر ڈھونڈتا ہوں
دم واپسیں لب پہ صلی علیٰ ہو، نگاہوں میں اشراق بدرالدّجےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو
یہاں اور وہاں یعنی دونوں جہاں میں، میں عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اثر ڈھونڈتا ہوں
ولی کی زباں میں طاقت کہاں ہے، کہوں نعت اتنی لیاقت کہاں ہے
مگر ان کی توصیف کے واسطے میں صداقت کے لعل و گہر ڈھونڈتا ہوں

مولانا ولی اللہ عظیم آبادی صدیقی

سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی پہلو

خطبہ:

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہٖ الکریم،اما بعد
اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیمo بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo
قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (1)
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم :لایومن احدکم حتیٰ یکون ھواہٗ تبعاً لماجئت بہ.

تیری صورت تیری سیرت تیرا نقشہ تیرا جلوہ
تبسم گفتگو، بندہ نوازی خندہ پیشانی
اگرچہ فقر فخری رتبہ ہے تیری قناعت کا
مگر قدموں تلے ہے فر کسرائی و خاقانی
غلام کو دیا اس شان سے پیغام آزادی
کہ گردش میں ہے چودہ سو برس سے جام آزادی
بشر کی پیشوائی کے لئے شمس و قمر آئے
حضور آئے تو امکانات ہستی بھی نظر آئے
تیموں اور فقیروں کو پناہیں مل گئیں آخر
حضور آئے تو ذروں کو نگاہیں مل گئیں آخر

برادران اسلام ذوالعزوالاحترام قابل صداکرام۔ارباب خاص وعام اس خطبہ میں

(1) آل عمران آیت ۳۱ نمبرپ ۳

شاہ عرب، عالی نسب والاحسب لقب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے کچھ عملی نمونے بالخصوص جن کا تعلق حقوق سے ہے بطور نمونہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اس لیے کہ میرے آقا ومولا کی سیرت طیبہ میں امیر وغریب شاہ وگدا اپنا پرایا، حاکم محکوم والدین ہو یا اولاد، بچہ ہو یا بڑا، غلام ہو یا آقا، یتیم ہو یا مسکین، مرد ہو یا عورت، انسان ہو یا حیوانات۔ سب کے حقوق کا تحفظ ہے۔ سب کے حقوق کا خیال اور لحاظ رکھا گیا ہے۔

والدین کے حقوق:

والدین کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کا حکم قرآن کریم نے دیا ہے **(1)** بلکہ یہاں تک ان کے آداب بتائے کہ ان کے سامنے اف کہنے کی اجازت نہیں **(2)**۔ ہمارے آقا ومولا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد بزرگوار سیدنا عبداللہ تو آپؐ کی ولادت باسعادت سے کئی ماہ قبل داعی اجل کو لبیک کہہ چکے تھے۔

والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ بھی اس وقت داغ مفارقت دے گئیں جب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک چھ سال کی تھی **(3)**۔ سفر ہجرت کے بعد جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے اپنے یاروں یعنی جماعت صحابہ کو اپنی امی جان کے ساتھ چھ سال کی عمر میں مکہ سے مدینہ ننھال کے ہاں سفر کی داستان سنائی اور والدہ ماجدہ کی وفات حسرت آیات کی کیفیات کچھ یوں ارشاد فرمائیں فرمایا۔ میں چھ سال کی عمر میں اپنی والدہ ماجدہ اور ام ایمن دایہ کے ساتھ مکہ سے مدینہ آیا۔ میری والدہ مجھے میرے والد حضرت عبداللہ کی قبر پر بھی لے گئیں اور قبر پر فرمایا عبداللہ آج تیرا یتیم حسین دلنشین، تیری قبر پر آیا ہے۔

مجھے کیا خبر تھی میں بیوہ بن جاؤں گی اور یہ حسین یتیم ہو جائے گا۔ حضرت آمنہ کی آواز بھر آئی آنکھوں میں آنسو تھے۔ بے تاب ہو کر بلند آواز سے اللہ کہا اور گریں، بے ہوش

(1) اشارہ ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا ازسورۃ العنکبوت آیت نمبر۸
(2) استدلال ولاتقل لھما اف بنی اسرائیل آیت نمبر۲۳
(3) سیرت مصطفی ص ۸۵ ج۱،رحمۃ اللعالمین ص ٦٤ ج۱ سیرت الحلبیہ ص ٣٤٦ ج۱

ہوگئیں کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد۔ میری والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ بھی انتقال کر گئیں...... آپ فرماتے تھے مجھے اپنی ماں کا آخری وقت یاد ہے جب ان پر نزع کا عالم طاری تھا اور میری آنکھوں سے آنسو کا دریا جاری تھا...... میں اپنی اماں آمنہ کے سرہانے بیٹھ کر والدہ کا چہرہ دیکھ رہا تھا اور میری اماں مجھے میرے رب کے سپرد کر رہی تھیں......فرمایا جب میری اماں کی میت اٹھی تو میں چارپائی کے پائے کو پکڑ کر چھ سال کی عمر میں پیچھے پیچھے چل رہا تھا میں اس وقت کو کبھی نہیں بھول سکتا جب میری والدہ کو دفن کیا گیا......سیدہ ام ایمن مجھے اکیلی مدینہ طیبہ سے مکۃ المکرّمہ لے آئیں ابن سعد کا بیان ہے کہ جب رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے موقع پر مدینہ سے مکہ جاتے ہوئے مقام ابواء سے گزرے جہاں آپ کی والدہ ماجدہ کا مدفن ہے تو فرمایا میرے رب نے مجھے والدہ کی قبر پر جانے کی اجازت دی ہے۔ آپؐ جماعت صحابہ کے ساتھ قبر پر تشریف لے گئے آپؐ نے قبر کی مٹی اپنے ہاتھ مبارک سے درست فرمائی اور والدہ کی شفقت ومحبت کو یاد کر کے بے اختیار رو پڑے **(1)** صحابہ کرام نے عرض کی۔ آقا آپؐ تو رونے سے منع کرتے ہیں فرمایا والدہ کی محبت وشفقت اور ان کی مامتا یاد آئی اور رونا آ گیا ہے۔ صرف آنسو ہیں یہ محبت کی علامت ہے۔ چیخ پکار کی اجازت نہیں۔

تخلیق دو عالم کا سبب ہے یہی خورشید
اس نور رسالت کی تجلی ابدی ہے

ماں باپ کا حق:

ایک سائل نے پوچھا اللہ کے محبوب ارشاد فرمائیں والدین کا حق کیا ہے......ارشاد فرمایا۔ دونوں تیرے لیے جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی **(2)** (یعنی ان کی اطاعت وخدمت سے جنت ملے گی اور نافرمانی سے دوزخ)......سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

(1) سیرت مصطفی ص ۱۰۸ ج۱،زرقانی شرح مواھب ص ١٦٠ ج۱
التاج الجامع الاصول فی احادیث الرسول ص ٤ ج٥،
(2) ابن ماجہ ص ٢٦٠،ترمذی ص ٤٥٤ ج٢،مسند احمد ص ١٩٦ ج٥

محبوب خدا نے جو سب سے اچھے اعمال ارشاد فرمائے ان میں ایک والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی خدمت ہے **(1)** ایک روایت میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ جو گناہ چاہیں معاف کردیں گے مگر والدین کو ستانے کا گناہ ایسا ہے جسے اللہ معاف نہیں کرتے بلکہ والدین کے نافرمان کو اللہ تعالیٰ دنیا میں موت سے پہلے سزا دیتے ہیں **(2)**......ایک روایت میں فرمایا جو شخص دنیا میں والدین سے بے تعلق رہے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں اس سے بے تعلق رہیں گے اور کلام نہیں کریں گے **(3)**......ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے والدین راضی تو خدا راضی والدین ناراض تو اللہ ناراض **(4)**......ایک روایت میں ارشاد فرمایا کہ والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے چار طرح کے حقوق ادا کر کے ان کے ساتھ بھلائی کرو۔

(۱) ان کے لئے دعا واستغفار کرو۔
(۲) ان کے عہد پیمان پورے کرو۔
(۳) ان کے احباب کی تعظیم کرو۔
(۴) ان کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو **(5)**۔

وہ رحمت عالم ہے شہ اسود و احمد
وہ سید کونین ہے آقائے امم ہے
(مفتی شفیع رحمہ اللہ)

عملی نمونہ:

ام ایمن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبداللہ کی لونڈی اور آپ کی دایہ بھی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا احترام فرماتے ان کے مکان پر ملاقات کے لئے جاتے

(1) بخاری ص ۱۸۷، مسند احمد س ٦٧٦ ج۱، روضة الصالحين ص ۱۷۲ ج۲
(2) مستدرك حاكم ص ۱٥٦ ج٤، الكبائر الذهبی ص ٤٤ (3) مشكوٰة ص ٤١٨ عن ابی هريرةؓ
(4) مشكوٰة ص ٤١٩، ج۲، الكبائر الذهبی ص ٤١ ترمذی ص ٤٥٤ ج۲،
التاج الجامع الاصول، ص ٦، ج ٥، عن عبدالله بن عمر مستدرك حاكم ص ١٥٢ ج٤
(5) ابوداؤد ص ۲٥۳ ج۲ معارف القرآن ص ٤٦٥ ج٥ الجامع الصغير ص ۷۹۳، روضة الصالحين، ص ۱۹۲، ج ۲

اور فرماتے کہ میری امی آمنہ کے بعد یہ میری ماں ہے **(1)**......اماں حلیمہ سعدیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دایہ بھی تھیں اور مرضعہ یعنی دودھ پلانے والی خاتون بھی تھیں۔ کم عمری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بکریاں چرائیں **(2)** عہد نبوی میں قبیلہ بنوسعد کے کچھ لوگ گرفتار ہو کر آئے تو سیدہ حلیمہ سعدیہ سفارش کے لئے تشریف لائیں آپؐ نے کھڑے ہو کے ان کا استقبال کیا اپنی چادر ان کے قدموں میں بچھائی اور آمد کا مقصد پوچھا سیدہ حلیمہ نے خاندان کے لوگوں کی رہائی کی سفارش کی تو آپؐ نے سفارش قبول کر کے ان کو آزاد فرمایا۔

کیوں پھر نہ صفیں قیصر و کسریٰ کی الٹ دیں
آخر تو وہی ہم ہیں غلامان محمد ﷺ

اولاد کے حقوق:

اولاد سے محبت ایک فطری امر ہے مگر دور جاہلیت میں یہ بھی معدوم ہو گیا تھا۔ اللہ کے محبوب نبیؐ نے اولاد کے ساتھ پیار، محبت، انس والفت کا سبق دیا ہے۔ **(3)** اولاد کے خوبصورت نام رکھنے اور اچھی تربیت کا حکم دیا۔ اولاد کی تربیت میں لاپرواہی کو بہت بڑا گناہ فرمایا۔

ترمذی شریف میں روایت ہے کہ لوگو اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب ان کی عمر سات سال ہو۔ اور مار کر نماز پڑھاؤ جب ان کی عمر دس سال ہو۔

عملی نمونہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اولاد کو خود جو تربیت کی وہ پوری امت کے لئے ایک بہترین نمونہ ہے......سیدہ زینب رضی اللہ عنہا آپ کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں انہوں نے سب سے زیادہ مصائب برداشت کئے **(4)** آپ نے انہیں سیدة بناتی فرمایا

(1) مسلم ص ۲۹۱، ج ۲، حلية الاولياء ص ٦٨، ج ۲
(2) سیرت مصطفی ص ۹٦ ج۱، سیرت ابن هشام ص ٥٦ ج۱، خصائص كبرى ص ٥٤ ج۱
(3) التاج الاصول، ص ۷، ج ٥، عن ابی هريرةؓ
(4) تذكار صحابيات ص ۱۲۰ دلائل النبوة ص ٤٢٦ ج۲

کہ یہ میری بیٹیوں کی سردار ہے۔ان کے شوہر حضرت ابوالعاص بن ربیع غزوہ بدر میں قید ہوکر آئے۔تو سیدہ زینب نے ان کی رہائی کے لئے اپنا وہ ہار بھیجا جو رخصتی کے وقت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کو دیا تھا۔آپؐ نے جب ہار دیکھا تو آب دیدہ ہوگئے۔صحابہ کو جمع کر کے فرمایا اگر اجازت ہوتو میں اپنی بیٹی کو ہار واپس کر دوں اور اس کے شوہر کو آزاد کر دوں کہ یہ ہار میری خدمت گزار وفا شعار جانثار بیوی خدیجہ کی نشانی ہے (1)......حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مقدس زندگی میں اپنی تین بیٹیوں اور چار فرزندوں کے جنازے اٹھائے۔سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا زوجہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے وصال کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدر میں تھے......اس وقت واپس تشریف لائے جب انہیں لحد میں اتارا جاچکا تھا۔محبوب خدا کی آنکھوں میں آنسو تھے۔بیٹی کی جدائی کا صدمہ تھا(2) مگر بارضا ہوکر فرمایا بیٹی اللہ کے حوالہ کرتا ہوں کل قیامت کے روز ملاقات ہوگی......سيدة النساء اهل الجنة (3) سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا اسے بھی بے حد پیار تھا۔ان کو اپنے جسم کا ٹکڑا فرمایا (4)۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ عتیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ آپؐ کو فاطمہ رضی اللہ عنہ سے اتنا پیار تھا کہ آپؐ ان کے استقبال کے لئے کھڑے ہوجاتے۔پیشانی پر بوسہ دیتے (5)......اپنے پاس بٹھاتے اور کبھی اپنی جگہ پر بٹھاتے سفر سے واپسی پر سیدہ فاطمہ کے گھر تشریف لے جاتے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاد کی تربیت کچھ اس انداز سے فرمائی کہ ایک موقع پر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ میں کچھ شکر رنجی ہوگئی اور سیدہ اٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں تشریف لائیں......رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے آمد کا مقصد پوچھا سیدہ نے قصہ سنایا۔تو آپؐ نے فرمایا بیٹی علی کے گھر واپس

(1) ابوداؤد شریف ٣٦٧ ج٢ مشکوٰۃ شریف ص ٣٤٦
(2) مسنداحمد ابوداؤ طیالسی ص ٣٥١ طبقات ابن سعد ص ٢٥ ج٨
(3) مشکوٰۃ ص ٥٧٤، بحوالہ ترمذی، ص ٧٠٦، ج٢، بخاری ص ٥١٢، ج ١
(4) فتح الباری ص ٢٧٠ ج٩ البدایہ ص٣٣٣ ج٦ المعجم الکبیر ص ١٦ ج ٢٠
(5) مشکوٰۃ ص ٤٠٢ ،ابوداؤد، ص ٣٥٢ ج٢ ،ازبنات اربعہ ص ٢٧٩،

چلی جاؤ وہ تمہارے شوہر اور آقا ہیں (6) اگر تم اس حال میں دنیا سے گئیں کہ علی رضی اللہ عنہ تم پر ناراض ہوئے تو میں تمہارا جنازہ نہیں پڑھوں گا......پھر پیار اور محبت سے فرمایا بیٹی میاں بیوی کے درمیان رنجش ہو ہی جایا کرتی ہے۔یہ ضروری نہیں کہ مرد اپنی بیوی کی ہر منشا پوری کرے اور بیوی سے کچھ نہ کہے۔سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ واپس تشریف لے گئیں۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا۔تو آپ رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھائی کہ آئندہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مزاج کے خلاف کوئی بات نہ کروں گا......بچیوں کی طرح آپؐ بیٹیوں سے بھی کمال درجہ کی محبت فرماتے۔تمام فرزندوں کا وصال آپؐ کی حیات طیبہ میں ہوا......سیدنا ابراہیم فرزند رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔اس وقت ان کی عمر اٹھارہ ماہ بتائی جاتی ہے یہ کم سن مگر حسین، دلنشین، بہترین، بلندترین، نازنین، ماہ جبین، فرزند رحمۃ اللعالمین محبوب خدا کی گود میں تھے کہ وقت اجل آپہنچا۔بچے کی حالت دیکھ کر رسول خداؐ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ایک صحابی غالباً عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے نے کہا محبوب ہمیں صبر کا حکم دیتے ہیں خود آنسو بہاتے ہیں۔

زبان فیض ترجمان، عالی شان، درفشان سے بیان واعلان صادر ہوا......میری آنکھوں سے آنسو ہیں۔دل غم ناک ہے مگر زبان پر وہ جملہ ہوگا جس سے میرا خدا راضی ہوگا۔روح پرواز ہوجانے کے بعد اتنا فرمایا میرے بیٹے ابراہیم تیری جدائی سے میرا دل غمناک ہے (2)......محبوب خداؐ نے اس دلبر فرزند کو خود غسل دیا۔خود جنازہ پڑھایا۔قبر میں اتارا۔دفن کے بعد قبر کی مٹی سیدھی کی اس پر پانی چھڑکا۔پھر آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور پہلے والے جملے ارشاد فرمائے۔اس کے بعد فرمایا بیٹے روز قیامت کہنا کہ اللہ میرا رب ہے۔اسلام میرا دین ہے۔رسول اللہ میرے باپ ہیں۔یہ جملے سن کر صحابہ کی چیخیں نکل گئیں۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے......الغرض آپ نے اولاد کی تربیت بھی

(1) طبقات ابن سعد ص ١٦ ج٨ ،الاصابہ ص ٣٨٩ ج٤،
(2) مسلم ص ٢٥٤ ج٢ ،مشکوٰۃ ص ١٥٠، بیہقی دلائل النبوۃ ص ٤٣٠ ج٥، ابوداؤد ص ٩٠ ،بذل المجہود ص ١٨٨ ج٤، الشجرۃ النبویہ فی نسب خیرالبریہ، ص ٥٥

فرمائی۔اوران سے محبت بھی فرمائی۔صبروسکون کا حکم بھی دیا۔

پڑے ہوئے تھے ہزار پردے کلیم دیکھا تو پھر بھی غش تھے
میں اس کی آنکھوں کے صدقے جس نے وہ جلوہ یوں بے حجاب دیکھا

میاں بیوی کے حقوق:

گرامی قدر بزرگو......دین اسلام عدل و مساوات کا دین ہے اور عین فطرت کے مطابق ہے......ہرایک کے حقوق کا لحاظ کیا گیا ہے......ایک طرف عورت کو حکم ہے کہ اپنے شوہر کی اطاعت کرو۔ایک روایت میں فرمایا جو عورت چار کام کرے وہ جنت میں جائے گی۔

(۱) پانچ وقت نماز پڑھے (۲) رمضان المبارک کے روزے رکھے

(۳) اپنے شوہر کی اطاعت کرے (۴) اپنی عزت کی حفاظت کرے۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جنت میں جس دروازے سے چاہو داخل ہوجاؤ **(1)**......ایک موقع پر اپنی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اگر تم اس حال میں دنیا سے رخصت ہوئی کہ علی رضی اللہ عنہ تم پر ناراض ہوں میں تمہارا جنازہ نہیں پڑھوں گا......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو فرمایا کہ اگر اللہ کے بغیر کسی کو سجدہ کی اجازت ہوتی تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں **(2)**......دوسری طرف مردوں کو حکم دیا کہ اپنی بیویوں کا خیال کیا کرو۔باہر سے کما کرلانا مردوں کے ذمہ ہے......اولاد کی نگہبانی مردوں کے ذمہ ہے......خود ارشاد فرمایا میرے رب نے مجھے اپنی ازواج کے ساتھ محبت کا حکم دیا ہے اور انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھنے کا حکم دیا ہے......رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ عصر کے بعد ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے جاتے اوران کی خیریت دریافت کرتے **(3)**......ادائیگی حقوق میں عدل وانصاف کا خاص خیال کرتے ہر

(1) ترغیب و ترهیب ص ٣٣ ج٣، مجمع الزوائد ص ٣٠٦ ج٤

(2) روضة الصالحين ص ١٠٤ ج٢، ترمذی ص ١٣٨، ج١ مرقاة شرح مشكوٰة ص ٢٧٢ ج٦

(3) بخاری ص ٧٨٥ ج٢، مجمع الزوائد ص ٣١٩ ج٢، ابوداؤد، ص٢٩، ج١،
ارشاد الساری، ص ١٠٧، ج ٨

ایک کے ہاں باری مقرر کی ہوتی تھی۔ہرایک کا مکان علیحدہ تھا۔ہرایک بیوی کو دودھ کے لئے اونٹنی کا بھی انتظام کرادیا تھا۔سفر کی باری میں قرعہ اندازی فرماتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کے حقوق کا اتنا خیال کرتے کہ اگر آپؐ کسی کے ہاں تشریف لے جاتے اور وہ اہلیہ سورہی ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ سلام کرتے کہ اگر جاگ رہی ہوں تو سن کر جواب دیں اور اگر سورہی ہیں تو انہیں نیند میں خلل نہ ہو۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کام کاج میں بھی ازواج مطہرات کا ہاتھ بٹاتے۔کبھی بکری کا دودھ نکالتے،کبھی گھر میں جھاڑو دیتے۔کبھی روٹی بھی تنور پر لگاتے۔اپنے کپڑے سی لیتے۔

ازواج مطہرات سے محبت کے چند واقعات:

سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ......سیدہ خدیجہ کے وصال پر ملال کے بعد ایک مرتبہ ان کی بہن بی بی ہالہ رسول اللہ ﷺ کو ملنے آئی۔آپؐ ان کی آواز سن کر بے تاب ہوگئے اور فرمایا ہالہ ہوں گی۔آپ آب دیدہ بھی ہوگئے۔سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے پیارے رسول اللہ ﷺ آپؐ کو ابھی تک بوڑھی خدیجہ یاد ہے......آپؐ نے فرمایا اے عائشہ۔میں خدیجہ کو کیسے بھول سکتا ہوں۔اس نے اس وقت کلمہ پڑھا جب کسی نے نہیں پڑھا۔اس وقت دین کی خدمت کی جب کسی نے نہیں کی **(1)**......میں زخموں سے چور آتا تو اپنا دوپٹا پھاڑ کر میری مرہم پٹی کرتی تھیں۔**(2)**

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

اللہ کے محبوبؐ کی محبوبہ بیوی تھیں۔کنواری نکاح میں آئیں۔جہاں سے سیدہ پانی پیتی پیالہ کی اسی جگہ آپؐ منہ لگا کر پیتے **(3)**۔

(1) مشكوٰة ص ٥٧٣ ج٢،رياض الصالحين ص ١٩٥ ج٢ بخاری ص ٥٣٨،مسلم ص ٢٨٤،
ترمذی ص ٧٠٨،ج٢

(2) نزهة المجالس ص ٣٢٨ ج٢، تذكار صحابيات ص ٤٤

(3) سيرت ابن هشام ص ٥٤٩ ج بخاری ص ٦٣٨ ج٢،مشكوٰة ص ٥٦ ج١ فيضع فاه علىٰ
موضع فيّ فيشرب، مسلم شريف

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا:

ایک مرتبہ آپؐ نے سیدہ ام حبیبہ کو ان کے بھائی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت بھی گفتگو کرتے دیکھا تو فرمایا معاویہ تمہیں پیارے لگتے ہیں؟ سیدہ ام حبیبہ نے عرض کی کہ مجھے بھائی بہت پیارا ہے۔ رحمۃ اللعالمین نے فرمایا معاویہ یہ جتنا تمہیں پیارا لگتا ہے، اتنا مجھے بھی پیارا لگتا ہے۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا:

ایک مرتبہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو روتے دیکھا وجہ پوچھی انہوں نے عرض کی کہ میری سہیلیاں مجھے کہتی ہیں کہ تم یہودی خاندان کی ہو رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان سے کہو کہ میرا مقابلہ کون کرسکتی ہے۔ میں ایک نبی ہارونؑ کی بیٹی ہوں۔ دوسرے نبی موسیٰؑ کی بھتیجی ہوں اور تیسرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ ہوں **(1)**۔

سو بار تیرا دیکھ کے عفو اور ترحم
ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے

یتیموں کے حقوق:

دور جاہلیت میں یتیم نشانہ ستم ہوتا تھا۔ مگر رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے پر ہر بال کے بدلے اللہ تعالیٰ نیکی عطا فرماتے ہیں **(2)**...... یتیم کی کفالت کرنے والے کو اپنے ساتھ جنت میں داخل ہونے والا فرمایا **(3)** ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب گھروں میں باعزت وہ گھر ہے جس میں یتیم کی عزت ہو **(4)**...... یتیم کا مال ضائع کرنے سے روکا گیا...... ایک روایت

(1) الاصابہ ص ۳٤۷ ج٤، سیرت مصطفی ص ۳٤٦ ج۳، تذکار صحابیات، ص۱۰٥
(2) مشکوٰۃ ص ٤۲۳، روح المعانی ص ۱۸۹ ج۱٥، تفسیر عزیزی ص ۳۷۲پ ۳۰
(3) ریاض الصالحین ص ۱۲۰، مسلم ص ٤۱۱ ج۲، ترمذی ص ٤٥٦ ج۲، مشکوٰۃ ص ٤۲۳ بخاری ص ۷۹۹ ج۲
(4) ٤۔ التاج ص ۱٤، مشکوٰۃ ص ٤۲۳، ترمذی ص ٤٥٦ ج۲، ریاض الصالحین مترجم ص ۷٤ ج۲

میں ہے جو شخص یتیم کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر جنت واجب کرے گا **(5)**۔

ایک یتیم بچہ اور شفقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

ایک عید کے موقع پر رسول خدا شافع روز جزا امام الہدا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لئے تشریف لے جارہے تھے دونوں بچے حسنین کریمین شریفین رضی اللہ عنہما ساتھ تھے۔ عیدگاہ کے دروازہ کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ ایک بچہ بے بسی کے ساتھ پراگندہ بال پریشان حال پھٹے پرانے لباس۔ حسرت و یاس کے ساتھ بیٹھا آنسو بہا رہا ہے آپؐ اس بچے کے قریب تشریف لائے اور فرمایا بچے سب بچے خوش ہیں عید کا دن ہے کھیل رہے ہیں اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ تم اس حال میں بے حال کیوں ہو۔ بچے کی آنکھوں میں آنسو آ گئے عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں یتیم ہوں۔ والد نہیں جو کپڑے لے کر دے ماں نہیں جو منہ دھلائے۔ بچے مجھے یتیم جان کر قریب نہیں آنے دیتے...... یہ جملے سن کر محبوب خدا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے سر پر رحمت کا ہاتھ پھیر کر فرمایا بیٹے نہ گھبرا۔ اس بچہ کو اٹھا کر گھر تشریف لائے...... اماں عائشہ کو حکم فرمایا کہ اس بچہ کو نہلاؤ۔ نئے کپڑے پہناؤ، سرمہ لگاؤ، دودھ اور کھجوریں کھلاؤ، پھر اپنے قریب کر کے فرمایا ''اے بشر'' (اس بچہ کا نام تھا) کیا تو اس پر راضی نہ ہوگا کہ میں محمد تیرا ابا بن جاؤں اور عائشہ رضی اللہ عنہ تیری ماں بن جائے۔ علی رضی اللہ عنہ تیرا چچا بن جائے اور حسن و حسین رضی اللہ عنہ تیرے بھائی بن جائیں۔ پھر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود اس بچہ کو عیدگاہ میں لائے تمام بچے اردگرد جمع ہو کر پوچھنے لگے تیرا باپ کون ہے۔ اتنا اچھا لباس تمہیں کس نے پہنایا ہے...... بچہ سر فخر سے بلند کر کے کہتا تھا۔ لوگو! میں پہلے یتیم تھا اب میرا ابا محمد کریمؐ ہے۔ میری ماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہے۔ میرا چچا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہے۔ میرے بھائی حسن حسین رضی اللہ عنہما ہیں۔

(5) مشکوٰۃ ص ٤۲۳، ریاض الصالحین ص ۷٤ ج۲، تفسیر البغوی ص ۹۳ ج٤، ترمذی ص ٤٥٦، ج ۲

جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پر ملال ہوا اس وقت یہ بچہ روتا تھا اور کہتا تھا کہ لوگو! آج میں یتیم ہو گیا ہوں۔ آج میں گھر سے بے گھر ہو گیا ہوں۔ آج میں غریب ہو گیا ہوں۔

تم ری دوریا کیسے چھوڑوں
تم سے توڑوں کس سے جوڑوں
تم رہی گلی کی دھول بٹوروں
تم رے نگر سے دم بھی توڑو
(مناظر احسن)

غلاموں کے حقوق:

قبل ازیں غلام کو انسان تک نہ سمجھا جاتا۔ فخر الرسول، ہادی سبل، مولائے کل نے ان کے حقوق سمجھائے۔ فرمایا یہ تمہارے بھائی ہیں جو خود کھاؤ ان کو کھلاؤ جو خود پہنو ان کو پہناؤ۔ ارشاد فرمایا جو شخص کسی غلام کو آزاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہے۔(1)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عمر مبارک میں بے شمار غلام آزاد کئے۔ غلام کے ساتھ خوش خلقی باعث برکت اور بد خلقی باعث عذاب ہے...... ترمذی میں ہے کہ غلام پر ایسی تہمت نہ لگاؤ جو اس میں نہیں ہے ورنہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تم پر حد نافذ کرے گا...... اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بریرہ لونڈی نیند کر رہی ہوتی اور اللہ کے رسول اسے پنکھا کرتے۔ غلام کو غلام کہنے سے منع فرمایا...... اسے منہ پر مارنے سے منع فرمایا۔ بلکہ اس کے قصور کو معاف کرنے کا حکم دیا۔

چڑھا کہ رنگ اسلامی نہ چھوڑا فرق کچھ باقی
حبش کے تیرہ فاموں اور ترکی کے حسینوں میں

(1) ابو داؤد ص ۱۹٦ ج۲، مشکوٰۃ ص ۲۹٤ ج۲،

مسکینوں کے حقوق:

اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکینی بہت پسند تھی۔ دعا فرماتے تھے۔ اے اللہ مجھے مسکینوں کے ساتھ زندہ رکھ اور مسکینوں کے ساتھ دنیا سے رخصت کر اور قیامت کے دن مجھے مسکینوں کے ساتھ اٹھا(1)...... حدیث میں ہے کہ مسکینوں کے حقوق کی ادائیگی کرنے والا۔ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے، ہمیشہ روزہ رکھنے اور ہمیشہ شب بیداری کرنے کے برابر ہے۔(2)

ایک روایت میں ارشاد فرمایا کہ مسکینوں کو حقیر نہ جانو، یہ پراگندہ بال اور خاک آلود لوگ اگر کسی بات پر قسم اٹھا لیں تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرتا ہے۔(3)

ایک روایت میں ارشاد فرمایا کہ مساکین قیامت کے دن دولت مندوں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔(4)

حضرت اسامہ کی روایت میں ہے کہ جنت میں مساکین غرباء ہی زیادہ ہوں گے۔(5)

وہ نعلین سے عرش پر جانے والا...... وہ شمع ہدایت کے ساتھ آنے والا ...... تیرے فقیروں کو بانٹنے والا...... تیرے غلاموں کو روندتے دیکھتا ہوں فرعون کی خدائی۔

استاد اور شاگرد کے حقوق:

اسلام میں استاد و معلم کی حیثیت باپ کی سی ہے ایک روایت میں ارشاد ہے تمہارے تین باپ ہیں (۱) جو تمہیں تعلیم دے (۲) جس کے واسطے سے تم دنیا میں آئے ہو (۳) جو اپنی بیٹی تمہارے نکاح میں دے...... خود رحمت اللعالمین ﷺ سب سے بڑے معلم واستاد

(1) التاج ص ۱۷٤ ج۵ مشکوٰۃ ص ٤٤٧ ج۲
(2) بخاری ص ۸۸۸ ج۲، مسلم ص ٤۱۱ ج۲، موطاامام مالك ص ۹٦۰، ریاض الصالحین، ص ۱۳۱
(3) جواهر الحديث ص ٤٣، رياض الصالحين ص ٦٠، تفسير ابن كثير ص ٤٠٨ ج٥
(4) مشكوٰة ص ٤٤٦ ج٢، مسند احمد ص١٦ ج٣، روضة الصالحين ص ٤٢٠ ج٢، ترمذی ص ٥٨ ج٢، مصنف ابن ابی شیبه ص ٢٤٦ ج١٣، التاج ص ١٧٤، ج٥،
(5) مشكوٰة ص ٤٤٦ ج٢، رياض الصالحين ص ٦١، ج٢، بيهقى ص ١٩٣ ج جواهر الحديث ص ٤٥

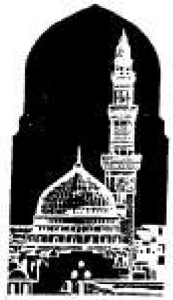
تھے اس لئے آپؐ کے آداب اسلام نے خود سکھائے ہر طالب علم اپنے استاد سے ان آداب کو بجا لائے۔ مثلاً استاد کو نام لے کر نہ پکارے۔ استاد کے سامنے بلند آواز سے گفتگو نہ کرے۔ استاد کو بلانے کی بجائے آمد کا انتظار کرے۔ دوسری طرف اساتذہ کو اپنے شاگردوں کے ساتھ اولاد جیسا برتاؤ کرنے کا حکم دیا......تمام جماعت صحابہ، آپؐ کے شاگرد بھی تھے اور غلام بھی مگر آپ نے کبھی کسی کو نہ شاگرد کہا اور نہ غلام کہا۔ بلکہ ہر ایک کو اپنا صحابی، یعنی دوست، ساتھی فرمایا تا کہ ان کی قدر و منزلت میں اضافہ ہو......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک دودھ کا پیالہ آیا اس وقت صفہ میں ستر سے زائد طلبہ دین، شاگردان رسول، جماعت صحابہ موجود تھی۔ آپ ﷺ نے تمام صحابہ کو دودھ پلانے کا مجھے حکم دیا آخر میں سب شاگردوں کا بچا ہوا دودھ خود نوش فرمایا **(1)**......حقوق دنیا میں مطلق بچوں کے حقوق، عام عورتوں کے حقوق امت پر رحم و ترحم اور ان کے حقوق، مہمان نوازی کے حقوق، بیمار کے حقوق، برادری کے حقوق حتیٰ کہ کافروں کے حقوق پر گفتگو کی جائے تو بات بہت طول پکڑ جائے گی اس لئے بات ختم کرتا ہوں۔

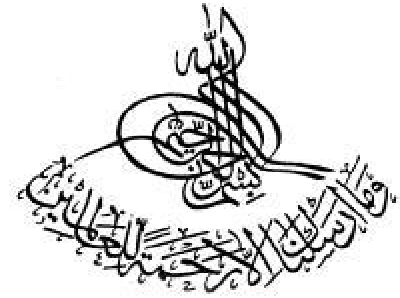
کروٹیں دنیا کی تیرا قصر ڈھا سکتی نہیں
آندھیاں تیرے چراغوں کو بجھا سکتی نہیں

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين

---

(1) روضة الصالحين ص ٤٤٥ ج ٢، الكلام المبين ص ٤٠٤، بخاری شریف، مسند احمد، ابن حبان







خصائص نبوی

محبوب کبریا ﷺ
کی حیات مبارکہ پر
ایک طائرانہ نظر

خصائص النبی ﷺ

سرور کونین، رحمت کائنات، محبوب رب الارض والسموات، رہبر اعظم، خاتم النّبیین، جگر گوشہ آمنہ، محبوب کل جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ، تعریف وتوصیف اور مدحت ومنقبت ایک مبارک، حسین موضوع ہے جو ذکر حق تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ ہمہ گیر اور وسعت پذیر ہے اور ایسا ہو بھی کیوں نہ جب کہ خود خالق کائنات کا فرمان عالی شان ہے۔

’ورفعنا لک ذکرک‘‘

(اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا)

یہی وجہ ہے کہ! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے مسلمانوں کو جو قلبی محبت، عقیدت اور شیفتگی و وابستگی ہے اور انہوں نے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حالات، ارشادات وفرمودات، حلیہ وشمائل، اخلاق وعبادات، محاسن وفضائل اور معجزات وخصائص کو محفوظ رکھا ہے وہ تاریخ عالم کا حیرت انگیز اور منفرد واقعہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک تذکرے سے شغف والہیت کی بہت سی کڑیاں ہیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی خصوصیات ہیں۔ جن میں چند ایک کا تذکرہ کرتے ہیں تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق بن سکیں۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رب کائنات کی تخلیق اوّل:

سیدنا علی ضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’میں سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار سال قبل بارگاہ

الوہیت میں ایک نور کی صورت میں موجود تھا۔'' (المواہب اللدنیہ۔ زرقانی، ج۵ص۲۴۲)

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے شاہد اوّل:

جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سوال ہوا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو ساری مخلوق خاموش تھی اور سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ''بلیٰ'' کیوں نہیں، تو ہمارا رب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کے بعد پھر دوسری مخلوق نے جن میں انبیاء بھی شامل تھے، اللہ کی ربوبیت کے اثبات کا جواب دیا۔

(ترمذی، ابی داؤد، موطا، امام مالک)

آپ کی پیدائش کے وقت پاکیزگی:

سیدہ آمنہ کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیدا ہوئے تو نہایت لطیف اور پاک وصاف تھے اور جسم مبارک پر کسی قسم کی کوئی گندگی اور آلائش نہ تھی۔

(طبقات ابن سعد ج ا ص ۶۳۔ زرقانی شرح مواہب ج ۷، ص ۱۸۹)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مختون پیدا ہونا:

ابن عساکرؒ نے سیدنا انسؓ سے ایک مرفوع روایت نقل کی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ میں مختون پیدا ہوا اور کسی شخص نے میری شرم گاہ کو نہیں دیکھا۔ (مجمع الزوائد، ج۸ ص۲۲۴)

بچپن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چلنے کی خصوصیت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو ماہ کی عمر میں لڑھکتے ہوئے چلتے تھے، اور چھ ماہ کی عمر میں تیز چلنا شروع کر دیا تھا۔ (سیرت حلبیہ ج ا ص ۲۸۶)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کا آغاز:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ سال کی عمر میں گفتگو شروع کر دی تھی سب سے پہلے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مبارک الفاظ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر والحمد اللہ رب العلمین ادا فرمائے اور نو ماہ کی عمر میں فصیح باتیں شروع کر دی تھیں۔ (ایضاً)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیر اندازی کی ابتدا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت تیر اندازی کی ابتدا کی اس وقت آپؐ کی عمر دس ماہ تھی۔ (ایضاً)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کی خصوصیات:

(۱) سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے انگشتان مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہوئے۔

(۲) انگلی کے ایک اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہوئے۔

(۳) حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک کی ٹھنڈک اور خوشبو یوں ہوتی کہ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطار کے ڈبہ سے ہاتھ باہر نکالا ہو۔ (نسیم الریاض)

(۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیانی انگلی کا انگشت چھوٹا تھا جبکہ عام انسانوں کی انگشت شہادت چھوٹی اور وسطی (درمیانی انگلی) بڑی ہے۔

(تفسیر قرطبی جزء۲ ص۱۴۔ رحمت کائنات)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کی خصوصیت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز وہاں تک پہنچتی تھی جہاں کسی دوسرے کی آواز نہیں پہنچتی تھی۔

سیدنا براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کی آواز اتنی شیریں اور خوش الحان کہ ایسی آواز میں نے کسی کی نہیں سنی۔

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا تو دور دراز محلوں کی خواتین نے

بھی اپنے پردوں میں یہ خطبہ سنا۔ (خصائص النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چشم مبارک کی خصوصیت:

حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے مجھے اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں اپنی پس پشت بھی اسی طرح دیکھ لیتا ہوں جس طرح اپنے سامنے والی چیزوں کو دیکھ لیتا ہوں۔ (الطبرانی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن کی خصوصیت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم زخمی کے جسم پر اپنا لعاب دہن لگاتے تو مریض شفایاب ہوجاتا۔ (بخاری)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا تو وہ ایسے شفایاب ہوئے جیسے ان کی آنکھیں کبھی بیمار نہیں ہوئی تھیں۔ (بخاری، باب مناقب علیؓ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کی خصوصیت:

سیدنا انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کی خوشبو سے زیادہ عنبر، کستوری یا کسی اور شئے کی خوشبو کو کبھی نہیں سونگھا“ (مسلم)

امام دارمیؒ، امام بیہقیؒ اور امام ابونعیمؒ نے روایت کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس راستے سے گزر جاتے تو بعد میں جو بھی اس راستہ سے گزرتا، اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے کی خوشبو آتی اور وہ آپ کو پہچان لیتا۔ (دلائل النبوۃ بیہقی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات کی خصوصیات:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جائے ضرورت سے واپس آتے ہیں تو مجھے وہاں فضلات میں کچھ بھی نظر نہیں آتا، وہاں صرف خوشبو کی مہکار پاتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہم انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام اہل جنت کی ارواح کی طرح بنائے گئے ہیں، ان میں

سے جو کچھ بھی خارج ہوتا ہے زمین اسے نگل جاتی ہے۔“ (میزان الاعتدال۔ خصائص کبریٰ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند کی خصوصیات:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوئی ہوتی تھیں لیکن آپ کا قلب اطہر جو انوار وتجلیات کا مرکز اور رشد و ہدایت کا منبع اور شعور آگہی کا مخزن ہے وہ ہمہ وقت بیدار رہتا تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ آپ نماز وتر پڑھنے سے قبل سو جاتے ہیں یعنی پھر اٹھ کر بغیر وضو کے نماز ادا کرسکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اے عائشہؓ! صرف میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا۔ (وہ بیدار رہتا ہے)“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی طاقت کی خصوصیت:

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم روحانی طاقت کے ساتھ ساتھ جسمانی طاقت میں بھی سب پر فوقیت رکھتے تھے۔

مشہور رکانہ پہلوان نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی کا مقابلہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تین مرتبہ خشک پتے کی مانند پکڑتے ہی نہایت آسانی سے بچھاڑ دیتے۔ جس پر وہ مسلمان ہوگیا۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ البدایہ والنہایہ)

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چالیس مردوں کی قوت دی گئی ہے۔ (خصائص کبریٰ ص ۷۰)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت و بلاغت کی خصوصیت:

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ فصیح تھے۔ (سبل الہدیٰ ج ۲ ص ۱۰۰)

ابراہیم تیمیؒ نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔ قاضی عیاض مالکیؒ نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زبانوں سے واقف تھے۔ ہر قوم سے اس کی زبان و لغت میں گفتگو فرمالیتے تھے۔ (شمائل کبریٰ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رعب کی خصوصیات:

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو رعب کے ذریعے منور فرمایا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بڑی خصوصیت ہے۔ سیدنا ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے پس ایک ماہ کے فاصلہ پر سے دشمن مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے۔ یعنی دشمن کے دل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کی ہیبت بیٹھ جاتی ہے۔ (مسند احمد)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تمام زمین کا سجدہ گاہ بنایا جانا:

اللہ تعالیٰ نے تمام زمین کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے سجدہ گاہ اور پاک بنادیا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا ''تمام روئے زمین کو میرے لئے سجدہ گاہ اور پاک بنادیا گیا۔'' (مسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی:

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی کی قسم کھائی، ایسی قسم اللہ تعالیٰ نے اور کسی نبی کے بارے میں نہیں کھائی، فرمایا!

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی جان کی قسم! وہ اپنی مستی میں
مدہوش ہو رہے ہیں۔ (الحجر:۷۲)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارکہ کا قرآن حکیم میں ذکر فرمانا:

اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس کی قسم کھائی اسی طرح قرآن حکیم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک عضو کا ذکر فرمایا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں سے اپنے رب کو دیکھنا:

سیدنا انسؓ سے مرفوع روایت نقل کی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مجھے اسراء اور معراج کرائی گئی تو حق تعالیٰ شانہ مجھ سے اتنا قریب ہوئے کہ ان کے اور میرے درمیان صرف دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا۔ (بخاری)

امام احمد بن حنبلؒ نے سیدنا ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھا ہے۔ (مسند احمد بن حنبلؒ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کثیر الاسماء ہونا:

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے اسماء گرامی ہیں۔ جس طرح حق تعالیٰ شانہ کے بہت سے اسماء حسنیٰ ہیں اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی بہت سے اسماء گرامی ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو تمام انبیاء سے مقدم رکھا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخر میں مبعوث ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جہاں دوسرے انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ کیا وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو مقدم رکھا، جو بارگاہ خداوندی سے آپ کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ جس کا قرآن مجید میں بھی ذکر فرمایا ہے۔ (سورۃ نساء، سورت احزاب)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا امام الانبیاء ہونا:

زرقانی کی ایک روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت المقدس تشریف لانے پر ملائکہ بھی آسمان سے نازل ہوئے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور ملائکہ دونوں کی امامت کرائی۔ (زرقانی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی الانبیاء ہونا:

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی الانبیاء بنایا یعنی اگر انبیاء آپ کو پالیں تو ان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واجب ہے۔ کیونکہ حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر موسیٰ (علیہ السلام) زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ ہوتا۔'' (المنصف لابن ابی شیبہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا قیامت تک کیلئے ہونا:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہر نبی کسی خاص قوم، قبیلے اور شہر و ملک کے لئے مبعوث ہوا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انس وجن کے لئے اور قیامت تک کے لئے مبعوث ہوئے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا: ''اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر'' (سورۃ الانبیاء)

☆ آپ ؐ کے انتقال کے بعد ازواج مطہرات ؓ کا نکاح حرام ہونا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ؓ چونکہ امت کی مائیں ہیں اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ؓ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد نکاح حرام ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل اختیار کرنے سے شیطان کا عاجز ہونا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے حقیقتاً مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا۔'' (بخاری، مسلم، ابن ماجہ، ابی داؤد)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کی خصوصیات:

سیدنا صدیق اکبر ؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود یہ سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو وفات نہیں دی مگر اسی مقام پر

جہاں وہ چاہتا ہے کہ اس کو دفن کیا جائے، لہٰذا آپ کو وہیں دفن کر دو جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا تھا۔ (الترمذی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبر مبارک میں زندہ ہونا:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''انبیائے کرام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔
(مسند ابی یعلی، مجمع الزوائد)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر اور منبر کی درمیانی جگہ کا باغ جنت ہونا:

بخاری مسلم کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔'' (مسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میں اولیت:

سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں سب سے پہلا شخص ہوں جو جنت میں داخلہ کے لئے شفاعت کروں گا۔'' (ترمذی، ابواب المناقب)

آپ ؐ کی قبر مبارک کا محفوظ ہونا اور پوری امت کا قبر سے تعلق رکھنا:

انبیاء السابقین میں سے کسی نبی کی قبر کا نشان محفوظ نہیں۔

اور کسی نبی کی امت کا اپنے نبی کی قبر سے تعلق نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر محفوظ ہے۔ اور پوری امت آپ کی قبر کی زیارت کرتی ہے۔

قال نبی ﷺ: من زار قبری وجبت لهٗ شفاعتی.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی امی ہیں:

یوں تو تمام انبیاء علیہم السلام کو امی بنایا گیا ہے مگر قرآن کریم نے النبی الامی کا لقب

صرف اورصرف آپ کوعطا کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکی و مدنی نبی ہونا:

یوں مکۃ المکرّمہ میں حضرت آدم، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل علیہم السلام آئے مگر مکۃ المکرّمہ میں ولادت باسعادت صرف آپ ہی کی ہے قرآن کریم نے اسی نسبت سے قسم اٹھائی ہے۔

لااقسم بھٰذا البلد و انت حل بھذا البلد. (سورۃ البلد)

ولادت باسعادت

حضرت محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم موسم بہار میں پیر کے دن ۹/ربیع الاوّل سن عام الفیل مطابق ۲۲/اپریل ۵۷۱ء مطابق یکم جیٹھ ۶۸۲ بکرمی کو مکہ معظّمہ میں بعد از صبح صادق اور قبل از طلوع آفتاب پیدا ہوئے۔ ۲۲/اپریل گرگورین قاعدے کے مطابق ہے جس پر ستمبر ۱۷۵۲ء سے مروجہ عیسوی تقویم کا حساب شروع ہوا۔ آپ کی ولادت باسعادت مکہ مکرمہ میں صبح صادق ۴ بج کر ۲۰ منٹ پر ہوئی۔ سورج اس وقت برج حمل سے ۳۱ درجے ۲۰ دقیقے پر تھا، اور بکرمی تقویم کے اعتبار سے یکم جیٹھ کو شروع ہوئے تیرہ گھنٹے ۱۶/منٹ گزر چکے تھے۔ (رسول رحمت، مجموعہ مقالات مولانا ابوالکلام آزاد، ص ۳۷) (رحمت اللعالمین از قاضی سلیمان منصور پوری، ص ۴۲، ۴۳)

محبوبِ کبریا کا نسب مبارکہ:

(۱) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن (۲) حضرت عبداللہ بن (۳) عبدالمطلب بن (۴) ہاشم بن (۵) عبدمناف بن (۶) قصی بن (۷) کلاب بن (۸) مرہ بن (۹) کعب بن (۱۰) لوی بن (۱۱) غالب بن (۱۲) فہر بن (۱۳) مالک بن (۱۴) النضر بن (۱۵) کنانہ بن (۱۶) خزیمہ بن (۱۷) مدرکۃ بہ (۱۸) الیاس بن (۱۹) مضر بن (۲۰) نزار بن (۲۱) معد بن (۲۲) عدنان بن (۲۳) ادو بن (۲۴) ہمسیع یا سلمان بن (۲۵) ہمتیع یا

ہمید ع بن (۲۶) سلامان یا منجر نبیست بن (۲۷) نبت بن (۲۸) عوض یا ثعلبہ بن (۲۹) بورایا بور بن (۳۰) شبوخا یا سعد رجب بن (۳۱) لحاما یا قموال بن (۳۲) کسعانا یا محلم ذوالعین بن (۳۳) حرابا یا عوام بن (۳۴) بلدان یا محمل بن (۳۵) بدلانہ یا بدلاف یارائمہ بن (۳۶) طہبا یا طاہب رائمہ بن (۳۷) جہمی یا حاجم یا حلہ بن (۳۸) محشی یا تاحش یا شحدود بن (۳۹) معجانی یا ماحی یا ظریب بن (۴۰) عقارا یا عاقی عقرابو الجن بن (۴۱) عاقاری یا عاقرا ابراہیم بن (۴۲) سداعی یا اسماعیل ذوالمطانخ بن (۴۳) ابداعی یا عبدیزن الطعان بن (۴۴) ہمادی یا ہمدان اسماعیل دولاعوج بن (۴۵) بشمانی یا شین بن (۴۶) بشرابی یا یثرم بن (۴۷) بحزانی یا بحزن بن (۴۸) یلحانی یا یلحن یا عبود بن (۴۹) رعوابی یا رعویٰ بن (۵۰) عاقاری یا عاقر بن (۵۱) سامان یا زائد بن (۵۲) عاصار یا عاصر یا نیدوان صاحب مجالس بن (۵۳) قنادی یا قناد بن (۵۴) ثامار یا بہامی دوس العتق بن (۵۵) مقعد یا مقاصری بن (۵۶) زارح یا قمیر بن (۵۷) سمی یا سمایا محسبشر بن (۵۸) مرزا یا مرہر بن (۵۹) صیقان یا سمر بن (۶۰) حبشم یا عرام یا نبیت بن (۶۱) قیذر یا قیدار بن (۶۲) اسماعیل بن (۶۳) ابراہیم بن (۶۴) تارخ یا آزر بن (۶۵) ناحور بن (۶۶) ماروح بن (۶۷) ارغو بن (۶۸) بالغ سریانی بن (۶۹) عابر یا عبر یا ہود علیہ السلام بن (۷۰) شالخ بن (۷۱) ارفخشد بن (۷۲) سام بن (۷۳) نوح بن (۷۴) ممک بن (۷۵) متوشلخ بن (۷۶) اخنوع یا ادریس بن (۷۷) یردیا یارو بن (۷۸) مہلا نیل بن (۷۹) قنیان بن (۸۰) انوش بن (۸۱) ششع ہتبہ اللہ (۸۲) بن آدم علیہ السلام۔

(طبقات سعدی، تاریخ طبری)

محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کا شق صدر:

آپ کے سینہ مبارک کو حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل نے چاک کیا اور قلب اطہر کو نکالا، پھر قلب کو چاک کیا، اندر سے جمے ہوئے خون کے ٹکڑے نکالے اور پھر قلب اور سینہ مبارک کو ٹانکے لگا دیے، اس کو شق صدر کہتے ہیں۔ پہلا شق صدر کا واقعہ تقریباً دو یا تین

سال کی عمر میں پیش آیا، دوسرا شق صدر کا واقعہ تقریباً دس سال کی عمر میں پیش آیا، تیسرا شق صدر کا واقعہ عطائے نبوت کے وقت پیش آیا، چوتھا شق صدر کا واقعہ معراج کے وقت پیش آیا۔اس طرح شق صدر کل چار مرتبہ ہوا۔

امہات المومنین، ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

☆ سیّدہ خدیجہؓ بنت خویلد رمضان	۱۰ نبوت
☆ سیّدہ سودہؓ بنت زمعہ قیس	۱۹ہجرت
☆ سیّدہ عائشہؓ بنت صدیق اکبرؓ	۵۷ھ
☆ سیّدہ حفصہؓ بنت فاروق اعظمؓ	۴۱ھ
☆ سیّدہ زینبؓ بنت خزیمہ	۵۹ھ
☆ سیّدہ زینب بنت جحش	۲۰ھ
☆ سیّدہ جویریہؓ بنت الحارث بن ابی ضرار	۵۲ھ
☆ سیّدہ ام حبیبہؓ رملہ بنت ابوسفیان	۴۴ھ
☆ سیّدہ صفیہؓ بنت حی بن اخطب	۵۰ھ
☆ سیّدہ میمونہؓ بنت الحارث بن حزن	۵۱ھ
☆ سیّدہ ام سلمہؓ بنت ابی امیر المعروف بزاد الراکب	۶۰ھ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچے:

☆ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ ☆ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ
☆ ابوطالب (عبدمناف) ☆ ابولہب (عبدالعزی)
☆ زبیر ☆عبدالکعبہ
☆ضرار ☆حارث
☆مقوم ☆مغیرہ
☆حجل ☆الغیداق ☆قثم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیاں:

☆ حضرت عاتکہ ☆حضرت برہ ☆حضرت امیمہ
☆حضرت بیضاء ام حکیم ☆حضرت اروىٰ ☆حضرت صفیہ

محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں:

☆اسود بن عبد یغوث ☆عبداللہ بن ارقم بن عبد یغوث
(الشجرۃ النبویہ، ص ۷۸)

محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی والد

ابو کبشہ الحارث بن عبدالعزیٰ بن رفاعۃ بن ملان بن ناصرۃ بن فصیّۃ بن نصر بن سعد بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عیلان
(طبقات ابن سعد، ص ۱۱۰، ج ۱) (سیرت نبویہ لابن ہشام، ص ۱۶۱، ج ۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی مائیں:

☆حضرت آمنہ والدہ رضی اللہ عنہا
☆ حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا ☆حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بہن کے بھائی:

☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ
☆ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ☆ ابوسلمہ بن عبدالاسد
☆ مسروح ☆ حضرت حذافہ رضی اللہ عنہ جو شیما کے لقب سے مشہور تھیں
☆ انیسہ (بہن رضاعی)

محبوب کبریا کی اولاد:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے: (۱) طیب (۲) ابراہیم (۳) طاہر (۴) قاسم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں: (۱) حضرت زینب (۲) حضرت رقیب
(۳) حضرت ام کلثوم (۴) حضرت فاطمہ)

محبوب کبریا کے مؤذن ومکبّر

جن کی تعداد چار (۴) ہے:

(۱) حضرت بلال (مسجد نبوی)
(سیرۃ الرسول لابن کثیر ص ۲۵۷، عیون الاثر ص ۴۱۴، ج ۵)

(۲) حضرت عبداللہ بن ام مکتوم (مسجد نبوی)
(سیرۃ الرسول لابن کثیر ص ۲۵۷، عیون الاثر ص ۴۱۴، ج ۵)

(۳) حضرت ابومحذورہ (مسجد حرام) ان کے نام میں اختلاف، کہا گیا گیا ہے کہ ان کا نام سمرہ بن معیر (اسد الغابہ ص ۲۹۲، ج ۵)

(۴) حضرت سعد قرظ (مسجد قباء) یا سعد بن عائذ
(الفصول ص ۴۵۷، اسد الغابہ ص ۲۹۲، ج ۵)

محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے دربان:

☆ حضرت ابوموسیٰ الاشعریؓ (عبداللہ بن قیس)
☆ رباح الاسود (عیون الاثر ص ۴۱۰، ج ۲)
☆ حضرت ابومسروح انسہ بن باداہ (الاصابہ ص ۷۵، ج ۱، اسد الغابہ ص ۱۵۶، ج ۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند پہریدار:

☆ حضرت سعد بن معاذؓ ☆ حضرت محمد بن مسلمہ انصاریؓ
☆ حضرت عبادہ بن بشیرؓ ☆ حضرت ابوایوب انصاریؓ
☆ حضرت ذکوان بن عبد قیسؓ ☆ حضرت زبیر بن العلومؓ
☆ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ

آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام اور باندیاں

☆ حضرت زید بن حارثہؓ ☆ حضرت ابوکثبہؓ
☆ حضرت رباح حبشیؓ ☆ حضرت رفاہ بن زیدؓ
☆ حضرت انیسہؓ ☆ حضرت ابومویہبہؓ
☆ حضرت رافعؓ ☆ حضرت کرکرہ نوبیؓ
☆ حضرت عبیدؓ ☆ حضرت مابور قبطیؓ
☆ حضرت ہشامؓ ☆ حضرت حنینؓ
☆ حضرت ابوعبیدؓ ☆ حضرت رنجشہؓ
☆ حضرت سلمہ ام رافعؓ ☆ حضرت ریحانہؓ
☆ حضرت میمونہ بن سعدؓ ☆ حضرت اسامہ بن زیدؓ
☆ حضرت شقران حبشیؓ ☆ حضرت ابورافع قبطیؓ
☆ حضرت سفینہؓ ☆ حضرت یسارؓ
☆ حضرت فصلہؓ ☆ حضرت مدعمؓ
☆ حضرت زیدؓ ☆ حضرت طہمانؓ
☆ حضرت واقدؓ ☆ حضرت ابوضمرہؓ
☆ حضرت ابوعشیبؓ ☆ حضرت ابوہندؓ
☆ حضرت ابولبابہؓ ☆ حضرت ماریہؓ
☆ حضرت قیصرؓ ☆ حضرت حضرہؓ
☆ حضرت رضویؓ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت گاران:

(۱) حضرت انس بن مالکؓ دس سال خدمت
(۲) حضرت بلال بن رباح (مولی ابی بکر) الشجرہ النبویہ فی نسب خیر البدیہ ص ۸۷

(۳) حضرت عقبہ بن عامر جہنی — مسند احمد (وکان صاحب بغلتہ یقود بہ فی الاسفار، عیون الاثر، ص ۴۰۷، ج ۲)

(۴) حضرت ابوذر غفاری

(۵) حضرت ذومخبر — ابن اخی النجاشی یا ابن اخت النجاشی، عیون الاثر، ص ۴۰۷، ج ۲

(۶) حضرت ایمن بن عبیہ

(۷) حضرت اسماء بن حارثہ — عیون الآثار، ص ۴۰۷، ج ۲

(۸) حضرت ام رافع

(۹) حضرت امّ عباس

(۱۰) حضرت ابوبکر صدیق — خدام النبیؐ فی الہجرۃ

(۱۱) حضرت حبّہ بن خالد — اسد الغابہ، ص ۴۴۰

(۱۲) سعد مولیٰ ابی بکر — عیون الاثر، ص ۴۰۷، ج ۲

(۱۳) حضرت عبداللہ بن رواحہ

(۱۴) حضرت قیس بن سعد بن ثابت انصاری کان صاحب لواء رسول اللہ (اسد الغابہ، ص ۴۲۴)

(۱۵) حضرت مغیرہ بن شعبہ — سیّافًا علیٰ راسہٖ (الفصول، ص ۲۵۵)

(۱۶) حضرت مقداد بن الاسود — اسد الغابہ، ص ۲۵۱، ۲۵۲، ج ۵

(۱۷) حضرت میمونہ بنت سعد — اسد الغابہ، ص ۳۴۵، ج ۵

(۱۸) حضرت نعیم بن ربیعہ — اسد الغابہ، ص ۳۴۵، ج ۵

(۱۹) حضرت عبداللہ بن مسعود — الشجرۃ النبویہ، ص ۸۸، کان یلی حمل نعلہ

(۲۰) حضرت ربیعہ بن کعب بن اسلمی — عیون الاثر، ص ۴۰۷، ج ۲

(۲۱) حضرت بکیر بن الشداخ اللیثی — عیون الاثر، ص ۴۰۷، ج ۲

(۲۲) حضرت الاسواد بن مالک — المصدر السابق، ۱۰۶

(۲۳) حضرت اسلع بن شریک — اسد الغابہ، ص ۹۱، ج ۱، وفیہ خادم رسول اللہؐ، وصاحب راحلتہٖ

(۲۴) حضرت ہند بن حارثہ — الشجرۃ النبویہ فی نسب خیر البریہ، ص ۸۸

(۲۵) حضرت مہاجر — مولیٰ ام سلمہ، الاستیعاب ص ۴۶، ج ۴، اسد الغابہ ص ۵۳، ج ۶

(۲۶) ام ایمن — الاستیعاب ص ۴۶، ج ۴، اسد الغابہ ص ۵۳، ج ۶

(۲۷) حضرت ام رباب — الاستیعاب، ص ۴۶، ج ۴، اسد الغابہ، ص ۵۳، ج ۶

(۲۸) حضرت ہلال بن الحارث — الاستیعاب، ص ۴۶، ج ۴، اسد الغابہ، ص ۵۳، ج ۶

(۲۹) حضرت خولہ — اسد الغابہ، ص ۷۲، ج ۱

(۳۰) حضرت ارید من حمیّر — اسد الغابہ، ص ۷۲، ج ۱

(۳۱) حضرت معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی، ابوالسمح — اسد الغابہ، ص ۱۵۶، ج ۶

کاتبین وحی ۵۶

قسم نمبر	۱	کاتبین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعداد	۳۲
قسم نمبر	۲	کاتبین جامعین	۶
قسم نمبر	۳	کاتبین مصاحف	۳
قسم نمبر	۴	کاتبین حدیث	۷
قسم نمبر	۵	کاتبین محض	۶
		ٹوٹل:	۵۶

کاتبین وحی ﷺ کی کل تعداد ۳۲ (حروف تہجی کے اعتبار سے)

وہ حضرات جن سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قرآنی آیات اور خطوط لکھواتے تھے ایسے حضرات تینتیس (۳۳) ہیں:

(۱) حضرت ابان بن سعیدؓ — تلخیص الفوائد وتقریب المتباعد، ص ۱۴

(۲) حضرت ابوبکر صدیق — مناہل العرفان فی علوم القرآن از عبدالعلیم الزرقانی

(۳) حضرت ابوالدرداء — تاریخ قرآن، از مولانا عبدالقیوم ندوی، ص ۳۶

(۴) حضرت اُبی بن کعب — تلخیص الفوائد، ص ۱۴

(۵) حضرت ارقم بن ابی الارقم — مناہل العرفان فی علوم القرآن

(۶) حضرت ثابت بن قیس — // //

(۷) حضرت حذیفہ بن الیمان — کاتبین وحی، ص ۱۵، از مولانا ابوالحسن

(۸) حضرت حنظلہ بن الربیع — تلخیص الفوائد، ص ۱۴

(۹) حضرت حویطب بن عبدالعزی — کاتبین وحی ص ۱۵، ابوالحسن اعظمی مطبوعہ، زمزم پبلشرز، کراچی

(۱۰) خالد بن سعید بن عاص — تلخیص الفوائد، ص ۱۴

(۱۱) حضرت خالد بن عاص — کاتبین وحی، ص ۱۵

(۱۲) حضرت خالد بن ولیدؓ — مناہل العرفان

(۱۳) حضرت زبیر بن العوام — بذل المجہود، ص ۱۱۸، ج ۴

(۱۴) حضرت زید بن ثابت — تلخیص الفوائد، ص ۱۴

(۱۵) حضرت شرحبیل بن حسنہ — الناہیہ عن طعن معاویہ از مولانا عبدالعزیز ہارویؒ

(۱۶) حضرت عامر بن فہیرہ — // // //

(۱۷) حضرت عبداللہ بن ارقم — // // //

(۱۸) حضرت عبداللہ بن رواحہ — بذل المجہود، ص ۱۱۸، ج ۴

(۱۹) حضرت عبداللہ بن سلامؓ — تاریخ قرآن، از ندوی، ص ۳۶

(۲۰) حضرت عبداللہ بن عبداللہ — بذل المجہود شرح سنن ابوداؤد، ص ۱۱۸، ج ۴

(۲۱) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص — مسند دارمی، کاتبین وحی، ص ۱۴

(۲۲) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ — تاریخ قرآن، از ندوی، ص ۳۶

(۲۳) حضرت عثمان بن عفانؓ — تلخیص الفوائد وتقریب المتباعد، ص ۱۴

(۲۴) حضرت علیؓ — تلخیص الفوائد وتقریب المتباعد، ص ۱۴، از کاتبین وحی ۱۳

(۲۵) حضرت علاء بن حضرمی — تلخیص الفوائد، ص ۱۴

(۲۶) حضرت عمر بن خطاب — مناہل العرفان

(۲۷) حضرت عمرو بن عاص — بذل المجہود، ص ۱۱۸، ج ۴

(۲۸) حضرت محمد بن مسلمہ — // //

(۲۹) حضرت معاذ بن جبل — تاریخ قرآن از ندوی، ص ۳۶

(۳۰) حضرت معاویہ بن ابی سفیان — تلخیص الفوائد، ص ۱۴

(۳۱) حضرت معیقیب الدوسی — کاتبین وحی، ص ۱۵، ابوالحسن اعظمی

(۳۲) حضرت مغیرہ بن شعبہ — بذل المجہود، ص ۱۱۸، ج ۴

(۳۳) حضرت یزید بن ابی سفیان — بذل المجہود، ص ۱۱۸، ج ۴

قسم دوم کاتبین جامعین

یعنی وہ حضرات جو بطور خود قرآن کی کتابت وتحریر کے ذریعے ضبط اور جمع فرماتے ہیں، جن کی تعداد چھ (۶) ہے:

(۱) حضرت ابوخزیمہ — تاریخ القرآن، ص ۲۴، ماخوذ فتح الباری شرح بخاری

(۲) حضرت ابوزید — بخاری، ص ۷۴۸، ج ۲

(۳) حضرت حفصہ — تاریخ القرآن کے حواشی، ص ۲۵

(۴) حضرت خزیمہ — تاریخ القرآن، ص ۴۹، للعلامہ محمد طاہر الکردی

(۵) حضرت عائشہ صدیقہؓ — تاریخ القران، ص ۲۷

(۶) حضرت عبداللہ بن عباس — // //

قسم سوم کاتبین مصاحف:

یعنی وہ حضرات جو مصاحف عثمانی کی کتابت میں شریک رہے، جن کی تعداد تین (۳) ہے

(۱) حضرت سعید بن عاصؓ — تاریخ القرآن بعنوان جمع ثالث، ص ۳۴، ۳۵

(۲) حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشامؓ — // // //

(۳) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ — // // //

قسم چہارم کاتبین حدیث:

یعنی وہ حضرات جو وحی خفی اور احادیث نبویہ کی کتابت کا خاص طور پر اہتمام فرماتے،

جن کی تعداد سات (۷) ہے۔

(۱) حضرت انس بن مالک	مستدرک حاکم،ص ا،بحوالہ مقام حدیث،ص ۶۶،الاصابہ،ج ا،ص ۴۳
(۲) حضرت جابر بن عبداللہ	صحیح مسلم بحوالہ مقام حدیث،ص ۶۷
(۳) حضرت رافع بن خدیج	مجمع الزوائد،ص ۱۵۱،ج ا،بحوالہ طبری،مقام حدیث ص ۶۰
(۴) حضرت سعد بن عبادہؓ	ترمذی کتاب الاحکام بحوالہ مقام حدیث
(۵) حضرت سمرہ بن جندب	تہذیب التہذیب،ص ۱۹۸، ج ۴
(۶) حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ	بخاری کتاب الجہاد باب الصبر علی القتال بحوالہ مقام حدیث،ص ۶۹
(۷) حضرت نعمان بن بشیر	مسلم،ص ۳۲۳،ج ا

قسم پنجم کاتبین محض:

یعنی وہ حضرات جو طرزِ کتابت اور اسلوب تحریر سے بخوبی واقف تھے،جن کی تعداد چھ (۶) ہے:

(۱) حضرت ابوعبیدہ بن الجراح	تاریخ الاسلام مولفہ مولانا عاشق الٰہی میرٹھی،حصہ دوم،ص ۲۸۰
(۲) حضرت طلحہ بن عبیداللہ	تاریخ القرآن،ص ۱۳۳
(۳) حضرت عبادہ بن صامت	″ ″
(۴) حضرت عبداللہ بن سعید بن عاص	″ ″
(۵) حضرت عمرو بن سعید	تاریخ اسلام مؤلفہ مولانا عاشق الٰہی،حصہ دوم،ص ۲۸۰
(۶) حضرت منذر بن عمرو	″ ″ ″

محبوب کبریا کی طرف سے زکوٰۃ وصولی کرنے والے:

☆ حضرت علی بن ابی طالب ☆ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح

☆ العلاء بن الحضرمی ☆ بلال حبشی

☆ ابوہریرہ ☆ المہاجر بن ابی امیہ

☆ زیاد بن لبید ☆ عدی بن حاتم

☆ مالک بن نویرہ ☆ زبرقان بن بدر

☆ قیس بن عاصم

محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے وزراء:

آسمان کے وزیر: ☆حضرت جبرائیل ☆حضرت میکائیل

زمین کے وزیر: ☆حضرت ابوبکر صدیق ☆حضرت عمر فاروق

محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ قاضی:

☆ حضرت علی بن ابی طالبؓ

☆ حضرت معاذ بن جبلؓ (الشجرہ النبویہ فی نسب خیر البریہ،ص ۹۱)

محبوب کبریا کے امین اور خزانچی:

(۱) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (۲) حضرت اسد بن السید الساعدی

(۳) حضرت بلال بن رباح (۴) حضرت معیقیب

محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے سپاہی اور حد قائم کرنے والے:

☆حضرت علی بن ابی طالب ☆حضرت زبیر بن العوام

☆حضرت مقداد ☆حضرت مغیرہ بن شعبہ

☆حضرت قیس بن سعد ☆حضرت عاصم بن ثابت

☆حضرت محمد بن مسلمہ

محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے راز دار:

☆ حضرت انس بن مالکؓ

☆ حضرت حذیفہ بن الیمان (اسد الغابہ،ص ۴۶۸،ج ا)

☆ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے مبارک کو اٹھانے والے:

☆علی بن ابی طالب ☆حضرت زبیر بن العوام

☆سعد بن عبادہ ☆زید بن حارثہ

☆جعفر بن ابی طالب ☆خالد بن الولید

☆عبداللہ بن رواحہ (الشجرہ النبوی فی نسب خیر البریہ، ص۹۲)

محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی سواریوں کی زین رکھنے والے:

☆حضرت عبداللہ بن مسعود ☆حضرت اسلع بن شریک

☆حضرت طلحہ بن عبیداللہ

محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہتھیاروں کے نگران:

☆حضرت مغیرہ بن شعبہ ☆حضرت ابوطلحہ

(زید بن سہل انصاری، زوج اُم سلیم، الاسد الغابہ، ص۱۸۱،۱۸۲، ج۲)

امورِ خانہ داری:

(۱) حضرت بلال بن ابی رباح

(۲) حضرت علی بن ابی طالب

محبوب کبریا کے چند شعراء:

کل تعداد: ۱۷۲ مرد: ۱۶۰ خواتین: ۱۲

(۱) حضرت حسان بن ثابت (۲) حضرت کعب بن مالک

(۳) حضرت خنساء (۴) حضرت صفیہ

(۵) حضرت عبداللہ بن رواحہ (۶) حضرت کعب بن زبیر

(۷) حضرت ابوبکر (۸) حضرت بجیر بن زبیر

محبوب کبریا کے حدی خواں:

☆ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ ☆ حضرت عامر بن الاکوعؓ

☆ حضرت سلمہ بن الاکوعؓ ☆ حضرت انجشہؓ

محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کی امامت میں نماز پڑھی:

☆حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ

☆حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (مسلم، ص۲۷۴)

وہ جگہیں جہاں آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور بعد میں وہاں مسجد تعمیر ہوئی:

(۱) مسجد نبوی (۲) مسجد قباء (۳) مسجد سعد بن خثیمہ

(۴) مسجد جمعہ (۵) مسجد عتبان بن مالک (۶) مسجد بنی انیف

(۷) مسجد عصبہ (۸) مسجد بنوظفر (۹) مسجد اجابہ

(۱۰) مسجد سجدہ ابوذرؓ (۱۱) مسجد قبلتین (۱۲) مسجد سبق

(۱۳) مسجد عمامہ (۱۴) مسجد مصلے (۱۵) مسجد ابوبکر صدیقؓ

(۱۶) مسجد علیؓ (۱۷) مسجد عمرؓ (۱۸) مسجد سُقیا

(۱۹) مسجد بنی دینار (۲۰) مسجد منارتین (۲۱) مسجد شجرہ

(۲۲) مسجد مشربہ ام ابراہیم (۲۳) مسجد شیخین (۲۴) مسجد فسخ

(۲۵) مسجد بنی حارثہ (مسجد مستراح) (۲۶) مسجد رایہ

(۲۷) مساجد سبع (یہ سات مسجدیں ہیں) (۲۸) مسجد سلمان فارسیؓ

(۲۹) مسجد فتح (۳۰) مسجد فضیخ

(۳۱) مسجد بنی قریظہ (۳۲) مسجد خیف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بے شمار ہیں، چند کے نام ملاحظہ فرمائیں:

(۱) قرآن مجید (۲) شق القمر
(۳) معراج (۴) ستون کارونا
(۵) پتھروں سے سلام کی آواز (۶) کھانوں سے تسبیح کی آواز
(۷) بے دودھ کی بکری کا دودھ دینا (۸) گونگے کا بولنا
(۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھ کا اچھا ہونا
(۱۰) مشکیزے سے پانی کا ابلنا (۱۱) اندھے کا اچھا ہونا
(۱۲) کلی سے پانی کا ابلنا
(۱۳) آپ کے لعاب دہن سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایڑی کا ٹھیک ہونا
(۱۴) درختوں اور پہاڑوں سے سلام کی آواز
(۱۵) جنوں کا اسلام لانا (۱۶) غلبۂ روم کی پیشین گوئی
(۱۷) مُردوں کا زندہ ہونا

محبوب کبریا ﷺ کے بارہ نقیب (خزرج کے نقباء):

(۱) حضرت اسد بن زرارہ بن عدس (۲) حضرت براء بن معرور بن صخر
(۲) حضرت رافع بن مالک بن عجلان (۴) حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام
(۵) حضرت عبادہ بن صامت بن قیس (۷) حضرت سعد بن عبادہ بن دلیم
(۸) حضرت سعد بن ربیع بن عمرو (۹) حضرت منذر بن عمرو بن خنیس

اوس کے نقباء

(۱۰) حضرت اُسید بن حضیر بن سماک (۱۱) حضرت سعد بن خیثمہ بن حارث
(۱۲) حضرت رفاعہ بن عبدالمنذر بن زبیر (عندالبعض زنیر، بعض اہل سیر نے رفاعہ کے بدلے ابوالہیثم بن تیہان کا نام درج کیا ہے۔

بوقت ہجرت قتل کی سازش کرنے والے

(۱) ابوجہل بن ہشام قبیلہ بنی مخزوم سے

(۲) جبیر بن مطعم، طعیمہ بن عدی اور حارث بن عامر، بنی نوفل بن عبد مناف سے
(۳) شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ابوسفیان بن حرب، بن عبد شمس بن عبد مناف
(۴) نضر بن حارث، بنی عبدالدار سے
(۵) ابوالبختری بن ہشام، زمعہ بن اسود اور حکیم بن حزام بنی اسد بن عبدالعزیٰ سے
(۶) نبیہ بن حجاج اور منبہ بن حجاج بنی سہم سے
(۷) امیہ بن خلف بنی جمح سے (ابن ہشام ص ۴۸۰، ج ۱)

بوقت ہجرت محبوب کبریا ﷺ کے مکان کا محاصرہ کرنے والے:

(۱) ابوجہل بن ہشام (۲) حکم بن عاص
(۳) عقبہ بن ابی معیط (۴) نضر بن حارث
(۵) امیہ بن خلف (۶) زمعہ بن الاسود
(۷) طعیمہ بن عدی (۸) ابولہب
(۹) اُبی بن خلف (۱۰) تلبیہ بن الحجاج
(۱۱) منبّہ بن الحجاج (زادالمعاد، ص ۵۲، ج ۲)

رسول اللہ ﷺ کے خاص دشمنان:

(۱) ابوجہل عمرو بن ہشام (۲) ابولہب بن عبدالمطلب
(۳) اسود بن عبد یغوث (۴) حارث بن قیس
(۵) ولید بن مغیرہ (۶) امیہ بن خلف
(۷) ابی بن خلف (۸) ابوقیس بن الفاکہ
(۹) عاص بن وائل (۱۰) نضر بن الحارث
(۱۱) منبہ بن الحجاج (۱۲) زہیر بن ابی امیہ
(۱۳) سائب بن صیفی (۱۴) اسود بن عبدالاسد
(۱۵) عاص بن سعید (۱۶) عاص بن ہاشم

(۱۷) عقبہ بن ابی معیط
(۱۸) ابن الاصدی
(۱۹) حکم بن العاص
(۲۰) عدی بن حمراء

سفیران دربار رسالت ﷺ:

☆ حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ
☆ حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ
☆ حضرت شجاع بن وہب اسدیؓ
☆ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ
☆ حضرت عروہ ابن مسعود ثقفیؓ
☆ حضرت دحیہ کلبیؓ
☆ حضرت عمرو بن العاصؓ
☆ حضرت مہاجر بن امیہ مخزومیؓ
☆ حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ
☆ حضرت معاذ بن جبل انصاریؓ
☆ حضرت عبداللہ بن حذیفہ سہمیؓ
☆ حضرت سلیط بن عمرو عامریؓ
☆ حضرت علاء بن حضرمیؓ
☆ حضرت مہاجر بن امیہؓ
☆ حضرت عینیہ بن حصن فزاریؓ
☆ حضرت رافع بن مکیثؓ
☆ حضرت صحاک بن سفیانؓ
☆ حضرت بشر بن سفیانؓ
☆ حضرت عمرو بن العاصؓ
☆ حضرت عبادہ بن بشرؓ
☆ حضرت عبداللہ بن بنینہؓ
☆ حضرت بریدہؓ

محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ اعمال حسنہ واعمال قبیحہ:

اعمال حسنہ	اعمال قبیحہ
صدق	جھوٹ
سخاوت	وعدہ خلافی
عفت پاک دامنی	خیانت اور بد دیانتی
شرم وحیاء	بہتان
رحم وکرم	چغل خواری

عدل وانصاف	غیبت اور بدگوئی
عہد کی پابندی	دورخاپن
احسان	بدگمانی
عفوودرگذر	مداحی اور خوشامد
حلم اور بردباری	بخل
رفق ولطف	حرص وطمع
تواضع وخاکساری	بے ایمانی
خوش کلامی	ناپ تول میں کمی بیشی
ایثار	رشوت
اعتدال اور میانہ روی	سودخوری
خودداری یا عزت نفس	شراب خوری
شجاعت اور بہادری	غیظ وغضب
استقامت	بغض وکینہ
حق گوئی	ظلم وستم
استغناء	فخروغرور
	ریاکاری
	خودبینی وخودنمائی
	فضول خرچی
	جدل
	فحش گوئی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین، غسل اور تدفین:

سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے غسل دیا۔

سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے دونوں صاحبزادے فضل اور قثم نے کروٹیں بدلنے کی خدمت انجام دی۔

سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ اور سیّدنا شقران رضی اللہ عنہ نے پانی بہانے کی سعادت حاصل کی۔

قبر کی جگہ کا تعین کے بارے میں سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمانِ نبویؐ سنا کر تعین کی۔

سیّدنا علی المرتضیٰ، حضرت عباس اور ان کے دونوں صاحبزادے فضل اور قثم رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں اتارا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خانگی سامان:

مرغ: ایک مرغ جس کا رنگ سفید تھا۔

لاٹھیاں: مجن، عرجون، ممشوق۔

ٹپکا چمڑے کا: اس میں چاندی کی تین کڑیاں تھیں۔

خیمہ: ایک تھا۔

چارجامہ: ایک تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

کپڑے: جبّے تین، جری جائے دو، صحاری کرتہ، صحاری جامے دو، یمنی جامعہ ایک۔ سحول کرتا ایک، چادر پھول دار یا دھاری دار ایک، سفید کمبل ایک، ٹوپیاں تین یا چار، عمامہ ایک، کالا کمبل ایک، لحاف ایک چمڑے کا بستر جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، دو کپڑے جمعہ کی نماز کے لئے مخصوص رہا کرتے تھے، ایک رومال دو سادہ موزے۔

بڑا بادیہ: لکڑی کا ایک۔ جس میں تین جگہ چاندی کی تیریاں لگا کر مضبوط جوڑا گیا تھا۔

پتھر بادیہ: ایک، جس سے وضو فرمایا کرتے تھے۔

پیتل یا کانسی کا کونڈا: ایک جس میں حنا اور وسمہ گھوٹا جاتا، حنا کو گرمی کے وقت آپ سر مبارک پر رکھتے تھے۔

پیالہ: شیشہ کا ایک۔

پیتل: کا بڑا کونڈا ایک۔

اعزاء: ایک بڑا کونڈا جس میں چار کڑے لگے ہوئے تھے۔

لکڑی کا بادیہ: جو اندر رکھا رہتا تھا ضرورت کے وقت اس میں پیشاب کر لیا کرتے تھے۔

ایک تھیلا: جس میں آئینہ، کنگھا، سرمہ دانی، قینچی اور مسواک، ایک چارپائی تھی۔

تبرکات نبوی ﷺ کہاں کہاں موجود ہیں:

☆ علم مبارک ''عقاب'' — توپکاپی میوزیم استنبول (ترکی)

☆ موہائے مبارک:

یہ آج بھی دنیا کے مختلف عجائب گھروں یا تاریخی مساجد میں مرجع خاص و عام ہیں، مثال کے طور پر سرینگر میں حضرت بل، مارہرا (ہند) مسجد برکاتی (حیدر آباد دکن)، فیض گلشن مسجد ٹھٹہ (سندھ)، بادشاہی مسجد لاہور (پنجاب)، توپکاپی میوزیم استنبول (ترکی)، مسجد عمری (طرابلس)، مسجد الحسین (قاہرہ)، خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف (میانوالی)، ثقہ ذرائع کے مطابق مدینہ منوری میں بھی چند موہائے مبارکہ موجود ہیں، وہ موہائے مبارکہ جو امّ المومنین سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے، ان میں سے کچھ روہڑی (پاکستان) میں ایک نہایت ہی تاریخی عمارت میں محفوظ ہیں، ان کی مکمل تاریخ اس قدیم تاریخی عمارت کی دیواروں پر لکھی ہوئی ہے۔

☆ قمیص مبارک کا ایک ٹکڑا — استنبول (ترکی)

☆ نعلین مبارک — بادشاہی مسجد (لاہور)

☆ نقش قدم — توپکاپی میوزیم (ترکی)

☆ نعلین مبارکہ السبتیہ — دارالحدیث (دمشق)

☆ گڈری مبارکہ	بادشاہ مسجد (لاہور)
☆ ردائے مبارکہ	توپکا میوزیم (ترکی)
☆ عمامہ مبارک	بادشاہی مسجد (لاہور)
☆ جبہ مبارک	مسجد خرقہ (قندھار افغانستان)

☆ تلواریں:

بہت سی شمشیر ہاء نبویہ آج بھی توپکاپی عجائب گھر میں محفوظ ہیں، ان میں سے بہت سوں کی میانوں کو ہرے جواہرات سے مرصع کر دیا گیا ہے، ان میں البتار، حتف اور سیف ماثور شامل ہیں۔ ایک شمشیر مسجد الحسین (قاہرہ) میں محفوظ ہے جسے العضب کہا جاتا ہے۔

☆ عصاء مبارک	بادشاہی مسجد (لاہور، اوچ شریف)
☆ سرمہ ڈالی کی سلائی	قاہرہ
☆ پیالہ مبارک	ترکی

نوٹ:

ہم نے اپنی بساط کے مطابق یہ چند تبرکات کا حوالہ دے دیا ہے، جو ہمیں مختلف کتب کی ورق گردانی سے حاصل ہوئے ہیں، ہمارے اکابر کا ان تبرکات کے بارے میں خیال یہ ہے کہ چونکہ ان کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے لہٰذا ان کا دل و جان سے احترام ضروری ہے۔

لباسِ نبوی ﷺ

آپ کا لباس انتہائی سادہ اور معمولی ہوتا تھا۔ فقیرانہ اور درویشانہ زندگی تھی، عام لباس آپ کا تہبند چادر کرتہ جبہ اور کمبل تھا جس میں پیوند لگا ہوتا تھا۔

چادر: یمنی چادر جس پر سبز اور سرخ خطوط ہوں، آپ کو بہت مرغوب تھی جو بردیمانی کے نام سے مشہور تھی

ٹوپی: سر سے چمٹی ہوتی تھی۔

عمامہ: آپ عمامہ کے نیچے ٹوپی کا التزام رکھتے تھے، سفید سیاہ اور دیگر رنگ کے عمامے استعمال فرماتے تھے۔

پاجامہ: حدیث میں ہے کہ آپ نے منی کے بازار میں پاجامہ بکتا ہوا دیکھا، دیکھ کر اسے پسند فرمایا اور فرمایا کہ اس میں بہ نسبت ازار کے تستر زیادہ ہے اور اس کو خرید فرمایا لیکن استعمال کرنا ثابت نہیں۔

قمیص: پیراہن آپ کو بہت محبوب تھا، سینہ پر اس کا گریبان تھا، کبھی کبھی اس کی گھنڈیاں ہوتی تھیں۔

لنگی: آپ کے تمام کپڑے ٹخنوں سے اوپر رہتے تھے، بالخصوص آپ کا تہبند آدھی پنڈلی تک ہوتا تھا۔

گدا: آپ کا گدا ایک چمڑے کا ہوتا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی اور بسا اوقات حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریئے پر سویا کرتے تھے۔ حصیر (بوریا) آپ کا بستر تھا۔

انگوٹھی: دست مبارک میں چاندی کی انگوٹھی بھی استعمال فرماتے تھے اس میں تین سطروں میں اوپر نیچے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا تھا۔

نعلین مبارک: چپل کے طرز کے ہوتے تھے جس میں نیچے صرف ایک تلا ہوتا تھا اوپر دو تسمے لگے ہوتے تھے جن میں انگلیاں ڈال لیتے تھے۔ (زرقانی، ص45، ج5)

مکتوباتِ نبوی ﷺ

ان کی تعداد تین سو کے قریب ہے، چند کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

☆ شاہ حبش کے نام	☆ ابوسفیان کے نام
☆ عمرو بن مرہ جہنی کے نام	☆ شاہ حبش کے نام دوسرا مکتوب
☆ شاہ حبش کے نام تیسرا مکتوب	☆ قیصر روم کے نام
☆ پاپائے روم کے نام	☆ خسرو پرویز شہنشاہ فارس کے نام
☆ ہرمزان کے نام	☆ نائب سلطنت مصر کے نام

☆ ہوذن بن علی گورنر یمامہ کے نام ☆ حارث غسانی شاہ دمشق کے نام
☆ یہود خیبر کے نام ☆ بدیل بن ورقا کے نام
☆ کوہ تہامہ والوں کے نام ☆ خالد بن ضماد الازدی کے نام
☆ منذر بن ساوی کے نام ☆ منذر کے نام دوسرا مکتوب
☆ ہلال بن امیہ رئیس بحرین کے نام ☆ اسیلنجت مرزبان ہجر کے نام
☆ بنو عبداللہ کے نام ☆ نہشل بن مالک سردار بنی وائل کے نام
☆ مطرف بن کاہن الباہلی کے نام ☆ رفاعہ بن زید جذامی کے نام
☆ بنو اسد کے نام ☆ اکیدوائی دومۃ الجندل کے نام
☆ سردار عقبہ کے نام ☆ اہل مقنا کے نام
☆ اہل اوزج کے نام ☆ تمیم الداری کے نام
☆ رئیس حمدان کے نام ☆ جانشین نجاشی کے نام
☆ قبیلہ لخم کے نام ☆ بنی البکا کے نام
☆ بنی عقیل کے نام ☆ قبیلہ بارق کے نام
☆ شاہان حمیر کے نام ☆ بنی جرمز کے نام
☆ بلی شمغ کے نام ☆ بنی حارث کے نام
☆ شاہان حمیر کے نام دوسرا مکتوب ☆ عوسجہ بن حرملہ جہنی کے نام
☆ ہلال بن حارث مزنی کے نام ☆ حرام بن عبدالسلمی کے نام
☆ سعید بن سفیان کے نام ☆ عتبہ بن فرقد کے نام
☆ زرعہ ذی یزن کے نام ☆ سردار بن عبابلہ کے نام
☆ وائل بن حجر کے نام ☆ فردہ گورنر معان کے نام
☆ خالد بن ولیدؓ کے نام ☆ عمرو بن حزم انصاری گورنر یمن کے نام
☆ سردار بن بن یمن کے نام ☆ یزید حارثی کے نام
☆ مسیلمہ کذاب کے نام ☆ معاذ بن جبل کے نام

☆ ضمیرہ لیثی کے نام ☆ بنی نہد کے نام
☆ ذوالغصہ قیس کے نام ☆ عمر بن معبد جہنی کے نام
☆ عبد یغوث حارثی کے نام ☆ ربیعہ بن مرحب احضرمی کے نام
☆ قبیلہ کلب کے نام ☆ مہری بن ابیض کے نام
☆ بنی زہیر کے نام ☆ سہیل بن عمرو کے نام
☆ عامر بن اسود طائی کے نام ☆ حبیب بن عمر طائی کے نام
☆ بنی جوبن کے نام ☆ قبیلہ خثعم کے نام
☆ زمل بن عمرو الغدری کے نام ☆ حضرت زبیر بن عوام کے نام

محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصدین:

(۱) عمرو بن امیہ کو نجاشی شاہ حبشہ کے پاس بھیجا، جن کا نام اصحمہ تھا، اس نے نامِ اقدس کی بڑی تعظیم کی، تخت سے نیچے اتر کر زمین پر بیٹھا اور اسلام لے آیا۔

(۲) حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو شاہِ روم کے پاس بھیجا، جس کا نام ہرقل تھا، اس نے نبوت تسلیم کر لی، اسلام لانا چاہا لیکن اس ڈر سے کہ کہیں بادشاہت نہ چلی جائے اس لئے اسلام نہ لایا۔

(۳) عبداللہ بن حذافہ کو شاہ روم و فارس کے پاس بھیجا۔ اس ملعون نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامہ مبارک کی بے ادبی کی اور پارہ پارہ کر دیا، آپ نے اس کے لئے بددعا فرمائی، چنانچہ بہت جلد ہی مار ڈالا گیا۔

(۴) حاطب بن ابی بلتعہ کو مقوقس کے پاس بھیجا (مقوقس مصر اور اسکندریہ کے بادشاہ کا لقب ہے، مقوقس نے اسلام قبول نہ کیا، لیکن اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت ماریہ قبطیہ اور شیرین کنیز پیش کیں، اس کے علاوہ ایک سفید خچر دلدل نامی ہدیہ بھیجا۔ دوسری روایت کے مطابق ایک ہزار دینار اور بیس جوڑے ہدیہ بھیجے۔

(۵) عمرو بن العاص کو جیفر اور عبد پسران جلندی عمان کے بادشاہوں کے پاس

بھیجا، دونوں نے اسلام قبول کرلیا۔ چنانچہ حضرت عمرو بن العاص زکوۃ لینے اور معاملات میں فیصلہ وغیرہ کرنے کے لئے وہیں مقیم رہے، ان کا باپ بھی اسلام لے آیا۔

(۶) سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ہوذہ بن علی حاکم یمامہ کے پاس بھیجا، اس نے قاصد کی تعظیم کی، لیکن اس نے ایمان کے لئے یہ شرط لگائی کہ مجھ کو خلافت کے لئے کچھ اختیارات دیئے جائیں، حضور نے اس بات کو قبول نہ کیا اور یہ مسلمان نہ ہو۔

(۷) شجاع بن وہب رضی اللہ عنہ کو دمشق کے بادشاہ حارث غسانی کی جانب بھیجا۔ اس نے نامہ مبارک کی عظمت نہ کی، اور کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ کے لئے جاؤں گا۔

(۸) مہاجر بن امیہ کو یمن میں حارث حمیری کی جانب روانہ کیا۔

(۹) علاء بن الحضرمی کو بحرین کے بادشاہ منذر بن ساویٰ کی طرف بھیجا اور یہ مسلمان ہوگیا۔

(۱) غزوۂ ودّان یاالابواء

تاریخ روانگی	شروع صفر ۲ ہجری / اگست ۶۲۳ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	ساٹھ یا ستر صرف مہاجرین شریک رہے
کفار کی تعداد	کفار کی تعداد کا کوئی پتہ نہیں چلا
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ نہیں ہوئی
شہداء کی تعداد	کوئی شہید نہیں ہوا
کفار کی ہلاکتیں	کوئی ہلاکت نہیں ہوئی
معاہدہ	بنی ضمرہ سے ایک حلفی معاہدہ ہوا
کفار قیدیوں کی تعداد	کوئی قید نہیں ہوا
مسلمان زخمیوں کی تعداد	کوئی زخمی نہیں ہوا
صاحب علم (جھنڈا) فی الحرب	علم الحرب حضرت حمزہؓ کے سپرد کیا گیا، علم کا رنگ سفید تھا
مال غنیمت کی تفصیل	معاہدہ ہونے کی وجہ سے مال غنیمت کا سوال پیدا نہیں ہوتا

(۲) غزوۂ بواط

تاریخ روانگی	ربیع الاوّل ۲ ہجری / ستمبر ۶۲۳ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	دو سو مجاہدین صرف مہاجرین تھے
کفار کی تعداد	کفار کی تعداد تقریباً ایک سو تھی
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ نہیں ہوئی
شہداء کی تعداد	کوئی شہید نہیں ہوا
کفار کی ہلاکتیں	کوئی ہلاکت نہیں ہوا
معاہدہ	کوئی معاہدہ نہیں ہوا
کفار قیدیوں کی تعداد	کفار کی تعداد معلوم نہیں
مسلمان زخمیوں کی تعداد	کوئی زخمی نہیں ہوا
صاحب علم	علم الحرب سعد بن وقاصؓ کے سپرد کیا گیا، علم کا رنگ سفید تھا
مال غنیمت کی تفصیل	مال غنیمت ہاتھ نہیں آیا

(۳) غزوۂ سفوان یا بطلب کرزبن جابر فھری

تاریخ روانگی	ربیع الاوّل ۲ ہجری / ستمبر ۶۲۳ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	کہیں چند صحابہ اور کہیں ستر صحابہ کا ذکر ہے
کفار کی تعداد	کرز بن فہری کی سرداری میں کفار تھے، تعداد معلوم نہیں
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ نہیں ہوئی
شہداء کی تعداد	کوئی شہید نہیں ہوا
کفار کی ہلاکتیں	کوئی ہلاکت نہیں ہوا
معاہدہ	کوئی معاہدہ نہیں ہوا
کفار قیدیوں کی تعداد	کوئی قید نہیں ہوا
مسلمان زخمیوں کی تعداد	کوئی زخمی نہیں ہوا
صاحب علم	علم الحرب علی بن ابی طالبؓ کے سپرد کیا گیا تھا
مال غنیمت کی تفصیل	مال غنیمت ہاتھ نہیں آیا

(٤) غزوۂ ذی العشیرہ

تاریخ روانگی	جمادی الآخر ۲ ہجری / نومبر ۶۲۳ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	ڈیڑھ سو یا دو سو مجاہدین ہم رکاب تھے
کفار کی تعداد	تعداد معلوم نہیں، ابوسفیان کی سرداری میں کفار تھے
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ نہیں ہوئی
شہداء کی تعداد	کوئی شہید نہیں ہوا
کفار کی ہلاکتیں	کوئی ہلاکت نہیں ہوئی
معاہدہ	بنی مدلج سے حلیفی معاہدہ ہوا
کفار قیدیوں کی تعداد	کوئی قید نہیں ہوا
مسلمان زخمیوں کی تعداد	کوئی زخمی نہیں ہوا
صاحب علم	علم الحرب حضرت حمزہؓ عبدالمطلب کے سپرد کیا گیا
مال غنیمت کی تفصیل	مال غنیمت ہاتھ نہیں آیا

(۵) غزوۂ بدر العظمیٰ

تاریخ روانگی	۸ر رمضان ۲ ہجری / ۴ر مارچ ۶۲۳ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	۳۱۳ جس میں انصار بھی شامل تھے
کفار کی تعداد	کفار کی تعداد ایک ہزار سے بھی زیادہ تھی
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	حق و باطل کی پہلی جنگ فیصلہ کن رہی
شہداء کی تعداد	۱۴ر صحابہ کرام شہید ہوئے
کفار کی ہلاکتیں	کفار کے ستر آدمی مارے گئے
معاہدہ	جو پڑھے لکھے تھے مسلمانوں کو پڑھنا لکھنا سکھائیں گے
کفار قیدیوں کی تعداد	۷۰ر قریشی قید ہوئے جن میں حضرت عباسؓ اور عقیل بھی تھے
مسلمان زخمیوں کی تعداد	عبیدہ بن حارثؓ زخمی ہوئے، مقام صفرا میں انتقال ہوا
صاحب علم	مہاجرین کا علم حضرت علی ابن ابی طالب، انصار کا علم معاذ بن عبادہؓ جرنل کمان معصب بن عمیرؓ
مال غنیمت کی تفصیل	فدیہ چار ہزار مقرر ہوا، کافی مال غنیمت ملا، حسب قاعدہ مسلمانوں میں تقسیم کر دیا گیا

(٦) غزوۂ بنی قینقاع

تاریخ روانگی	۱۵ر شوال ۲ ہجری / ۱۰ر اپریل ۶۳۴ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	جیش اسلامی کی تعداد کا صحیح پتہ نہیں
کفار کی تعداد	سات سو یہودی ہمیشہ کے لئے جلاوطن ہوئے
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	باقاعدہ جنگ نہیں ہوئی
شہداء کی تعداد	ایک مسلمان شہید ہوا
کفار کی ہلاکتیں	ایک یہودی ہلاک ہوا
معاہدہ	سات سو یہودی ہمیشہ کے لئے جلاوطن ہوئے
کفار قیدیوں کی تعداد	کوئی یہودی قید نہیں ہوا
مسلمان زخمیوں کی تعداد	ایک مسلمان زخمی ہوا اور بعد میں انتقال ہو گیا
صاحب علم	علم الحرب حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب کے سپرد کیا گیا
مال غنیمت کی تفصیل	سو عدد روزرہ اور دوسرا مال غنیمت لے کر شہر بدر کر دیا گیا اور باقی مال غنیمت کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا گیا

(۷) غزوۂ سویق

تاریخ روانگی	۵ر ذی الحجہ ۲ ہجری / ۲۹ر مئی ۶۲۴ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	دو سو صحابہ ساتھ تھے، بہ روایت دیگر چالیس صحابہ بھی تھے
کفار کی تعداد	کفار دو سو تھے اور ابوسفیان کی سرداری میں آئے تھے
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ نہیں ہوئی
شہداء کی تعداد	دو صحابہ کو حالت نیند میں شہید کیا اور کھیتی کو نقصان پہنچایا
کفار کی ہلاکتیں	کوئی ہلاک نہیں ہوا
معاہدہ	کوئی معاہدہ نہیں ہوا
کفار قیدیوں کی تعداد	کوئی قید نہیں ہوا
مسلمان زخمیوں کی تعداد	دو صحابہ زخمی ہو کر شہادت کے درجے پر فائز ہوئے
صاحب علم	علم الحرب کس کو دیا گیا اس کی تفصیل نہیں ملی
مال غنیمت کی تفصیل	ستو کے بہت سے تھیلے پھینک کر کفار ابوسفیان کے ساتھ فرار ہو گئے

(۸) غزوۂ قرقرة الكدر -یا- غزوۂ قرارة الكدر

تاریخ روانگی	نصف محرم۲ ہجری / جولائی ۶۲۴ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	دوسو صحابہ کی جماعت ساتھ تھی
کفار کی تعداد	تعداد معلوم نہیں
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ نہیں کوئی
شہداء کی تعداد	کوئی شہید نہیں ہوا
کفار کی ہلاکتیں	کوئی ہلاک نہیں ہوا
معاہدہ	کوئی معاہدہ نہیں ہوا
کفار قیدیوں کی تعداد	ایک غلام ہاتھ آیا بعد میں مسلمان ہو گیا اس کو آزاد کر دیا گیا
مسلمان زخمیوں کی تعداد	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا
صاحب علم	علم الحرب حضرت علیؓ بن ابی طالب کو دیا گیا تھا
مال غنیمت کی تفصیل	پانچ سو اونٹ آئے اور دوسرا مال غنیمت بھی ہاتھ آیا، ایک غلام بھی ہاتھ آیا جو بعد میں مسلمان ہو گیا

(۹) غزوۂ بنی غلطفان یا انمار یا ذی امر

تاریخ روانگی	۲۳ ربیع الاوّل ۳ ہجری / ۱۲ ستمبر ۶۲۴ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	چار سو پچاس مجاہدین ساتھ تھے
کفار کی تعداد	مقابلے کے لئے بنو ثعلبہ و بنو حارب آئے تعداد معلوم نہیں
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ نہیں ہوئی
شہداء کی تعداد	کوئی شہید نہیں ہوا
کفار کی ہلاکتیں	کوئی ہلاک نہیں ہوا
معاہدہ	کوئی معاہدہ نہیں ہوا
کفار قیدیوں کی تعداد	ایک شخص جس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر تلوار اٹھائی بعد میں مسلمان ہو گیا
مسلمان زخمیوں کی تعداد	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا
صاحب علم	علم الحرب کس کو دیا گیا اس کا تذکرہ نہیں ملا
مال غنیمت کی تفصیل	مال غنیمت کوئی نہیں ملا

(۱۰) غزوۂ بحران یا بنی سلیم

تاریخ روانگی	۶ جمادی الاوّل ۳ ہجری / ۲۵ اکتوبر ۶۲۴ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	تین سو صحابہ کرام ساتھ تھے
کفار کی تعداد	کفار کی تعداد معلوم نہیں
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ نہیں ہوئی
شہداء کی تعداد	کوئی شہید نہیں ہوا
کفار کی ہلاکتیں	کوئی ہلاک نہیں ہوا
معاہدہ	کوئی معاہدہ نہیں ہوا
کفار قیدیوں کی تعداد	کوئی گرفتار نہیں ہوا
مسلمان زخمیوں کی تعداد	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا
صاحب علم	علم الحرب کس کو دیا گیا اس کا تذکرہ نہیں ملا
مال غنیمت کی تفصیل	مال غنیمت کوئی نہیں ملا

(۱۱) غزوۂ اُحد

تاریخ روانگی	۶ شوال ۳ ہجری / ۲۳ مارچ ۶۲۵ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	صحابہ کرام کی تعداد سات سو تھی
کفار کی تعداد	کفار تین ہزار اور ان کے ساتھ عورتیں بھی تھیں
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	بڑی گھمسان کی جنگ ہوئی
شہداء کی تعداد	ستر صحابہ کرام شہید ہوئے
کفار کی ہلاکتیں	تیس کفار ہلاک ہوئے
معاہدہ	کوئی معاہدہ نہیں ہوا
کفار قیدیوں کی تعداد	کوئی گرفتار نہیں ہوا
مسلمان زخمیوں کی تعداد	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے اور دوسرے صحابی بھی ہوئے ہیں
صاحب علم	اوس کا علم اسید بن حضیرؓ، خزرج کا علم خباب بن منذرؓ، سعد بن عبادہؓ کو دیا گیا، قریش کا علم مصعب بن عمیرؓ کو دیا
مال غنیمت کی تفصیل	مال غنیمت کوئی نہیں ملا

(۱۲) غزوۂ حمراء الاسد

تاریخ روانگی	۸/شوال ۳ ہجری / ۲۳/مارچ ۶۲۵ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	صحابہ کرام کی وہی تعداد تھی جو غزوۂ احد میں تھی
کفار کی تعداد	کفار تین ہزار کی تعداد مکہ کی طرف بھاگ رہی تھی
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ نہیں ہوئی
شہداء کی تعداد	کوئی شہید نہیں ہوا
کفار کی ہلاکتیں	کوئی ہلاک نہیں ہوا
معاہدہ	کوئی معاہدہ نہیں ہوا
کفار قیدیوں کی تعداد	کوئی گرفتار نہیں ہوا
مسلمان زخمیوں کی تعداد	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا
صاحب علم	علم الحرب ابوبکر الصدیقؓ کو دیا گیا اور حضرت علیؓ بن ابی طالب کو
مال غنیمت کی تفصیل	مال غنیمت کوئی نہیں ملا

(۱۳) غزوۂ بنی النضیر

تاریخ روانگی	ربیع الاوّل ۴ ہجری / اگست ۶۲۵ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	جیش اسلامی کی تعداد صحیح معلوم نہیں
کفار کی تعداد	یہودیوں کی تعداد بھی معلوم نہیں
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ نہیں ہوئی
شہداء کی تعداد	کوئی شہید نہیں ہوا
کفار کی ہلاکتیں	کوئی ہلاک نہیں ہوا
معاہدہ	مدینہ منورہ جلاوطن ہونے پر راضی ہوئے
کفار قیدیوں کی تعداد	کوئی گرفتار نہیں ہوا
مسلمان زخمیوں کی تعداد	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا
صاحب علم	علم الحرب حضرت علیؓ کے سپرد کیا گیا
مال غنیمت کی تفصیل	پچاس زرہ، پچاس خود، تین سو چالیس تلواریں، گھر اور زمینیں

(۱٤) غزوۂ بدر الموعد - یا - غزوۂ بدر الثالث

تاریخ روانگی	۲۶/شوال ۴ ہجری / ۲۱/مارچ ۶۲۶ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	پندرہ سو فدائیان اسلام ساتھ تھے
کفار کی تعداد	کفار کی تعداد دو ہزار اور ابوسفیان کی کمان میں تھی
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ نہیں ہوئی، ابوسفیان مراۃ الظہر ان سے ہی لوٹ گیا
شہداء کی تعداد	کوئی شہید نہیں ہوا
کفار کی ہلاکتیں	کوئی ہلاک نہیں ہوا
معاہدہ	کوئی معاہدہ نہیں ہوا
کفار قیدیوں کی تعداد	کوئی گرفتار نہیں ہوا
مسلمان زخمیوں کی تعداد	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا
صاحب علم	علم الحرب حضرت علیؓ بن ابی طالب کے سپرد کیا گیا
مال غنیمت کی تفصیل	مالِ غنیمت نہیں ملا مگر سوق الصفراء میں مسلمانوں کو تجارت میں سو فیصد فائدہ ہوا

(۱۵) غزوۂ ذات الرقاع

تاریخ روانگی	۱۰/محرم ۵ ہجری / ۱۱/جون ۶۲۶ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	چار سو یا سات سو صحابہ کی جماعت تھی
کفار کی تعداد	کفار کی تعداد معلوم نہیں
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ نہیں ہوئی
شہداء کی تعداد	کوئی شہید نہیں ہوا
کفار کی ہلاکتیں	کوئی ہلاک نہیں ہوا
معاہدہ	کوئی معاہدہ نہیں ہوا
کفار قیدیوں کی تعداد	کوئی گرفتار نہیں ہوا
مسلمان زخمیوں کی تعداد	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا
صاحب علم	علم الحرب کس کو دیا گیا اس کا تذکرہ نہیں ملا
مال غنیمت کی تفصیل	مال غنیمت کوئی نہیں ملا

(۱۶) غزوۂ دومۃ الجندل

تاریخ روانگی	۲۵؍ربیع الاوّل ۵ہجری / ۲۴؍اگست ۶۲۶ ہجری
تعداد جیش الاسلامی	ماشاءاللہ ایک ہزار صحابہؓ کی جمعیت ساتھ تھی
کفار کی تعداد	کفار کی تعداد معلوم نہیں
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ نہیں ہوئی
شہداء کی تعداد	کوئی شہید نہیں ہوا
کفار کی ہلاکتیں	کوئی ہلاک نہیں ہوا
معاہدہ	کوئی معاہدہ نہیں ہوا
کفار قیدیوں کی تعداد	ایک قیدی پکڑا گیا، بعد میں مسلمان ہوگیا آزاد کردیا گیا
مسلمان زخمیوں کی تعداد	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا
صاحب علم	علم الحرب کس کو دیا گیا اس کا تذکرہ نہیں ملا
مال غنیمت کی تفصیل	مال غنیمت کوئی نہیں ملا

(۱۷) غزوۂ المریسیع یا غزوۂ بنی مصطلق

تاریخ روانگی	۲؍شعبان ۵ہجری / ۲۷؍دسمبر ۶۲۷ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	مختصر لشکر تھا رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی بھی ساتھ تھا
کفار کی تعداد	کفار کی تعداد معلوم نہیں
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ ہوئی
شہداء کی تعداد	ہشام بن صبابہ اللیثی ایک مسلمان کے ہاتھ غلطی سے قتل ہوئے
کفار کی ہلاکتیں	دس کفار ہلاک ہوئے
معاہدہ	کوئی معاہدہ نہیں ہوا
کفار قیدیوں کی تعداد	چھ سو قیدی جس میں عورتیں بچے بھی شامل تھے
مسلمان زخمیوں کی تعداد	زخمیوں کی تعداد معلوم نہیں ہوئی
صاحب علم	علم الحرب ابوبکر صدیقؓ اور سعد بن عبادہؓ کو دیئے گئے
مال غنیمت کی تفصیل	دو ہزار اونٹ پانچ ہزار بکریاں غلام باندیاں بہت سی ہاتھ آئیں

(۱۸) غزوۃ الاحزاب یا غزوۃ خندق

تاریخ روانگی	۲۷ یا ۲۸؍شوال ۵ہجری / ۲۲ یا ۲۳؍مارچ ۶۲۷ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	تین ہزار صحابہ کرامؓ کا لشکر تھا
کفار کی تعداد	کفار کی تعداد دس ہزار یا بارہ ہزار تھی
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ فیصلہ کن ہوئی
شہداء کی تعداد	چھ مسلمان شہید ہوئے جن میں سعد بن معاذؓ تھے
کفار کی ہلاکتیں	دس کفار ہلاک ہوئے
معاہدہ	کوئی معاہدہ نہیں ہوا
کفار قیدیوں کی تعداد	کوئی گرفتار نہیں ہوا
مسلمان زخمیوں کی تعداد	ایک مسلمان زخمی ہوا
صاحب علم	علم الحرب کس کو دیا گیا اس کا تذکرہ نہیں ملا
مال غنیمت کی تفصیل	مال غنیمت کی کوئی تفصیل نہیں ملی مگر کفار اور یہود بھاگتے وقت کافی مال چھوڑ کر بھاگے

(۱۹) غزوۂ بنی القریظہ

تاریخ روانگی	ذیقعدہ ۵ہجری / اپریل ۶۲۷ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	تین ہزار مجاہدین اسلام تھے
کفار کی تعداد	چھ سو یا سات سو یہودی تھے
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ نہیں ہوئی
شہداء کی تعداد	ایک مسلمان خلاد بن سویدؓ پر چکی کا پاٹ ڈال کر شہید کردیا
کفار کی ہلاکتیں	چھ یا سات سو یہودی قتل کردیئے گئے
معاہدہ	کوئی صلح نامہ ہوا نہ کوئی معاہدہ
کفار قیدیوں کی تعداد	عورتوں اور بچوں کو قیدی بنایا گیا، پھر مال غنیمت میں تبدیل ہوئے
مسلمان زخمیوں کی تعداد	ایک مسلمان خلاد بن سویدؓ زخمی ہوئے بعد میں انتقال ہوگیا
صاحب علم	علم الفتح حضرت علیؓ بن ابی طالب کو دیا گیا
مال غنیمت کی تفصیل	تین سو زرہیں، پندرہ سو تلواریں، دو ہزار نیزے اور شراب کے کئی مٹکے اور عورتیں اور بچے بھی ساتھ تھے

(۲۰) غزوۃ بنی الحیان

تاریخ روانگی	۲۹ر صفر ۶ ہجری / ۲۰ر جولائی ۶۲۷ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	دوسو جانثار مجاہدین ساتھ تھے
کفار کی تعداد	بنو ہزیل کی شاخ بنی الحیان مقابلے کے لئے آئے تعداد معلوم نہیں
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ نہیں ہوئی
شہداء کی تعداد	کوئی شہید نہیں ہوا
کفار کی ہلاکتیں	دو کافر ہلاک ہوئے
معاہدہ	کوئی صلح نامہ ہوا نہ کوئی معاہدہ
کفار قیدیوں کی تعداد	کوئی قید کا تذکرہ نہیں ملا
مسلمان زخمیوں کی تعداد	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا
صاحب علم	علم الحرب کے متعلق کوئی تفصیل نہیں ملی
مال غنیمت کی تفصیل	مال غنیمت ہاتھ نہیں آیا

(۲۱) غزوۃ غابہ - یا - غزوۃ ذی قرد

تاریخ روانگی	۱۶ر ربیع الاوّل ۶ ہجری / ۵ر اگست ۶۲۷ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	پانچ سو یا سات سو صحابہ کی فوج تھی
کفار کی تعداد	کفار کی تعداد چالیس تھی
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	کفار نے رات کو چوروں کی طرح حملہ کیا اور اونٹ لیکر بھاگے
شہداء کی تعداد	چار صحابہؓ شہید ہوئے ابوذرؓ کے بیٹے بھی شہید ہوئے
کفار کی ہلاکتیں	کفار کی ہلاکتیں ہوئی ہیں تعداد معلوم نہیں
معاہدہ	کوئی صلح نامہ ہوا نہ کوئی معاہدہ
کفار قیدیوں کی تعداد	کوئی قید کا تذکرہ نہیں ملا
مسلمان زخمیوں کی تعداد	زخمی ہوئی مگر وہ اٹھا کر ساتھ لے گئے
صاحب علم	علم الحرب مقداد بن الاسودؓ کو دیا گیا
مال غنیمت کی تفصیل	مال غنیمت میں تیس نیزے، تیس چادریں ہاتھ آئیں

(۲۲) غزوۃ حدیبیہ - یا - صلح حدیبیہ

تاریخ روانگی	آخر شوال ۶ ہجری / مارچ ۶۲۸ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	چودہ سو صحابہ کرامؓ عمرہ کی نیت سے گئے تھے
کفار کی تعداد	صلح نامہ لکھوانے اہل مکہ آئے، تعداد معلوم نہیں
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ نہیں ہوئی
شہداء کی تعداد	کوئی شہید نہیں ہوا
کفار کی ہلاکتیں	کوئی ہلاک نہیں ہوا
معاہدہ	صلح نامہ ہوا قرآن میں صلح نامہ کو فتح مبین سے تعبیر کیا ہے
کفار قیدیوں کی تعداد	ایک صحابی مکہ سے بھاگ کر آئے مگر معاہدہ کی رو سے انہیں واپس کر دیا گیا
مسلمان زخمیوں کی تعداد	کوئی زخمی نہیں ہوا
صاحب علم	علم الحرب کے تعلق سے کوئی تفصیل نہیں ملی
مال غنیمت کی تفصیل	مال غنیمت نہیں ملا کیونکہ جنگ یا جھڑپ نہیں ہوئی

(۲۳) غزوۂ خیبر و وادی والقری

تاریخ روانگی	آخر محرم ۷ ہجری / مئی ۶۲۸ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	چودہ سو یا سولہ سو جانثاروں کی فوج تھی
کفار کی تعداد	دس ہزار یہودی مقابلے کے لئے آئے
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ ہوئی اور کئی قلعے فتح ہوئے
شہداء کی تعداد	۱۹ر صحابہؓ شہید ہوئے بعض روایتوں میں اس سے بھی زیادہ ہیں
کفار کی ہلاکتیں	۹۳ یہودی مارے گئے
معاہدہ	معاہدے اور صلح بھی ہوئی کئی قبائل سے اور یہودیوں سے بھی ہوئے
کفار قیدیوں کی تعداد	قیدی کافی پکڑے گئے، حضرت صفیہؓ بھی قید ہو کر آئی تھیں پھر ام المومنین ہوئیں
مسلمان زخمیوں کی تعداد	زخمی دونوں طرف سے ہوئے
صاحب علم	محمود بن سلمہؓ کو سپہ سالار محمد بن مسلمہؓ کو سپہ سالار حضرت علیؓ بن ابی طالب کو قلعہ قموص کے فتح کا علم عطا کیا گیا
مال غنیمت کی تفصیل	مال غنیمت بہت ملا زمینات کی شکل میں، جنس کی شکل میں اور انسانی شکل میں بھی

(٢٤) غزوۂ فتح مكة المكرّمه

تاریخ روانگی	۱۰ر رمضان ۸ ہجری / ۲رجنوری ۶۳۰ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	دس ہزار، بعض کہتے ہیں بارہ ہزار جانثار ساتھ تھے
کفار کی تعداد	چند اہل مکہ مقابلے کے لئے آئے، تعداد معلوم نہیں
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جھڑپیں ہوئی ہیں
شہداء کی تعداد	چار صحابہؓ شہید ہوئے
کفار کی ہلاکتیں	۲۴ یا ۲۸ کفار مارے گئے
معاہدہ	فتح مکہ کے بعد کسی معاہدہ اور صلح کا وقت ختم ہو گیا
کفار قیدیوں کی تعداد	سارے اہل مکہ کو امان دے دی گئی
مسلمان زخمیوں کی تعداد	زخمیوں کی تعداد معلوم نہیں ہوئی
صاحب علم	کئی لشکر بنائے گئے، (۱) خالد بن ولیدؓ (۲) سعد بن عبادہؓ (۳) زبیر بن عوامؓ
مال غنیمت کی تفصیل	مال غنیمت نہیں ملا کیونکہ عام معافی کا اعلان ہو گیا تھا

(٢٥) غزوۂ حنين - يا - غزوۂ هوازن

تاریخ روانگی	۶رشوال ۸ ہجری / ۳رفروری ۶۳۰ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	بارہ ہزار کا لشکر جرار ساتھ تھا
کفار کی تعداد	بنوثقیف و بنوہوازن وغیرہ تعداد معلوم نہیں
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ ہوئی
شہداء کی تعداد	پانچ صحابہؓ شہید ہوئے
کفار کی ہلاکتیں	کفار کی ہلاکتیں ستر بتائی جاتی ہیں
معاہدہ	معاہدے اور صلح کی نوبت ختم ہو گئی، بس اسلام ہی مقدر ہو چکا
کفار قیدیوں کی تعداد	چھ ہزار قیدی پکڑے گئے
مسلمان زخمیوں کی تعداد	زخمیوں کی تعداد کا تعین نہیں ہوا
صاحب علم	مقدمۃ الجیش خالد بن ولیدؓ کو بنایا گیا
مال غنیمت کی تفصیل	اونٹ چوبیس ہزار، چالیس ہزار بکریاں، چار ہزار وقیہ چاندی اور چھ ہزار غلام قیدی بن کر آئے

(٢٦) غزوۂ طائف

تاریخ روانگی	۱۳رشوال ۸ ہجری / ۳رفروری ۶۳۰ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	ایک ہزار فوج حضرت خالد بن ولیدؓ کے ساتھ روانہ کئے
کفار کی تعداد	بنوثقیف و بنوہوازن وغیرہ، تعداد معلوم نہیں
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ ہوئی
شہداء کی تعداد	بارہ صحابہؓ شہید ہوئے
کفار کی ہلاکتیں	کفار کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی
معاہدہ	معاہدہ کی صلح کی تفصیل نہیں ملی، صلح بھی ہوئی
کفار قیدیوں کی تعداد	قیدیوں کی کوئی تفصیل نہیں ملی
مسلمان زخمیوں کی تعداد	زخمیوں کا پتہ نہیں کتنے تھے
صاحب علم	خالد بن ولیدؓ کی سرکردگی میں یہ لشکر روانہ کیا گیا
مال غنیمت کی تفصیل	مال غنیمت جعرانہ میں جمع کیا گیا، پھر یہاں پر ہی تقسیم عمل میں آئی

(٢٧) غزوۂ تبوك - يا - غزوۂ عسرت

تاریخ روانگی	آخر رجب ۹ ہجری / آخر اکتوبر ۶۳۰ عیسوی
تعداد جیش الاسلامی	تیس ہزار فوج اور دس ہزار گھوڑے
کفار کی تعداد	ہرقل کو مقابلے کی ہمت نہیں ہوئی
جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	جنگ نہیں ہوئی، جھڑپیں ہوئیں
شہداء کی تعداد	کوئی شہید نہیں ہوا
کفار کی ہلاکتیں	ایک عیسائی حسان مارا گیا
معاہدہ	معاہدہ بھی ہوئے، صلح کے دو واقعات ہوئے
کفار قیدیوں کی تعداد	اکیدر قید کر لیا گیا
مسلمان زخمیوں کی تعداد	زخمیوں کا پتہ نہیں کتنے تھے
صاحب علم	خالد بن ولیدؓ کو قلعوں کو فتح کرنے کے لئے روانہ کیا گیا وہ الحمدللہ کامیاب ہی واپس آئے
مال غنیمت کی تفصیل	دو ہزار اونٹ، آٹھ سو دیگر جانور، چار سو زریں، چار سو نیزے، یہ مال غنیمت ہاتھ آیا

دورِ نبوی ﷺ کے کل شہداء ۲۵۹ ہیں، چند کے نام مبارک ہیں:

☆ حضرت مہجع بن صالحؓ
☆ حضرت عمیر بن ابووقاصؓ
☆ حضرت عمیر بن عبد عمیرؓ
☆ حضرت معوذ بن عفراءؓ
☆ حضرت یزید بن حارثؓ
☆ حضرت عمیر بن حمامؓ
☆ حضرت سعد بن خثیمہؓ
☆ حضرت معبد بن عمروؓ
☆ حضرت عبداللہ بن جحشؓ
☆ حضرت مصعب بن عمیرؓ
☆ حضرت ابوہبیرہ بن حارثؓ
☆ حضرت ایاس بن اوسؓ
☆ حضرت رفاعد بن وقشؓ
☆ حضرت عمرو بن ثابتؓ
☆ حضرت ثابت بن واحدؓ
☆ حضرت ثقیب بن فروہؓ
☆ حضرت عمرو بن معاذ اشہلیؓ
☆ حضرت حارثہ بن عمروؓ
☆ حضرت حنظلہ بن ابی عامرؓ
☆ حضرت سعد بن ربیعؓ
☆ حضرت صفی بن قنطیؓ

☆ حضرت عبید بن حارثؓ
☆ حضرت عاقل بن بکیرؓ
☆ حضرت عوف یا عوذ بن عفراءؓ
☆ حضرت حارث بن حارثہؓ
☆ حضرت رافع بن معلیؓ
☆ حضرت عمار بن زیادؓ
☆ حضرت مبشر بن عبدالمنذرؓ
☆ حضرت حمزہ بن عبدالمطلبؓ
☆ حضرت شماس بن عثمانؓ
☆ حضرت انس بن قتادہؓ
☆ حضرت اوس بن ارقمؓ
☆ حضرت اوس بن ثابتؓ
☆ حضرت ثابت بن وقشؓ
☆ حضرت ثابت بن عمروؓ
☆ حضرت ثعلبہ بن سعدؓ
☆ حضرت حارث بن اوسؓ
☆ حضرت حارث بن انسؓ
☆ حضرت حبیب بن زیدؓ
☆ حضرت خارجہ بن زیدؓ
☆ حضرت جناب بن قنطیؓ
☆ حضرت خثیمہ بن حارثؓ

☆ حضرت ذکوان بن عبد قیسؓ
☆ حضرت رافع بن مولی غزیہؓ
☆ حضرت سعید بن سویدؓ
☆ حضرت سہل بن قیسؓ
☆ حضرت سوسیق بن حاطبؓ
☆ حضرت عبداللہ بن جبیرؓ
☆ حضرت عبداللہ بن مجذرؓ
☆ حضرت نعمان بن عبد عمروؓ
☆ حضرت عبید بن تیہانؓ
☆ حضرت عبید بن مولیؓ
☆ حضرت عامر بن مخلدؓ
☆ حضرت عمرو بن مطروفؓ
☆ حضرت عباد بن سہلؓ
☆ حضرت عمرو بن جموحؓ
☆ حضرت یزید بن سکنؓ
☆ عمارہ بن زیادؓ
☆ حضرت قیس بن عمروؓ
☆ حضرت مالک بن سنانؓ
☆ حضرت یزید بن حاطبؓ
☆ حضرت حارث بن عقبہؓ
☆ حضرت مالک بن ایاسؓ
☆ حضرت مرشد بن کنانؓ
☆ حضرت عاصم بن ثابتؓ

☆ حضرت رافع بن مالکؓ
☆ حضرت رفاعہ بن عمروؓ
☆ حضرت سہل بن عدیؓ
☆ حضرت سبیع بن حاطبؓ
☆ حضرت صخرہ بن عمروؓ
☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ
☆ حضرت عبادہ بن خشخاشؓ
☆ حضرت عامر بن امیدؓ
☆ حضرت یسارؓ
☆ حضرت عباس بن عبادہؓ
☆ حضرت عمرو بن ایاسؓ
☆ حضرت عتبہ بن ربیعؓ
☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ
☆ حضرت خلاد بن عمروؓ
☆ حضرت ابوایمنؓ
☆ حضرت عمرو ولد قیسؓ
☆ حضرت قیس بن مخلدؓ
☆ حضرت نوفل بن ثعلبہؓ
☆ حضرت وہب بن قابوسؓ
☆ حضرت حسیل بن جابرؓ
☆ حضرت حارث بن عدیؓ
☆ حضرت خبیب بن عدیؓ
☆ حضرت زید بن دثنہؓ

☆ حضرت زید بن مزینؓ
☆ حضرت مغیث بن عبیدؓ
☆ حضرت منذر بن عمروؓ
☆ حضرت حرام بن ملحانؓ
☆ حضرت حارث بن حمہؓ
☆ حضرت عامر بن فہیرہؓ
☆ حضرت عائذ بن ماعصؓ
☆ حضرت سفیان بن ثابتؓ
☆ حضرت سہیل بن عامرؓ
☆ حضرت سہیل بن عمروؓ
☆ حضرت منذر بن محدؓ
☆ حضرت انس بن معاویہؓ
☆ حضرت ابی بن معاذؓ
☆ حضرت ہشام بن ضبانہؓ
☆ حضرت عبداللہ بن سہیلؓ
☆ حضرت طفیل بن مالکؓ
☆ حضرت سعد بن معاذؓ
☆ حضرت سنان بن محصنؓ
☆ حضرت محرز بن نضلہؓ
☆ حضرت سلکان بن سلامتؓ
☆ حضرت دوکسؓ قبیلہ مزنید
☆ حضرت یسار نوبیؓ
☆ حضرت اوس بن حبیبؓ

☆ حضرت عبداللہ بن طارقؓ
☆ حضرت خالد بن بکیرؓ
☆ حضرت حکم بن کیانؓ
☆ حضرت سلیم بن ملحانؓ
☆ حضرت ثابت بن خالدؓ
☆ حضرت عروہ بن سماءؓ
☆ حضرت مسعود بن قیسؓ
☆ حضرت ملک بن ثابتؓ
☆ حضرت طفیل بن سعدؓ
☆ حضرت قطبہ بن عبد عمروؓ
☆ حضرت نافع بن ہدیلؓ
☆ حضرت ابی بن ثابتؓ
☆ حضرت مسعود بن خلدہؓ
☆ حضرت انس بن اوسؓ
☆ حضرت ثعلبہ بن عتمہؓ
☆ حضرت کعب بن زیدؓ
☆ حضرت خلاد بن سویدؓ
☆ حضرت ذر بن ابوذرؓ
☆ حضرت وقاص بن محرزؓ
☆ حضرت حارث بن اونسؓ
☆ حضرت ورد بن مرداسؓ
☆ حضرت مدعمؓ
☆ حضرت اوس بن فاکہؓ

☆ حضرت اسلمؓ
☆ حضرت حارث بن حاطبؓ
☆ حضرت ربیعہ بن اکثمؓ
☆ حضرت عامر بن اکوعؓ
☆ حضرت عبداللہ بن ہبیبؓ
☆ حضرت غرہ بن مرہؓ
☆ حضرت ابوسفیان بن حارثؓ
☆ حضرت مسعود بن سعدؓ
☆ حضرت زنیف بن واثلہؓ
☆ حضرت بشر بن مراءؓ

☆ حضرت ثابت بن واثلہؓ
☆ حضرت رفاع بن مسروحؓ
☆ حضرت سلیم بن ثابتؓ
☆ حضرت عبداللہ بن ابوامیہؓ
☆ حضرت عدی بن مرہؓ
☆ حضرت عمارہ بن عقبہؓ
☆ حضرت عمیر بن ثابتؓ
☆ حضرت محمود بن مسلمہؓ
☆ حضرت انیف بن حبیبؓ
☆ حضرت مبشر بن عبدالمنذرؓ

سالارِ اعظم ﷺ کے جنگی نیزے

☆المُثوِیُّ ☆المثنی ☆البتعه ☆البیضاء ☆غنره

سالارِ اعظم ﷺ کی کمانیں

☆الزوراء ☆الروحاء ☆الصفراء ☆البیضاء
☆الکتوم ☆ الشداد

سالارِ اعظم ﷺ کی زرہیں

☆ذات الفضول ☆البتراء ☆ذات الحواشی ☆فِضّه
☆السُّغدِیّه ☆الخِرنَق ☆ذات الوشاح

سالارِ اعظم ﷺ کی تلواریں

☆الرَّسُوب ☆الماثور ☆العضب ☆ذوالفقار ☆القلعی
☆الصَّمْصَامه ☆البتّار ☆المخذم ☆الحتْف اورسیرت حلبیه

میں ''حَیُف'' نام بیان کیا گیا۔

محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے تیر:

☆الریان ☆ المضبّب ☆ الزجاج

سالارِ اعظم ﷺ کے ترکش

☆الکافور ☆الجمع

سالارِ اعظم ﷺ کی خودیں

☆المُوَشح ☆السَّبُوغ

سالارِ اعظم ﷺ کی ڈھالیں

☆الزلوق ☆الفتق ☆الموجر ☆الزقن

سالارِ اعظم ﷺ کے جنگی جھنڈے

ایک بڑا جنگی جھنڈا تھا جس کا نام العقاب تھا، آپ کی وفات کے بعد صدیق اکبرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو دے دیا تھا۔ چھوٹے چھوٹے جنگی جھنڈے بہت تھے، جو سفید اور چت کبرے رنگ کے تھے۔

محبوب کبریا کے چرواہے:

(۱) ابو سلمیٰ یا ابو سلام (۲) حضرت یسار

سالارِ اعظم ﷺ کی سواریاں اور مویشی

گھوڑے: ☆سکب ☆ مرتجز ☆ لزاز ☆ لحیف ☆ظرب

☆ورد ☆ ضریس ☆ ملاوح ☆سبحه

خچر: ☆دلدل ☆فضه ☆ایلیه

☆یعفور (درازگوش) ☆عُفیر

حمیُر: بیس دودھ دینے والی اونٹنیاں تھیں جن میں چند کے نام:

☆السّمرا ☆مهرة ☆الرَّیَّا یا الدَّباء

☆ الیسیرة ☆البغُوم ☆ السعدیه

☆العریس ☆الشقراء ☆الحسناء

اونٹنی جو سفر میں ساتھ رکھتے تھے:

☆العَضباء ☆ الجَدْعا ☆القصواء

سو بکرے اور بکریاں تھیں جن میں سے چند کے نام:

☆اطلال ☆عجوة ☆اطراف

☆سُقیا ☆برکة ☆زمزم ☆ورسة

وفود:

(۱) وفد عبدالقیس (۱) آمد ۵ھ (۲) ۹ھ
(۲) وفد دَوس آمد ۷ھ
(۳) وفد صداء آمد ۸ھ
(۴) وفد عذرہ آمد صفر ۹ھ
(۵) وفد بلی آمد ربیع الاوّل ۹ھ
(۶) وفد ثقیف آمد رمضان ۹ھ
(۷) وفد ہمدان آمد ۹ھ
(۸) وفد بنی فزارہ آمد ۹ھ
(۹) وفد نجران آمد ۹ھ
(۱۰) وفد بنی حنیفہ آمد ۹ھ بمع مسیلمہ کذاب
(۱۱) وفد بنی عامر بن صعصعہ
(۱۲) وفد تجیب
(۱۳) وفد طی
(۱۴) وفد یمن
(۱۵) وفد اَزد
(۱۶) وفد قضاعہ کے بنی سعد ہذیم
(۱۷) وفد بنی عامر بن قیس
(۱۸) وفد بنی اسد
(۱۹) وفد بہرا
(۲۰) وفد خولان
(۲۱) وفد محارب
(۲۲) وفد بنی حارث بن کعب

(۲۳) وفد غامد
(۲۴) وفد بنی منتفق
(۲۵) وفد سلامان
(۲۶) وفد بنی عبس
(۲۷) وفد مزینہ
(۲۸) وفد مراد
(۲۹) وفد زبید
(۳۰) وفد کندہ
(۳۱) وفد ذی مرہ
(۳۲) وفد غسان
(۳۳) وفد بنی عیش
(۳۴) وفد بنی نخع

(۳۵) آخری وفد بنی نخع کا تھا جو محرم ۱۱ھ کے وسط میں آیا تھا اور دوسو آدمیوں پر مشتمل تھا

ان تمام وفود کی تفصیل کے لئے دیکھئے:

صحیح بخاری ص ۱۳، ج ۱، ص ۶۲۶، ج ۲، ابن ہشام ص ۵۰۱ تا ۵۰۳، ج ۲، ۵۱۰ تا ۵۱۴، ۵۳۷ تا ۵۴۲، ۵۶۰ تا ۶۰۱، زاد المعاد ۲۶ تا ۶۰، ج ۳، فتح الباری ۸۳ تا ۱۰۳، ج ۸، رحمۃ للعالمین ۱۸۴ تا ۲۱۷، ج ۱

حیاتِ طیبہ ﷺ پر اجمالی نظر

اہم واقعات	عمر مبارک
حضرت حلیمہ کے ہاں قیام اور واپسی	6 سال
مدینہ منورہ کا سفر والدہ کی وفات	6 سال
عبدالمطلب کی وفات	6 سال 2 ماہ 10 دن
شام کا پہلا تجارتی سفر	12 سال 2 ماہ
حرب فجار میں شرکت	15 سال 7 ماہ
حرف الفضول میں شرکت	15 سال 8 ماہ
شام کا دوسرا تجارتی سفر	25 سال
سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح	25 سال 2 ماہ 10 دن
سیّدنا قاسمؓ بن سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش	28 سال
سیّدہ زینبؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش	30 سال
سیّدہ رقیہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش	33 سال
سیّدہ امّ کلثومؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش	34 سال
تعمیر کعبہ میں آپ کا فیصل ہونا	35 سال
سیّدہ فاطمۃ الزہراءؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش	35 سال
غارِ حرا کے شب و روز	40 سال 1 دن
آغاز نزول قرآن کریم و بعثت و نبوت	40 سال 6 ماہ 10 دن
آغاز تبلیغ	43 سال 6 دن
شعب ابی طالب میں محصوری	46 سال
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور ابوطالب کی وفات	49 سال
اُمّ المومنین سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح	49 سال
اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح	49 سال
سفر طائف تبلیغ کے لئے	49 سال
مدینہ میں اسلام کا آغاز	50 سال
سفر معراج	50 سال
فرضیت نماز	50 سال 4 ماہ 19 دن
ہجرت مدینہ کا سفر	52 سال 11 ماہ 19 دن
مسجد نبوی کی تاسیس اور ابتدائے اذان	53 سال 1 ماہ
روزوں کی فرضیت	54 سال 5 ماہ 22 دن
نکاح فاطمہؓ حضرت علیؓ سے	54 سال

اُمّ المومنین حضرت حفصہؓ بنت فاروق اعظمؓ سے نکاح	55سال6ماہ28دن
اُمّ المومنین حضرت زینبؓ سے نکاح اور قنوت نازلہ	55سال7ماہ10دن
حرمت شراب کا قطعی حکم	56سال
نزول حجاب/ لعان وظہار/ تیمّم	57سال7ماہ23دن
سلاطین کو دعوت اسلام	58سال8ماہ
امّ المومنین حضرت صفیہؓ سے نکاح	58سال
سیّدنا ابراہیمؓ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش	61سال
جزیہ لینا کا حکم	61سال
مسجد ضرار جو جلا دی گئی	61سال6ماہ
فرضیت حج	61سال9ماہ
سود کی حرمت، واقعہ ایلاء	60سال
آغاز مرض	62سال11ماہ21دن
انتقال پر ملال	63سال4دن

مشہور پیغمبروں کے نام مبارک

☆ حضرت آدم علیہ السلام ☆ حضرت شیث علیہ السلام
☆ حضرت ادریس علیہ السلام ☆ حضرت نوح علیہ السلام
☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام ☆ حضرت اسماعیل علیہ السلام
☆ حضرت اسحٰق علیہ السلام ☆ حضرت یعقوب علیہ السلام
☆ حضرت یوسف علیہ السلام ☆ حضرت داؤد علیہ السلام
☆ حضرت سلیمان علیہ السلام ☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام
☆ حضرت ہارون علیہ السلام ☆ حضرت زکریا علیہ السلام

☆ حضرت یحییٰ علیہ السلام ☆ حضرت الیاس علیہ السلام
☆ حضرت یونس علیہ السلام ☆ حضرت لوط علیہ السلام
☆ حضرت صالح علیہ السلام ☆ حضرت ہود علیہ السلام
☆ حضرت شعیب علیہ السلام ☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
☆ حضرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم

مشہور آسمانی کتب:

توریت: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
زبور: حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
انجیل: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
قرآن مجید: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

مشہور ملائکہ

(۱) حضرت جبرائیل علیہ السلام:

جو انبیاء کے پاس اللہ تعالیٰ کے پیغام، احکام، کتابیں اور بعض اوقات انبیاء علیہم السلام کی مدد کرنے کے لئے آتے اور بعض مرتبہ دشمنانِ خدا پر عذاب ان کے ذریعہ ہوا۔

(۲) حضرت میکائیل علیہ السلام:

مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش وغیرہ کے انتظام پر مقرر ہیں۔ بے شمار فرشتے ان کے ماتحتی میں کام کرتے ہیں۔

(۳) حضرت اسرافیل علیہ السلام:

قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔

(۴) حضرت عزرائیل علیہ السلام:

مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں، بے شمار فرشتے ان کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں۔

آپ ﷺ کے بعد منصب خلافت پر آنے والے خلفاء صحابہ اور مدت خلافت

(۱)	حضرت ابوبکر	۱۱ تا ۱۳ ھ	دو سال تین ماہ نوے دن
(۲)	حضرت عمر	۱۳ تا ۲۴ ھ	دس سال پانچ ماہ چار دن
(۳)	سیّد عثمان غنی	۲۴ تا ۳۵ ھ	بارہ سال گیارہ دن
(۴)	سیّدنا علی المرتضیٰ	۳۵ تا ۴۰ ھ	چار سال نو ماہ
(۵)	سیّدنا حسن	۴۰ تا ۴۱ ھ	چھ ماہ
(۶)	سیّد امیر معاویہ	۴۱ تا ۶۰ ھ	انیس سال تین یا چار ماہ
(۷)	سیّدنا عبداللہ بن زبیر	۶۰ تا ۷۳ ھ	

عشرہ مبشرہ بالجنہ:

(۱)	سیّدنا ابوبکر صدیق	۱۳ھ
(۲)	سیّدنا فاروق اعظم	۲۳ھ
(۳)	سیّدنا عثمان غنی	۳۵ھ
(۴)	سیّدنا علی المرتضیٰ	۴۰ھ
(۵)	سیّدنا ابوعبیدہ بن الجراح	۱۸ھ
(۶)	سیّدنا سعد بن ابی وقاص	۵۸ھ
(۷)	سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف	۳۵ھ
(۸)	سیّدنا زبیر بن العوام	۳۶ھ
(۹)	سیّدنا طلحہ بن عبیداللہ	۳۶ھ
(۱۰)	سیّدنا سعید بن زید	۵۵ھ

احادیث کی مشہور کتب:

(۱) موطا امام مالک — (۲) صحیح بخاری

(۳) صحیح مسلم — (۴) سنن ابی داؤد
(۵) سنن نسائی — (۶) جامع الترمذی
(۷) سنن ابن ماجہ — (۸) شرح معانی الآثار
(۹) موطا امام محمد — (۱۰) مسند احمد
(۱۱) مسند ابی یعلی — (۱۲) مصنف عبدالرزاق
(۱۳) مصنف ابن ابی شیبہ — (۱۴) مسند امام اعظم
(۱۵) صحیح ابوعوانہ — (۱۶) مسند حمیدی
(۱۷) الترغیب والترہیب — (۱۸) مشکوٰۃ شریف
(۱۹) سنن کبریٰ بیہقی — (۲۰) کنز العمال
(۲۱) مستدرک حاکم — (۲۲) صحیح ابن حبان